بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

پس منظر

یہ کتابچہ ترتیب دیتے وقت مجھےاحساس تھا کہ کلامِ پاک کیونکہ عربی زبان میں نازل ہوا جو ہماری زبان نہیں ہے۔اور ہم نماز میں بھی عربی زبان میں ہی تلاوت کرتے ہیں، ہمیں کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ ہم کیا کہہ رہےہیں ، اس لئے میں نے اُردو زبان میں ترجمہ کا سہارا لیا ہے ، اُردو پڑھنے اور سمجھنے کے لیے بھی کچھ بنیادی علم اور سمجھ ضروری ہے۔جو کہ جوانی میں کسی کےپاس نہیں ہوتی ، اس لئے میں نے ہرسپارےمیں ترجمہ کوآسانی سے سمجھنے کیلئے

ان میں ہدایات، واقعات اورشخصیات کا ذکرعلیحدہ کیا ہے اور اسے ایک عنوان کے ساتھ لکھا ہےتاکہ یہ طریقہ بچوں سے لے کر بڑوں تک اللہ کے کلام کو سمجھنے اور اس پرعمل کرنے میں مدد گار ثابت ہو۔انسان کیلئے ہدایات جیسے نیک عمل کرو گے تو انعام ملے گا اور برے کام کرنے پر سزا ملے گی واقعات جیسےحضرت مریمؑ اور حضرت زکریاؑ کا قصہ،حضرت عیسٰیؑ کی معجزانہ پیدائش کاذکر اور شخصیات جیسے حضرت آدمؑ،حضرت ابراہیمؑ کا ذکر پڑھنے والوں میں تجسس

پیدا کر دیتا ہے، بچہ اور بڑا جو کلامِ پاک کو سمجھ کر پڑھنا چا ہتا ہےوہ اسکی تفصیل پڑ ھ کر یاد رکھے گا۔ایک مستند حدیث کے مطابق جو کہ سنن اِبنِ ماجہ باب نمبر 16 حدیث نمبر 219 میں بیان کی گئی ہے

-

"حضور اکرم ﷺنے فرمایا اگر تم قرآن مجید کی ایک آیت کو سمجھ کر پڑھو گے تو 100 رکعت نوافل ادا کرنے سے بہتر ہےاسی طرح سورۃ فاتحہ میں سات آیات ہوتی ہیں اوراگر ہم ان سات آیات کو سمجھ کر پڑھیں گے تو ہمیں 700 رکعت نوافل کا ثواب ملے

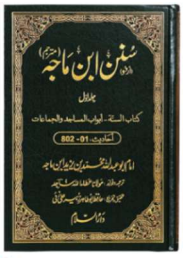

گا"اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ کلام پاک کو ترجمہ کے ساتھ سمجھ کر پڑھنا کتنا مفید ہے۔

میں صدقِ دل سے معذرت کے ساتھ اور ا نتہائی عاجزی سے اقرار کرنا چاہتا ہوں کہ میں کوئی عالم دین نہیں ہوں۔ بطورمسلمان میں نے اپنی سمجھ کے مطابق جو تکالیف اور رُکاوٹ مجھے اللہ کے کلام کو سمجھنے میں درپیش آئی ہیں اسے آسان کرنے کے لیے میں نے یہ اُردو کا ترجمہ ترتیب دیا ہےمیرے سے یا میرے ساتھ جو بطور ٹیم اس نیک کام میں میرا ہاتھ بٹاتے رہے ہیں تمام انسان ہیں اور انسان خطا ء کا

پُتلا ہے۔ مجھ پر خاص طور پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور بطور ٹیم ہم سب سے بھول چُوک ضرور ہوئی ہوگی سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے بعد ناظرین سے دردمندانہ اپیل کرتا ہوں کہ ہماری غلطی ہمارے نوٹس میں مندرجہ زیل ایڈریس اور فون نمبر پر (واٹس ایپ) کر دیں تاکہ آئندہ اشاعت میں کوئی غلطی نا ہو۔

میری نیت کیونکہ اللہ کے کلام کو آسان بنانا ہےتاکہ پڑھنے والے کو پتہ چلے اللہ اسے کیا کہہ رہے ہیں اور اُسے کیسے اسکی تعمیل کرنی ہے جسے اللہ قبول کرے آمین۔آخر میں میری

درخواست ہے کہ اگر کسی کو ترجمہ پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی ملی ہو تو میرے اور میرے والدین،بیوی،بچوں اور احباب کی بخشش کیلئے دعا کر دیں جزاک اللہ خیراً۔

آپکی دُعاؤں کا

طلبگار

سلیم ابنِ محمد

رفیع

725 شادمان کالونی 1 لاہو
ر

فون نمبر: 03061489024

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

پارہ ۱۱

يَعْتَذِرُوْنَ

قُرآن حکیم کا گیارہواں
پارہ اُردو ترجمہ
بمعہ
ہدایات، واقعات اور
شخصیات

تعارف

پارہ-11

تعارف

پارہ 11 (قرآن مجید) کا تفسیری تعارف ایک جامع اور گہرائی میں مطالعہ فراہم کرتا ہے جو اس پارے میں موجود آیات، واقعات، اہم شخصیات اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے دی گئی ہدایات پر روشنی ڈالتا ہے۔ یہ پارہ سورۃ توبہ کی اختتام اور سورۂ یونس کا آغاز کرتا ہے۔ سورۂ توبہ کی آیات(94 - 129) ہیں۔

منافقین کی علامات، ان کا رویہ، اور ان کے بارے میں اللہ کی وعید۔سچے مؤمنوں کی

صفات اور ان کی قربانیوں کا ذکرہے۔جنگ تبوک کے واقعات، خصوصاً ان لوگوں کا ذکر جو اس جنگ میں شرکت سے پیچھے رہ گئے تھے اور بعد میں سچے دل سے توبہ کی۔

حضور اکرم ﷺ کی رحمت اور ان کی اُمت کے لیے شفقت کا تذکرہ۔

تین صحابہ (کعب بن مالک، ہلال بن امیہ، اور مرارہ بن ربیع) کا واقعہ، جنہوں نے جنگ تبوک میں غیرحاضری کی وجہ سے معذرت کی لیکن ان کی توبہ قبول ہوئی۔

ہدایات:

صدق دل سے اللہ کی راہ میں قربانی دینے اور توبہ کرنے کی ترغیب۔دین کی خدمت میں اخلاص کی اہمیت۔

سورۂ یونس :

قرآن کریم کی حقانیت اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا اثبات۔اللہ کی توحید، اس کی قدرت اور اس کی واحدانیت کے دلائل۔ماضی کی قوموں (جیسے قوم نوح، عاد، اور ثمود) کے انجام کا ذکر۔

کافروں کی سرکشی اور ان کے انجام کی تنبیہ۔
نوح علیہ السلام کی قوم کا ذکر اور ان کے انکار کے نتائج۔اللہ

کی رحمت اور عذاب کی نشانیوں کا بیان۔

اللہ پر ایمان لانے اور اس کی نشانیاں غور و فکر کے ساتھ دیکھنے کی دعوت۔اللہ کے وعدوں پر یقین رکھنے کی تعلیم۔

حضرت محمد ﷺ کی رحمت اور امت کے لیے ان کی شفقت کا ذکر۔

حضرت نوح علیہ السلام :ان کی دعوت اور قوم کے انکار کا واقعہ۔

کعب بن مالک و دیگر دو صحابہ کی سچی توبہ اور اللہ کی جانب سے ان کی قبولیت۔

توحید پر ایمان:

کائنات کے مختلف مظاہر کو

دیکھ کر اللہ کی وحدانیت پر غور و فکر۔

رسولوں کی پیروی:

اللہ کے نبیوں کی تعلیمات کو سنجیدگی سے لینا اور ان کی رہنمائی پر عمل کرنا۔

صبر و توبہ کی اہمیت:

مشکلات کے دوران صبر اور گناہوں کے بعد صدق دل سے توبہ کرنا۔

پارا-11
يَعْتَذِرُوْنَ

جب تم ان کے پاس لوٹ کر جاؤگے تو یہ تم سے بہانے بنائیں گے ۔ تم فرماؤ بہانے نہ بناؤ ہم ہرگز تمہاری بات پر یقین نہیں کریں گے اللہ نے ہمیں تمہاری خبریں دیدی ہیں اور اب اللہ اور اس کا رسول تمہارے کام دیکھیں گے پھر تمہیں اس کی طرف لوٹایا جائے گا جو غیب اور ظاہر کو جاننے والا ہے تو وہ تمہیں تمہارے اعمال بتادے گا ﴿۹۴﴾

اب جب تم ان کی طرف لوٹ کر جاؤ گے تو یہ تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھائیں گے تاکہ تم

ان سے درگزر کرو تو تم ان سے اعراض ہی کرو۔ یہ ناپاک ہیں اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔ یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے ﴿۹۵﴾

تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تم ان سے راضی ہوجاؤ تو اگر تم ان سے راضی ہو بھی جاؤ تو بیشک اللہ تو نافرمان لوگوں سے راضی نہیں ہوگا ﴿۹۶﴾

دیہاتی منافق کفر اورمنافقت میں زیادہ سخت ہیں اور اس قابل ہیں کہ اُن احکام سے جاہل رہیں جو اللہ نے اپنے رسول پر نازل فرمائے ہیں اور اللہ علم والا، حکمت والا ہے ﴿۹۷﴾

اور کچھ دیہاتی وہ ہیں کہ وہ جو
کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے
ہیں اسے تاوان سمجھتے ہیں
اور تم پر گردشیں آنے کے
انتظار میں رہتے ہیں - بری
گردش انہی پر ہے اور اللہ سننے
والا جاننے والا ہے (۹۸)
اور کچھ گاؤں والے وہ ہیں جو
اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے
ہیں اور جو خرچ کرتے ہیں
اسے اللہ کے ہاں نزدیکیوں اور
رسول کی دعاؤں کا ذریعہ
سمجھتے ہیں - سن لو! بیشک وہ
ان کے لیے اللہ کےقرب کا
ذریعہ ہیں - عنقریب اللہ انہیں
اپنی رحمت میں داخل فرمائے

گا، بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ﴿۹۹﴾
اور بیشک مہاجرین اور انصار میں سے سابقینِ اولین اوردوسرے وہ جو بھلائی کے ساتھ ان کی پیروی کرنے والے ہیں ان سب سے اللہ راضی ہوا اور یہ اللہ سے راضی ہیں اور اس نے ان کیلئے باغات تیار کررکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ،ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے، یہی بڑی کامیابی ہے ﴿۱۰۰﴾
اور تمہارے آس پاس دیہاتیوں میں سے کچھ منافق ہیں اور کچھ مدینہ والے (بھی)وہ منافقت پر اڑگئے ہیں ۔ آپ

ﷺانہیں نہیں جانتے ، ہم انہیں جانتے ہیں ۔ عنقریب ہم انہیں دو مرتبہ عذاب دیں گے پھر انہیں بڑے عذاب کی طرف پھیرا جائے گا﴿۱۰۱﴾

اور کچھ دوسرے لوگ جنہوں نے اپنے گناہوں کا اقرار کیا تو انہوں نے ایک اچھا عمل اور دوسرا برا عمل ملادیا عنقریب اللہ ان کی توبہ قبول فرمائے گا۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے﴿۱۰۲﴾

اے حبیبﷺ! تم ان کے مال سے زکوٰۃ وصول کرو جس سے تم انہیں ستھرا اور پاکیزہ کردو اور ان کے حق میں دعائے خیر کروبیشک تمہاری دعا ان کے

دلوں کا چین ہے اور اللہ سننے والا، جاننے والا ہے ﴿۱۰۳﴾
کیا انہیں معلوم نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور خود صدقات اپنے دستِ قدرت میں لیتا ہے اور یہ کہ اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ﴿۱۰۴﴾

اور تم فرما ؤ: تم عمل کرو ،اب اللہ اور اس کے رسولﷺ اور مسلمان تمہارے کام دیکھیں گے اور جلد ہی تم اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے جوہر غیب اور ظاہر کو جاننے والاہے پھر وہ تمہیں تمہارے اعمال بتائے گا ﴿۱۰۵﴾

اور اللہ کا حکم آنے تک کچھ
دوسروں کو مؤخر کردیا گیا
ہے ۔یا تو اللہ انہیں عذاب دے
گا اور یا ان کی توبہ قبول
فرمالے گا اور اللہ علم والا
حکمت والا ہے ﴿۱۰۶﴾
اور کچھ منافق وہ ہیں جنہوں
نے نقصان پہنچانے کے لئے
اور کفر کے سبب اور مسلمانوں
میں تفرقہ ڈالنے کے لئے اور
اس شخص کے انتظار کے لئے
مسجد بنائی جو پہلے سے اللہ
اور اس کے رسول کا مخالف
ہے اور وہ ضرور قسمیں کھائیں
گے کہ ہم نے تو صرف بھلائی
کا ارادہ کیا تھا اور اللہ گواہ ہے
کہ وہ بیشک جھوٹے ہیں ﴿۱۰۷﴾

اے حبیبﷺ!آپ اس مسجد میں کبھی کھڑے نہ ہوں ۔بیشک وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے وہ اس کی حقدار ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو۔ اس میں وہ لوگ ہیں جو خوب پاک ہونا پسند کرتے ہیں اور اللہ خوب پاک ہونے والوں سے محبت فرماتا ہے﴿۱۰۸﴾

تو کیا جس نے اپنی عمارت کی بنیاداللہ سے ڈرنے اور اس کی رضا پررکھی وہ بہتر ہے یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایک کھائی کے کنارے پر رکھی جو گرنے والی ہے پھر وہ عمارت اس (اپنے بانی) کو لے کر جہنم کی آگ میں گر

پڑے اور اللہ ظالموں کوہدایت
نہیں دیتا﴿۱۰۹﴾
اُن کی تعمیر شدہ عمارت ہمیشہ
اُن کے دلوں میں کھٹکتی رہے
گی مگر یہ کہ ان کے دل ٹکڑے
ٹکڑے ہو جائیں اور اللہ علم والا
، حکمت والا ہے﴿۱۱۰﴾
بیشک اللہ نے مسلمانوں سے ان
کی جانیں اور ان کے مال اس
بدلے میں خرید لئے کہ ان کے
لیے جنت ہے ، وہ اللہ کی راہ
میں جہاد کرتے ہیں تو قتل
کرتے ہیں اور شہید ہوتے ہیں
یہ اس کے ذمۂ کرم پر سچا
وعدہ ہے، توریت اور انجیل اور
قرآن میں اور اللہ سے زیادہ
اپنے وعدے کو پورا کرنے والا

کون ہے؟ تو اپنے اس سودے پر خوشیاں مناؤ جو سودا تم نے اللہ کے ساتھ کیا ہے اور یہی بڑی کامیابی ہے﴿۱۱۱﴾

توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے،حمد کرنے والے، روزہ رکھنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیکی کا حکم دینے والے اور برائی سے روکنے والے اور اللہ کی حدوں کی حفاظت کرنے والے ہیں اور مسلمانوں کو (جنت کی) خوشخبری سنا دو﴿۱۱۲﴾

نبی اور ایمان والوں کے لائق نہیں کہ مشرکوں کے لئے مغفرت کی دعا مانگیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں جبکہ ان کے

لئے واضح ہوچکا ہے کہ وہ
دوزخی ہیں ﴿۱۱۳﴾
اور حضرت ابراہیمؑ کا اپنے
باپ کی مغفرت کی دعا کرنا
صرف ایک وعدے کی وجہ
سے تھا جو انہوں نے اس سے
کرلیا تھا پھر جب ابراہیمؑ کے
لئے یہ بالکل واضح ہوگیا کہ وہ
اللہ کا دشمن ہے تو اس سے
بیزار ہوگئے ۔ بیشک حضرت
ابراہیمؑ بہت آہ و زاری کرنے
والا ، بہت برداشت کرنے والا
تھا﴿۱۱۴﴾

اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ کسی
قوم کو ہدایت دینے کے بعد
اسے گمراہ کردے جب تک
انہیں صاف نہ بتادے کہ کس

چیز سے انہیں بچنا ہے ۔بیشک
اللہ سب کچھ جانتا ہے ﴿۱۱۵﴾

بیشک اللہ ہی کے لیے آسمانوں
اور زمین کی سلطنت ہے ،وہ
زندہ کرتا ہے اور وہ مارتا ہے
اور اللہ کے سوا نہ تمہارا کوئی
حامی ہے اور نہ مددگار ﴿۱۱۶﴾
بیشک اللہ کی رحمت متوجہ
ہوئی نبی ﷺپر اور ان مہاجرین
اور انصار پر جنہوں نے مشکل
وقت میں نبی ﷺکی پیروی کی
حالانکہ قریب تھا کہ ان میں
سے بعض لوگوں کے دل
ٹیڑھے ہوجاتے پھر اللہ کی
رحمت ان پر متوجہ ہوئی ۔

بیشک وہ ان پر نہایت مہربان،
بڑا رحم فرمانے والا ہے ﴿۱۱۷﴾
اور ان تین پر بھی رحمت ہوئی
جن کا معاملہ موقوف کردیا گیا
تھا یہاں تک کہ جب زمین اپنی
وسعت کے باوجود ان پر تنگ
ہوگئی اور وہ اپنی جانوں سے
تنگ آگئے اور انہوں نے یقین
کرلیا کہ اللہ کی ناراضگی سے
بچنے کیلئے اس کے سوا کوئی
پناہ نہیں تو اللہ نے ان کی توبہ
قبول فرمالی تا کہ وہ تائب رہیں
۔ بیشک اللہ ہی توبہ قبول کرنے
والا مہربان ہے ﴿۱۱۸﴾

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور
سچوں کے ساتھ ہوجاؤ ﴿۱۱۹﴾

اہلِ مدینہ اور ان کے اِردگرد
رہنے والے دیہاتیوں کے لئے
مناسب نہیں تھا کہ وہ اللہ کے
رسول سے پیچھے بیٹھے رہیں
اور نہ یہ کہ اُن کی جان سے
زیادہ اپنی جانوں کو عزیز
سمجھیں ۔ یہ اس لئے ہے کہ اللہ
کے راستے میں انہیں جو پیاس یا
تکلیف یا بھوک پہنچتی ہے اور
جہاں کفار کو غصہ دلانے والی
جگہ پرقدم رکھتے ہیں اور جو
کچھ دشمن سے حاصل کرتے ہیں
اس سب کے بدلے ان کے لیے
نیک عمل لکھا جاتا ہے بیشک اللہ
نیکی کرنے والوں کے اجر
کوضائع نہیں فرماتا ﴿۱۲۰﴾
اور جو کچھ تھوڑا اور زیادہ وہ
خرچ کرتے ہیں اور جو وادی

وہ طے کرتے ہیں سب ان کے
لیے لکھا جاتا ہے تاکہ اللہ ان
کے بہتر کاموں کا انہیں بدلہ
عطا فرمائے ﴿۱۲۱﴾
اور مسلمانوں سے یہ تو ہو نہیں
سکتا کہ سب کے سب نکل جائیں
تو ان میں ہر گروہ میں سے ایک
جماعت کیوں نہیں نکل جاتی تاکہ
وہ دین میں سمجھ بوجھ حاصل
کریں اورجب اِن کی طرف واپس
آئیں تووہ اِنہیں ڈرائیں تاکہ یہ ڈر
جائیں ﴿۱۲۲﴾

اے ایما ن والو! ان کافروں
سے جہاد کرو جو تمہارے
قریب ہیں اور وہ تم میں سختی
پائیں اور جان رکھو کہ اللہ
پرہیزگاروں کے ساتھ ہے ﴿۱۲۳﴾

اور جب کوئی سورت اترتی ہے
تو ان منافقین میں سے کوئی
کہنے لگتا ہے کہ اس سورت
نے تم میں کس کے ایمان میں
اضافہ کیا ہے؟ تو جو ایمان
والے ہیں ان کے ایمان میں تو
اس نے اضافہ کیا اور وہ
خوشیاں منارہے ہیں ﴿۱۲۴﴾
اور جن کے دلوں میں مرض ہے
تو ان کی ناپاکی پر مزید ناپاکی
کا اضافہ کردیا اوروہ کفر کی
حالت میں مرگئے﴿۱۲۵﴾

کیا وہ یہ نہیں دیکھتے کہ انہیں
ہر سال ایک یا دو مرتبہ آزمایا
جاتا ہے پھر بھی نہ وہ توبہ
کرتے ہیں اورنہ ہی نصیحت
مانتے ہیں ﴿۱۲۶﴾

اور جب کوئی سورت نازل کی جاتی ہے تو ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگتے ہیں کہ تمہیں کوئی دیکھ تو نہیں رہا پھر پلٹ جاتے ہیں تو اللہ نے ان کے دل پلٹ دیئے ہیں کیونکہ یہ لوگ سمجھتے نہیں ﴿۱۲۷﴾

بیشک تمہارے پاس تم میں سے وہ عظیم رسول ﷺ تشریف لے آئے جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا بہت بھاری گزرتا ہے، وہ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر بہت مہربان، رحمت فرمانے والے ہیں ﴿۱۲۸﴾

پھر اگر وہ منہ پھیریں تو تم فرمادو کہ مجھے اللہ کافی ہے

اس کے سواکوئی معبود نہیں ، میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ عرشِ عظیم کا مالک ہے ﴿۱۲۹﴾

سورۃ یونس

اللہ کے نام سے شروع جو
نہایت مہربان ، رحمت
والاہے ۔

الر یہ حکمت والی کتاب کی
آیتیں ہیں ﴿۱﴾

کیا لوگوں کو اس بات پر تعجب
ہے کہ ہم نے ان میں سے ایک
مرد کی طرف یہ وحی بھیجی
کہ لوگوں کو ڈر سناؤاور ایمان
والوں کو خوشخبری دو کہ ان
کے لیے ان کے رب کے پاس
سچ کا مقام ہے۔ کافروں نے کہا:
بیشک یہ تو کھلا جادوگر
ہے ﴿۲﴾

بیشک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے پھر عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے، وہ کام کی تدبیر فرما تا ہے ، اس کی اجازت کے بعد ہی کوئی سفارشی ہوسکتا ہے یہ اللہ تمہارا رب ہے تو تم اس کی عبادت کرو تو کیا تم سمجھتے نہیں ﴿۳﴾

اسی کی طرف تم سب کو لوٹنا ہے یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے۔ بیشک وہ پہلی بار (بھی) پیدا کرتا ہے پھر فنا کرنے کے بعد دوبارہ بنائے گا تاکہ ایمان لانے والوں اور اچھے عمل کرنے والوں کو انصاف کے ساتھ بدلہ

دے اور کافروں کے لیے ان کے کفر کی وجہ سے شدید گرم پانی کا مشروب اور دردناک عذاب ہے ﴿۴﴾

وہی ہے جس نے سورج کو روشنی اور چاند کونور بنایا اور چاندکے لیے منزلیں مقرر کردیں تاکہ تم سالوں کی گنتی اور حساب جان لو ۔ اللہ نے یہ سب حق کے ساتھ پیدا فرمایا۔ وہ علم والوں کے لئے تفصیل سے نشانیاں بیان کرتا ہے ﴿۵﴾

بیشک رات اور دن کی تبدیلی میں اور جو کچھ اللہ نے آسمانوں اور زمین میں پیدا کیا ان میں ڈرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں ﴿۶﴾

بیشک وہ لوگ جو ہم سے ملنے
کی امید نہیں رکھتے اور دنیا
کی زندگی پسند کر بیٹھے ہیں
اور اس پر مطمئن ہوگئے ہیں
اور وہ جو ہماری آیتوں سے
غافل ہیں ﴿۷﴾
ان لوگوں کا ٹھکانہ ان کے
اعمال کے بدلے میں دوزخ
ہے ﴿۸﴾
بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے
اور انہوں نے اچھے اعمال
کئے ان کا رب ان کے ایمان
کے سبب ان کی رہنمائی
فرمائے گا۔ ان کے نیچے
نہریں بہتی ہوں گی۔ وہ نعمتوں
کے باغوں میں ہوں گے ﴿۹﴾

ان کی دعا اس میں یہ ہوگی کہ اے اللہ تو پاک ہے اورجنت میں ان کی ملاقات کا پہلا بول سلام ہوگا اور ان کی دعا کا خاتمہ یہ ہے کہ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے ﴿۱۰﴾

اور اگر اللہ لوگوں پرعذاب اسی طرح جلدی بھیج دیتا جس طرح وہ بھلائی جلدی طلب کرتے ہیں تو ان کی مدت ان کی طرف پوری کردی جاتی تو جو لوگ ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے ہم انہیں ان کی سرکشی میں بھٹکتا ہوا چھوڑ دیتے ﴿۱۱﴾

اور جب آدمی کوتکلیف پہنچتی
ہے تولیٹے ہوئے اور بیٹھے
ہوئے اور کھڑے ہوئے ہرحالت
میں ہم سے دعا کرتا ہے پھر
جب ہم اس کی تکلیف دور
کردیتے ہیں تو یوں چل دیتا ہے
گویا کبھی کسی تکلیف کے
پہنچنے پر ہمیں پکارا ہی نہیں
تھا۔ حد سے بڑھنے والوں کے
لئے ان کے اعمال اسی طرح
خوشنما بنا دئیے گئے (۱۲)
اور بیشک ہم نے تم سے پہلی
قوموں کوہلاک کردیا جب انہوں
نے ظلم کیا اور ان کے پاس
ہمارے رسول روشن دلائل لے
کر تشریف لائے اور وہ ایسے
تھے ہی نہیں کہ ایمان لاتے ہم

یونہی مجرموں کوبدلہ دیتے ہیں ﴿۱۳﴾

پھر ہم نے ان کے بعد تمہیں زمین میں جانشین بنایا تا کہ ہم دیکھیں کہ تم کیسے کام کرتے ہو ﴿۱۴﴾

اور جب ان کے سامنے ہماری روشن آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو ہم سے ملاقات کی امید نہ رکھنے والے کہتے ہیں کہ اس کے علاوہ کوئی اور قرآن لے کر آؤ یا اسے تبدیل کردو تم فرماؤ: مجھے حق نہیں کہ میں اسے اپنی طرف سے تبدیل کردوں ۔ میں تو اسی کا تابع ہوں جو میری طرف وحی بھیجی جاتی ہے ۔ اگر میں اپنے رب

کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ﴿۱۵﴾

تم فرماؤ اگر اللہ چاہتا تو میں تمہارے سامنے اس کی تلاوت نہ کرتا اور نہ وہ تمہیں اس سے خبردار کرتا تو بیشک میں اس سے پہلے تم میں اپنی ایک عمر گزار چکا ہوں تو کیا تمہیں عقل نہیں ﴿۱۶﴾

تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے؟ بیشک مجرم فلاح نہیں پائیں گے ﴿۱۷﴾

اور یہ مشرک اللہ کے سوا ایسی چیزکی عبادت کرتے ہیں جو نہ

انہیں کوئی نقصان دے سکے
اور نہ نفع دے سکے اوریہ
کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی بارگاہ
میں ہمارے سفارشی ہیں تم
فرماؤ کیا تم اللہ کو وہ بات
بتاتے ہو جو اس کے علم میں نہ
آسمانوں میں ہے اورنہ زمین
میں ۔ وہ ان کے شرک سے پاک
اور بلندو بالا ہے ﴿۱۸﴾

اور سب لوگ ایک ہی امت
تھے پھر مختلف ہوگئے اور
اگر تیرے رب کی طرف سے
ایک بات پہلے نہ ہوچکی ہوتی
تو ان کے درمیان ان کے باہمی
اختلافات کا فیصلہ ہوگیا
ہوتا ﴿۱۹﴾

اور کہتے ہیں ، اس نبی پر ان
کے رب کی طرف سے کوئی
نشانی کیوں نہیں اترتی ؟ تم
فرماؤ: غیب تو صرف اللہ کے
لیے ہے، تو تم انتظار کرو
بیشک میں بھی تمہارے ساتھ
انتظار کررہاہوں ﴿۲۰﴾
اور جب ہم لوگوں کو انہیں
تکلیف پہنچنے کے بعد رحمت
کا مزہ دیتے ہیں تو اسی وقت
ان کا کام ہماری آیتوں کے
بارے میں سازش کرنا ہوجاتا
ہے ۔ تم فرماؤ: اللہ سب سے
جلد خفیہ تدبیرفرمانے والا
ہے۔بیشک ہمارے فرشتے
تمہارے مکروفریب کو لکھ
رہے ہیں ﴿۲۱﴾

وہی ہے جو تمہیں خشکی اور
تری میں چلاتا ہے یہاں تک کہ
جب تم کشتی میں ہوتے ہو اور
وہ (کشتیاں) خوشگوار ہوا کے
ساتھ انہیں لے کر چلتی ہیں
اور وہ اس پر خوش ہوتے ہیں
پھر ان پر شدید آندھی آنے
لگتی ہے اور ہر طرف سے
لہریں ان پر آتی ہیں اور وہ
سمجھ جاتے ہیں کہ انہیں گھیر
لیا گیا ہے تو اللہ کے لئے دین
کو خالص کرتے ہوئے اس
سے دعا مانگتے ہیں ، اے اللہ
! اگر تو ہمیں اس طوفان سے
نجات دیدے تو ہم ضرور شکر
گزار ہوجائیں گے (۲۲)
پھر جب اللہ انہیں بچا لیتا ہے
تواس وقت وہ زمین میں ناحق

زیادتی کرنے لگتے ہیں ۔ اے
لوگو! تمہاری زیادتی صرف
تمہارے ہی خلاف ہے ۔ دنیا
کی زندگی سے فائدہ اٹھالو پھر
تمہیں ہماری طرف لوٹنا ہے
تواس وقت ہم تمہیں بتادیں گے
جوتم کیا کرتے تھے ﴿۲۳﴾

دنیا کی زندگی کی مثال تو اس
پانی جیسی ہے جسے ہم نے
آسمان سے اتارا تو اس کے
سبب زمین سے اگنے والی
چیزیں گھنی ہو کر نکلیں جن
سے انسان اور جانور کھاتے
ہیں یہاں تک کہ جب زمین
نے اپنی خوبصورتی پکڑلی
اور خوب آراستہ ہوگئی اور
اس کے مالک سمجھے کہ

(اب) وہ اس فصل پر قادر ہیں
تو رات یا دن کے وقت ہمارا
حکم آیا تو ہم نے اسے ایسی
کٹی ہوئی کھیتی کردیا گویا وہ
کل وہاں پر موجود ہی نہ تھی۔
ہم غور کرنے والوں کیلئے
اسی طرح تفصیل سے آیات
بیان کرتے ہیں ﴿۲۴﴾

اور اللہ سلامتی کے گھر کی
طرف بلاتا ہے اور جسے چاہتا
ہے سیدھے راستے کی طرف
ہدایت دیتا ہے ﴿۲۵﴾

بھلائی کرنے والوں کے لیے
بھلائی ہے اور اس سے بھی
زیادہ ہے اور ان کے منہ پر نہ
سیاہی چھائی ہوگی اور نہ

ذلت۔یہی جنت والے ہیں ، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ﴿۲۶﴾

اور جنہوں نے برائیاں کمائیں تو برائی کا بدلہ اسی کے برابر ہے اور ان پر ذلت چھائی ہوگی، انہیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا، گویا ان کے چہروں کو اندھیری رات کے ٹکڑوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے۔ وہی دوزخ والے ہیں ، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ﴿۲۷﴾

اور جس دن ہم ان سب کو اٹھائیں گے پھر مشرکوں سے فرمائیں گے: تم اور تمہارے شریک اپنی جگہ ٹھہرے رہو، تو ہم انہیں مسلمانوں سے جدا

کردیں گے اور ان کے شریک
ان سے کہیں گے: تم ہماری
عبادت کرتے ہی نہیں تھے﴿۲۸﴾
تو ہمارے اور تمہارے درمیان
گواہی کے لئے اللہ کافی ہے ۔
بیشک ہم تمہاری عبادت سے
بے خبر تھے﴿۲۹﴾

وہاں ہر آدمی اپنے سابقہ اعمال
کو جانچ لے گا اور انہیں اللہ کی
طرف لوٹایا جائے گا جو ان کا
سچا مولیٰ ہے اور ان کے
سارے گھڑے ہوئے (شریک)
ان سے غائب ہوجائیں گے﴿۳۰﴾
تم فرماؤ: آسمان اور زمین سے
تمہیں کون روزی دیتا ہے؟یاکان
اور آنکھوں کا مالک کون ہے؟

اور زندہ کو مردے سے اور مردے کو زندہ سے کون نکالتا ہے ؟ اور کون تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے؟ تو اب کہیں گے : ’’ اللہ ‘‘ تو تم فرماؤ تو تم ڈرتے کیوں نہیں ﴿۳۱﴾

تو یہ اللہ ہے جو تمہارا سچا رب ہے ۔پھر حق کے بعد گمراہی کے سوا اور کیا ہے؟ پھر تم کہاں پھیرے جاتے ہو﴿۳۲﴾

یونہی نافرمانوں پر تیرے رب کے یہ کلمات ثابت ہوچکے کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے﴿۳۳﴾

تم فرماؤ: کیا تمہارے شریکوں میں کوئی ایسا ہے جو پہلے مخلوق کو بنائے پھر ختم کر

کے دوبارہ بنادے ؟ تم فرما دو:
اللہ پہلے بناتا ہے پھر ختم کرنے
کے بعد دوبارہ بنادے گا تو تم
کہاں اوندھے جارہے ہو ﴿۳۴﴾

تم فرماؤ: تمہارے شریکوں میں
کوئی ایسا ہے جو حق کی
طرف رہنمائی کرے ؟تم فرماؤ:
اللہ حق کی طرف ہدایت دیتا
ہے، تو کیا جو حق کا راستہ
دکھائے وہ اس کا حق دار ہے
کہ اس کی پیروی کی جائے یا
وہ بت جسے خود راستہ
دکھائی نہ دے جب تک اسے
راستہ دِکھا نہ دیا جائے تو
تمہیں کیا ہوا ، تم کیسا فیصلہ
کرتے ہو ﴿۳۵﴾

اور ان کی اکثریت تو صرف وہم وگمان پر چلتی ہے ۔بیشک گمان حق کاکوئی فائدہ نہیں دیتا۔ بیشک اللہ ان کے کاموں کو جانتا ہے ﴿۳۷﴾

اور اس قرآن کی یہ شان نہیں کہ اللہ کے نازل کئے بغیر کوئی اسے اپنی طرف سے بنالے ، ہاں یہ اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق ہے اور لوحِ محفوظ کی تفصیل ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے، یہ ربُّ العالَمین کی طرف سے ہے ﴿۳۷﴾

کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ اس نبی نے اسے خود ہی بنالیا ہے ؟ تم فرماؤ: تو تم بھی اس جیسی کوئی ایک سورت لے آؤ اور اللہ

کے سوا جو تمہیں مل سکیں
سب کو بلا لاؤ اگر تم سچے
ہو ﴿۳۸﴾

بلکہ انہوں نے اس کو
جھٹلایاجس کے علم کا وہ
احاطہ نہ کرسکے اور ان کے
پاس اس کاانجام نہیں آیا۔
ایسے ہی ان سے پہلے لوگوں
نے بھی جھٹلایا تھاتو دیکھو
ظالموں کا کیسا انجام ہوا ﴿۳۹﴾
اور ان میں کوئی تواس پر ایمان
لاتا ہے اور ان میں کوئی اس پر
ایمان نہیں لاتا اور تمہارا رب
فسادیوں کو خوب جانتا ہے ﴿۴۰﴾
اور اگر وہ تمہیں جھٹلائیں تو تم
فرمادو کہ میرا عمل میرے لیے
ہے اور تمہارا عمل تمہارے لئے

ہے اور تم میرے عمل سے الگ
ہو اور میں تمہارے اعمال سے
بیزار ہوں ﴿۴۱﴾

اور ان میں کچھ وہ ہیں جو
تمہاری طرف کان لگاتے ہیں
تو کیا تم بہروں کو سنا دو
گے؟ اگرچہ وہ سمجھتے نہ
ہوں ﴿۴۲﴾

اور ان میں کوئی تمہاری طرف
دیکھتا ہے توکیا تم اندھوں کو
راستہ دکھا دو گے؟ اگرچہ وہ
دیکھتے ہی نہ ہوں ﴿۴۳﴾

بیشک اللہ لوگوں پر کوئی ظلم
نہیں کرتا، ہاں لوگ ہی اپنی
جانوں پر ظلم کرتے ہیں ﴿۴۴﴾

اور جس دن اللہ انہیں اٹھائے گا گویا وہ دنیا میں دن کی ایک گھڑی سے زیادہ ٹھہرے ہی نہیں تھے، آپس میں ایک دوسرے کو پہچان رہے ہوں گے۔ بیشک اللہ کی ملاقات کو جھٹلانے والے نقصان میں رہے اور وہ ہدایت یافتہ نہیں تھے ﴿۴۵﴾

اور ہم تمہیں اس چیزکا کچھ حصہ دکھا دیں جس کا ہم ان سے وعدہ کررہے ہیں یا ہم تمہیں پہلے ہی اپنے پاس بلالیں بہرحال انہیں ہماری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے پھر اللہ ان کے کاموں پرگواہ ہے ﴿۴۶﴾

اور ہر امت کے لئے ایک رسول ہوا ہے توجب ان کا رسول ان کے پاس تشریف لاتا تو ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کردیا جاتا اور ان پر کوئی ظلم نہیں کیا جاتاہے ﴿۴۷﴾

اور کہتے ہیں : اگر تم سچے ہو تو یہ وعدہ کب آئے گا ﴿۴۸﴾

تم فرماؤ میں اپنی جان کیلئے نقصان اور نفع کا اتنا ہی مالک ہوں جتنا اللہ چاہے۔ ہر گروہ کے لئے ایک مدت ہے تو جب وہ مدت آجائے گی تووہ لوگ ایک گھڑی نہ تو اس سے پیچھے ہٹ سکیں گے اور نہ آگے ہوسکیں گے ﴿۴۹﴾

تم فرماؤ: بھلا بتاؤ تو کہ اگر اس کا عذاب تم پر رات کو آئے یا دن کو تو اس میں وہ کونسی چیز ہے جس کی مجرم جلدی مچا رہے ہیں ﴿۴۹﴾

تو کیا جب وہ (عذاب) واقع ہوجائے گا اس وقت اللہ پر ایمان لاؤگے؟ (ان سے کہا جائے گا کہ)کیا اب (تم ایمان لارہے ہو) حالانکہ اس سے پہلے تو تم اس کی بڑی جلدی مچا رہے تھے﴿۵۰﴾

پھر ظالموں سے کہا جائے گا: ہمیشہ کے عذاب کا مزہ چکھو ۔ تمہیں تمہارے

کمائے ہوئے اعمال ہی کا
بدلہ دیا جارہا ہے (۵۱)

اور تم سے پوچھتے ہیں :
کیا وہ حق ہے؟ تم فرماؤ ،
ہاں !میرے رب کی قسم
بیشک وہ ضرور حق ہے
اور تم اللہ کو عاجز نہیں
کرسکو گے (۵۲)

اور زمین میں جو کچھ ہے
اگر ہر ظالم جان اس سب کی
مالک ہوجائے تو وہ یَقِیناً

اپنی جان چھڑانے کے
معاوضے میں دیدے اور وہ
جب عذاب دیکھیں گے تو دل
میں چپکے چپکے پشیمان ہوں
گے اور ان کے درمیان انصاف

کے ساتھ فیصلہ کردیا جائے گا
اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے
گا ﴿۵۳﴾

سن لو بیشک اللہ ہی کا ہے
جو کچھ آسمانوں میں ہے
اور زمین میں ہے۔ سن لو!
بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے
مگر ان میں اکثر نہیں
جانتے ﴿۵۵﴾

وہ زندہ کرتا ہے اور موت
دیتا ہے اور اسی کی طرف
تم لوٹائے جاؤ گے ﴿۵۶﴾

اے لوگو! تمہارے پاس
تمہارے رب کی طرف سے
نصیحت اور دلوں کی شفا

اور مومنوں کیلئے ہدایت اور رحمت آگئی ﴿۵۷﴾

تم فرماؤ: اللہ کے فضل اور اس کی رحمت پر ہی خوشی منانی چاہیے ، یہ اس سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں ﴿۵۸﴾

تم فرماؤ :بھلا بتاؤ کہ اللہ نے تمہارے لیے جو رزق اتاراہے تو تم نے اس میں سے خود ہی حرام اور حلال بنالیا، تم فرماؤ: کیا اللہ نے تمہیں اس کی اجازت دی ہے یا تم اللہ پر جھوٹ باندھتے ہو؟ ﴿۵۹﴾

اور اللہ پر جھوٹ باندھنے
والوں کا قیامت کے دن کے
بارے میں کیا خیال ہے؟
بیشک اللہ لوگوں پر فضل
فرمانے والا ہے مگر اکثر
لوگ شکرادا نہیں کرتے ﴿۶۰﴾

اور تم کسی کام میں ہو اور
تم اس کی طرف سے قرآن
کی تلاوت کرتے ہو اور
(اے لوگو!) تم کوئی بھی کام
کررہے ہو ،ہم تم پر گواہ
ہوتے ہیں جب تم اس میں
مشغول ہوتے ہو اور زمین و
آسمان میں کوئی ذرہ برابر
چیز تیرے رب سے غائب
نہیں اور ذرے سے چھوٹی
اور بڑی کوئی چیز ایسی

نہیں جو ایک روشن کتاب
میں نہ ہو (۶۱)

سن لو! بیشک ا للہ کے
ولیوں پر نہ کچھ خوف ہوگا
اور نہ وہ غمگین ہوں
گے (۶۲)

وہ جو ایمان لائے اور ڈرتے
رہے (۶۳)

ان کے لئے دنیا کی زندگی
میں اور آخرت میں
خوشخبری ہے ، اللہ کی باتیں
بدلتی نہیں ،یہی بڑی کامیابی
ہے (۶۴)

اور تم ان کی باتو ں کا غم نہ
کروبیشک تمام عزتوں کا

مالک اللہ ہے ، وہی سننے
والا جاننے والاہے ﴿۶۵﴾

سن لو! بیشک اللہ ہی مالک
ہے سب کا جو آسمانوں میں
ہیں اور جو زمین میں ہیں
اور اللہ کے سوا اور
شریکوں کی عبادت کرنے
والے کس کی پیروی کررہے
ہیں ؟ وہ تو صرف گمان کے
پیچھے چل رہے ہیں اور وہ
صرف جھوٹے اندازے لگا
رہے ہیں ﴿۶۶﴾

وہی ہے جس نے تمہارے
لیے رات بنائی تاکہ اس میں
سکون حاصل کرو اور دن
کو آنکھیں کھولنے والا بنایا

بیشک اس میں سننے والوں
کے لیے نشانیاں ہیں ﴿۶۷﴾

۔ (کافروں نے)کہا: اللہ نے
اپنے لیے اولاد بنا رکھی
ہے۔ وہ پاک ہے، وہی بے
نیاز ہے، جو کچھ آسمانوں
اور زمین میں ہے سب اسی
کا ہے۔ تمہارے پاس اس کی
کوئی بھی دلیل نہیں ، کیا تم
اللہ پر وہ بات کہتے ہو جس
کا تمہیں علم نہیں ﴿۶۸﴾

تم فرماؤ: بیشک اللہ پر
جھوٹ باندھنے والے فلاح
نہیں پائیں گے ﴿۶۹﴾

دنیا میں تھوڑا سا فائدہ اٹھانا
ہے پھر انہیں ہماری طرف

واپس آنا ہے پھر ہم انہیں ان
کے کفر کے بدلے میں
شدیدعذاب کا مزہ چکھائیں
گے ﴿۷۰﴾

اور انہیں نوح کی خبر پڑھ کر
سناؤ جب اس نے اپنی قوم سے
کہا: اے میری قوم اگر میرا
قیام کرنا اور میرا اللہ کی آیتوں
کے ذریعے نصیحت کرنا تم پر
بھاری ہے تو میں نے اللہ ہی
پر بھروسہ کیا تو تم اپنا کام
اور اپنے شریکوں کو جمع
کرلو پھر تمہارا کام تم پر
پوشیدہ نہ رہے پھر میرے
بارے میں جو کچھ کرسکتے
ہو کرلو اور مجھے کوئی مہلت
نہ دو ﴿۷۱﴾

پھر اگر تم منہ پھیرو تو میں
تم سے کوئی معاوضہ نہیں
مانگتا، میرا اجر تو اللہ کے
ذمہ کرم پر ہے اور مجھے
حکم دیا گیا ہے کہ میں
مسلمانوں میں سے ہوں ﴿۷۲﴾

تو انہوں نے نوحؑ کو جھٹلایا
تو ہم نے اسے اور کشتی
میں اس کے ساتھ والوں کو
نجات دی اور انہیں ہم نے
جانشین بنایااور جنہوں نے
ہماری آیتوں کی تکذیب کی
انہیں ہم نے غرق کردیا تو
دیکھو ان لوگوں کا کیسا
انجام ہوا جنہیں ڈرایا گیا
تھا ﴿۷۳﴾

پھر اس کے بعدہم نے ان کی
قوموں کی طرف کئی رسول
بھیجے تو وہ ان کے پاس
روشن دلیلیں لائے (لیکن) وہ
کفار ایسے نہ تھے کہ اس
پر ایمان لے آئیں جسے پہلے
جھٹلا چکے ہیں ۔ ہم اسی
طرح سرکشوں کے دلوں پر
مہر لگا دیتے ہیں ﴿۷۴﴾

پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰ ؑ
اور ہارون ؑ
کو فرعون اور اس کے
درباریوں کی طرف اپنی
نشانیاں دے کر بھیجا تو انہوں
نے تکبر کیا اور وہ مجرم لوگ
تھے ﴿۷۵﴾

تو جب ان کے پاس ہماری
طرف سے حق آیا تو کہنے
لگے : بیشک یہ کھلا جادو
ہے ﴿۷۶﴾

موسیٰ ؑ نے کہا: کیا تم
حق کے بارے میں یہ کہتے
ہو جب وہ تمہارے پاس آیا؟
کیا یہ جادو ہے؟ اور جادوگر
فلاح نہیں پاتے ﴿۷۷﴾

انہوں نے کہا: آپ ہمارے پاس
اس لئے آئے ہیں تاکہ ہمیں اس
(دین) سے پھیر دیں جس پر ہم
نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے
اور زمین میں تم دونوں کی
بڑائی ہوجائے اور ہم توتم پر
ایمان لانے والے نہیں ﴿۷۸﴾

اور فرعو ن نے کہا: ہر علم
والے جادوگر کو میرے پاس
لے آؤ ﴿۷۹﴾

پھر جب جادوگر آگئے توان
سے موسیٰ ؑنے کہا: ڈال دو
جو تم ڈالنے والے ہو ﴿۸۰﴾

پھر جب انہوں نے ڈال دیا
تو موسیٰ ؑنے کہا: جو تم لائے
ہو یہ جادو ہے۔ بیشک اب اللہ
اسے باطل کردے گا، اللہ
فساد والوں کے کام کو نہیں
سنوارتا ﴿۸۱﴾

اور اللہ اپنے کلمات کے
ذریعے حق کو حق کر دکھاتا

ہے اگرچہ مجرموں کو
ناگوار ہو﴿۸۲﴾

تو فرعون اور اس کے
درباریوں کے خوف کی وجہ
سے موسیٰؑ پر اس کی قوم
میں سے چند لوگوں کے
علاوہ کوئی ایمان نہ لایا
(اس ڈر سے) کہ فرعون
انہیں تکلیف میں ڈال دے گا
اور بیشک فرعون زمین میں
تکبر کرنے والا تھا اور
بیشک وہ حد سے گزرنے
والوں میں سے تھا﴿۸۳﴾

اور موسیٰ نے کہا: اے
میری قوم! اگر تم اللہ پر
ایمان لائے ہو اگر تم مسلمان

ہوتو اسی پر بھروسہ
کرو ﴿۸۴﴾

انہوں نے کہا: ہم نے اللہ ہی
پر بھروسہ کیا۔ اے ہمارے
رب! ہمیں ظالم لوگوں کے
لیے آزمائش نہ بنا ﴿۸۵﴾

اور اپنی رحمت فرما کر
ہمیں کافروں سے نجات
دے ﴿۸۶﴾

اور ہم نے موسیٰؑ اور
اس کے بھائی کو وحی
بھیجی کہ مصر میں اپنی قوم
کے لیے مکانات بناؤ اور
اپنے گھروں کو نماز کی
جگہ بناؤ اور نماز قائم رکھو

اور مسلمانوں کو خوشخبری
سناؤ ﴿۸۷﴾

اور موسیٰ نے عرض کی:
اے ہمارے رب! تو نے
فرعون اور اس کے
سرداروں کو دنیا کی زندگی
میں آرائش اور مال دیدیا،
اے ہمارے رب! تاکہ وہ
تیرے راستے سے بھٹکا دیں
۔ اے ہمارے رب ! ان کے
مال برباد کردے اور ان کے
دلوں کو سخت کردے تاکہ
وہ ایمان نہ لائیں جب تک
دردناک عذاب نہ دیکھ لیں
﴿۸۸﴾

(اللہ نے)فرمایا: تم دونوں
کی دعا قبول ہوئی پس تم
ثابت قدم رہو اورنادانوں کے
راستے پر نہ چلنا﴿۸۹﴾

اور ہم نے بنی اسرائیل کو
دریا عبور کرا دیا تو فرعون
اور اس کے لشکروں نے
سرکشی اور ظلم سے ان کا
پیچھا کیا یہاں تک کہ جب
اسے غرق ہونے نے آلیا تو
کہنے لگا: میں اِس بات پر
ایمان لایا کہ اس کے سوا
کوئی معبود نہیں جس پر بنی
اسرائیل ایمان لائے ہیں اور
میں مسلمان ہوں ﴿۹۰﴾

۔ (اُسے کہا گیا) کیا ا ب
(ایمان لاتے ہو؟) حالانکہ
اس سے پہلے تو نافرمان رہا
اور تو فسادی تھا(۹۱)

آج ہم تیری لاش کو بچالیں
گے تاکہ تو اپنے بعد والوں
کے لیے نشانی بن جائے اور
بیشک لوگ ہماری نشانیوں
سے ضرور غافل ہیں (۹۲)

اور بیشک ہم نے بنی
اسرائیل کو عزت کی جگہ
دی اور انہیں پاکیزہ رزق
عطا کیا تو وہ اختلاف میں نہ
پڑے مگر علم آنے کے بعد
بیشک تمہارا رب قیامت کے
دن اُن میں اُس بات کا فیصلہ

کردے گا جس میں وہ
جھگڑتے تھے (۹۳)

تو اے سننے والے! اگر
تجھے اس میں کوئی شک ہو
جو ہم نے تیری طرف اتارا
ہے تو ان سے پوچھ لو جو
تجھ سے پہلے کتاب پڑھنے
والے ہیں ، بیشک تیرے پاس
تیرے رب کی طرف سے
حق آیاتو تُو
ہر گز شک والوں میں نہ
ہو (۹۴)

اور ہرگز ان میں نہ ہونا جنہوں
نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا
ورنہ تو نقصان اٹھانے والوں
میں سے ہوجائے گا (۹۵)

بیشک جن لوگوں پر تیرے
رب کی بات پکی ہوچکی
ہے وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

اگرچہ ان کے پاس ہر نشانی
آجائے جب تک دردناک
عذاب نہ دیکھ لیں گے ﴿۹۶﴾

تو کیوں ایسا نہ ہوا کہ کوئی
قوم ایمان لے آتی تاکہ اس کا
ایمان اسے نفع دیتا لیکن
یونس کی قوم جب ایمان لائی
توہم نے ان سے دنیا کی
زندگی میں رسوائی کا عذاب
ہٹادیا اور ایک وقت تک
انہیں فائدہ اٹھانے دیا ﴿۹۷﴾

اور اگر تمہارا رب چاہتا
توجتنے لوگ زمین میں ہیں

سب کے سب ایمان لے آتے
توکیا تم لوگوں کومجبور
کرو گے یہاں تک کہ
مسلمان ہوجائیں ؟(۹۸)

اور کسی جان کو قدرت نہیں
کہ وہ اللہ کے حکم کے
بغیرایمان لے آئے اوراللہ ان
لوگوں پر عذاب ڈالتا ہے جو
سمجھتے نہیں (۹۹)

تم فرماؤ: تم دیکھو کہ
آسمانوں اور زمین میں کیا
کیا (نشانیاں) ہیں اور
نشانیاں اور رسول ان لوگوں
کو کوئی فائدہ نہیں دیتے جو
ایمان نہیں لاتے(۱۰۰)

تو انہیں ان لوگوں کے دنوں
جیسے (دنوں) کا انتظار ہے
جو ان سے پہلے گزرے ہیں
۔ تم فرماؤ: تو انتظار کرو
میں بھی تمہارے ساتھ انتظار
میں ہوں ﴿۱۰۱﴾

پھر ہم اپنے رسولوں اور
ایمان والوں کو نجات دیں
گے۔ہم پر اسی طرح حق ہے
کہ ایمان والوں کو نجات دیں
﴿۱۰۲﴾

:تم فرماؤ، اے لوگو! اگر تم
میرے دین کی طرف سے
کسی شبہ میں ہو تو (جان لو
کہ) میں ان چیزوں کی
عبادت نہیں کروں گا جن کی

تم اللہ کو چھوڑ کر عبادت
کرتے ہو البتہ میں اس اللہ
کی عبادت کرتا ہوں جو
تمہاری جان نکالے گا اور
مجھے حکم ہے کہ میں
ایمان والوں میں سے رہوں
﴿۱۰۳﴾

او ر یہ کہ ہر باطل سے
جدا
رہ کر اپنا چہرہ دین کے
لئے سیدھا رکھو اور ہرگز
مشرکوں میں سے نہ
ہونا﴿۱۰۴﴾

اور اللہ کے سوا اس کی
عبادت نہ کر جو نہ تجھے
نفع دے سکے اور نہ
تجھے نقصان پہنچا سکے

پھر اگر تو ایسا کرے گاتو
اس وقت تو ظالموں میں
سے ہوگا﴿۱۰۵﴾

اور اگر اللہ تجھے کوئی
تکلیف پہنچائے تو اس کے
سواکوئی تکلیف کو دور
کرنے والا نہیں اور اگر وہ
تیرے ساتھ بھلائی کا ارادہ
فرمائے تو اس کے فضل کو
کوئی رد کرنے والا نہیں ۔
اپنے بندوں میں سے جس کو
چاہتا ہے اپنا فضل پہنچاتا ہے
اور وہی بخشنے والا مہربان
ہے﴿۱۰۶﴾

تم فرماؤ: اے لوگو! تمہارے
پاس تمہارے رب کی طرف
سے حق آیا تو جو ہدایت

حاصل کرلے تو وہ اپنے
فائدے کے لئے ہی ہدایت
حاصل کررہا ہے اور جو
کوئی گمراہ ہوتا ہے تو
اپنے ہی نقصان کو گمراہ
ہوتا ہے اور میں تم پر
کوئی نگران نہیں ﴿۱۰۷﴾

اور اس وحی کی پیروی کرو
جو آپ کی طرف بھیجی
جاتی ہے اور صبر کرتے
رہو حتّٰی کہ اللہ فیصلہ فرما
دے اور وہ سب سے بہتر
فیصلہ فرمانے والا ہے﴿۱۰۸﴾

سورۃ**هُوْد**

اللہ کے نام سے شروع جو
نہایت مہربان ، رحم والاہے
-

الر‘‘، یہ ایک کتاب ہے جس
کی آیتیں حکمت بھری ہیں
پھرانہیں حکمت والے،
خبردار کی طرف سے تفصیل
سے بیان کیا گیا ہے﴿۱﴾

کہ تم صرف اللہ کی عبادت
کرو۔ بیشک میں تمہارے
لیے اس کی طرف سے ڈر
اور خوشی کی خبریں دینے
والا ہوں ﴿۲﴾

اور یہ کہ اپنے رب سے
معافی مانگو پھر اس کی
طرف توبہ کروتو وہ تمہیں
ایک مقررہ مدت تک بہت
اچھا فائدہ دے گا اور ہر
فضیلت والے کو اپنا فضل
عطا فرمائے گا اور اگر تم
منہ پھیرو تو میں تم پر
بڑے دن کے عذاب کا
خوف کرتا ہوں ﴿۳﴾

اللہ ہی کی طرف تمہارا
لوٹنا ہے اور وہ ہر شے پر
قادرہے﴿۴﴾

سن لو! بیشک وہ لوگ اپنے
سینوں کو دوہرا کرتے ہیں
تاکہ اللہ سے چھپ جائیں
سن لو! جس وقت وہ اپنے

کپڑوں سے سارا بدن
ڈھانپ لیتے ہیں اس وقت
بھی اللہ ان کا چھپا اور ظاہر
سب کچھ جانتا ہے ،بیشک
وہ دلوں کی بات جاننے والا
ہے ۵

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

پارہ ۱۲

وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ

قُرآن حکیم کابارہواں
پارہ اُردو ترجمہ
بمعہ
ہدایات، واقعات اور
شخصیات

تعارف

پارہ 12 قرآن مجید کا ایک اہم حصہ ہے جس میں مختلف موضوعات، ہدایات، واقعات اور شخصیات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ پارہ سورۃ ہُود آیت 6 سے اختتام اور سورۃ یوسف آیت 1 سے 52 پر مشتمل ہے۔ تفصیلی تعارف درج ذیل ہے:

اہم مضامین:

سورۃ ہود کا بقیہ حصہ

پیغمبروں کی قوموں کے حالات، ان کے انکار، اور اللہ کے عذاب کا ذکر کرتا ہے۔ اس میں کئی اقوام کا ذکر آتا ہے جو اللہ کے احکامات سے انحراف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئیں۔

اہم واقعات و شخصیات:

1. **قوم نوحؑ:**حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اللہ کی طرف دعوت دی، لیکن ان کی قوم نے انکار کیا۔ آخر کار، اللہ کا عذاب طوفان کی شکل میں آیا اور حضرت نوحؑ کو کشتی میں سوار مومنین کے ساتھ نجات دی گئی۔
2. **قوم عاد اور حضرت ہودؑ:**حضرت ہود علیہ السلام نے قوم عاد کو توحید کی دعوت دی، لیکن وہ اپنی طاقت اور غرور میں مبتلا رہے۔ اللہ نے ان پر تباہ کن ہوا کا عذاب نازل کیا۔

3. **قوم ثمود اور حضرت صالحؑ:**

حضرت صالح علیہ السلام کی قوم نے اللہ کی نشانی "اونٹنی" کو نقصان پہنچایا اور نافرمانی کی۔ ان پر زلزلے اور چیخ کا عذاب آیا۔

4. **قوم لوطؑ:**

حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کو بدکاری سے روکا، لیکن وہ باز نہ آئے۔ اللہ نے ان پر پتھروں کی بارش کا عذاب نازل کیا اور ان کی بستیاں الٹ دیں۔

5. **قوم شعیبؑ:**

حضرت شعیب علیہ السلام نے اہل مدین کو ناپ تول میں انصاف اور توحید کی

دعوت دی، مگر وہ انکار پر اڑے رہے۔ آخر کار ان پر اللہ کا عذاب نازل ہوا۔

اہم ہدایات:

. اللہ کے احکام کی نافرمانی پر عذاب آتا ہے۔
. نبیوں کی دعوت کا انکار قوموں کی تباہی کا سبب بنتا ہے۔
. صبر، توکل اور اللہ پر ایمان کامیابی کا راستہ ہے۔
. اللہ کی رحمت اور سزا دونوں حقیقت ہیں، لہٰذا عبرت حاصل کرنی چاہیے۔

سورۃ یوسف:

سورۃ یوسف ایک منفرد سورۃ ہے جس میں مکمل ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ اسے "احسن القصص" بہترین قصہ کہا گیا ہے۔

اہم شخصیات:

1. **حضرت یوسف علیہ السلام:**
   اللہ کے برگزیدہ نبی، جنہیں خواب میں اللہ نے ایک عظیم مقام کی بشارت دی۔
2. **حضرت یعقوب علیہ السلام:**
   حضرت یوسف علیہ السلام کے والد اور ایک عظیم پیغمبر۔

3. **یوسف کے بھائی:**
حضرت یوسفؑ کے بھائیوں نے حسد میں آکر انہیں کنویں میں پھینک دیا۔

4. **عزیز مصر:**
مصر کا حکمران جس نے یوسفؑ کو غلام بنا کر اپنے گھر میں رکھا۔

5. **عزیز کی بیوی زلیخا:**
عزیز کی بیوی نے حضرت یوسفؑ کو گناہ پر مجبور کرنا چاہا لیکن حضرت یوسفؑ پاک دامن رہے۔

6. **قیدیوں کے ساتھی:**
حضرت یوسفؑ نے قید

کے دوران دو قیدیوں کے
خوابوں کی تعبیر بتائی۔

7. **مصر کا بادشاہ:**

حضرت یوسفؑ نے بادشاہ
کے خواب کی تعبیر بیان
کی اور قحط سالی سے
بچاؤ کا منصوبہ دیا۔

اہم واقعات:

1. **خواب کی تعبیر:**

حضرت یوسفؑ نے اپنے
بچپن میں خواب دیکھا کہ
گیارہ ستارے، سورج اور
چاند انہیں سجدہ کر رہے
ہیں۔ یہ خواب ان کی
عظمت کی نشانی تھی۔

2. **کنویں میں ڈالنا:**

حسد کی بنا پر بھائیوں نے
یوسفؑ کو کنویں میں ڈال

دیا اور والد سے جھوٹ بولا۔

3. **غلامی:**
یوسفؑ کو مصر لے جایا گیا اور عزیز مصر نے انہیں خرید لیا۔

4. **زلیخا کا فتنہ:**
عزیز کی بیوی نے یوسفؑ کو بہکانے کی کوشش کی، لیکن یوسفؑ نے اللہ کے خوف سے انکار کر دیا۔

5. **قید کا واقعہ:**
یوسفؑ کو جھوٹے الزام میں قید کیا گیا۔ جیل میں انہوں نے دو قیدیوں کے خوابوں کی تعبیر بتائی۔

6. **بادشاہ کا خواب اور رہائی:**

بادشاہ نے خواب دیکھا جس کی تعبیر یوسفؑ نے بیان کی، جس کی بدولت انہیں جیل سے رہائی ملی اور مصر کے خزانے کا نگران مقرر کیا گیا۔

7. **بھائیوں سے ملاقات:**

قحط کے دوران یوسفؑ کے بھائی اناج لینے آئے اور یوسفؑ نے انہیں پہچان لیا۔ بعد میں والد حضرت یعقوبؑ اور تمام بھائی مصر آ گئے اور ان کے خواب کی تعبیر پوری ہوئی۔

اہم ہدایات:

- صبر اور تقویٰ انسان کو مشکلات سے نکال کر کامیابی عطا کرتا ہے۔
- اللہ کی تقدیر میں انسان کے لیے خیر ہوتا ہے، چاہے حالات کتنے ہی خراب کیوں نہ ہوں۔
- معافی اور درگزر اللہ کے برگزیدہ بندوں کا شیوہ ہے۔
- حسد اور جھوٹ انسان کو گمراہی کی طرف لے جاتے ہیں۔
- ایمان اور عمل صالح کے ساتھ اللہ کی نصرت ہمیشہ شامل حال رہتی ہے۔

مجموعی ہدایات پارہ 12 سے:

1. اللہ کے رسولوں کی دعوت کو قبول کرنا ضروری ہے، ورنہ عذاب کی صورت میں انجام برا ہوتا ہے۔
2. صبر، توکل اور اخلاص اللہ کی رضا کے حصول کا راستہ ہے۔
3. حسد، جھوٹ، اور فتنہ فساد معاشرے کو برباد کر دیتے ہیں۔
4. اللہ کی رحمت اور مغفرت بہت وسیع ہے، بشرطیکہ انسان توبہ کرے۔
5. امتحانات اور مشکلات زندگی کا حصہ

ہیں، لیکن ایمان والے
ہمیشہ کامیاب ہوتے ہیں۔
یہ پارہ ہمیں ایمان، صبر، اللہ
پر بھروسہ اور برائی سے
اجتناب کرنے کی ہدایت دیتا
ہے، اور انبیاء کے واقعات
سے عظیم نصیحتیں پیش کرتا
ہے۔

بارہواں پارہ

وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ : اور زمین پر
چلنے والا کوئی جاندار ایسا
نہیں جس کا رزق اللہ کے
ذمہ نہ ہو اور وہ ہرایک کے
ٹھکانے اور سپرد کئے جانے
کی جگہ کو جانتا ہے ۔ سب
کچھ ایک صاف بیان کرنے
والی کتاب میں موجود ہے ﴿۶﴾
اور وہی ہے جس نے آسمانوں
اور زمین کو چھ دن میں بنایا
اور اس کا عرش پانی پر تھا
تمہیں پیدا کیا تا کہ تمہیں
آزمائے کہ تم میں کون اچھے
عمل کرتا ہے اور اگر تم کہو:

اے لوگو! تمہیں مرنے کے بعد
اٹھایا جائے گا تو کافر ضرور
کہیں گے کہ یہ قرآن تو کھلا
جادو ہے ۷
اور اگر ہم ان سے کچھ گنتی
کی مدت تک کے لئے عذاب
میں دیر کردیں تو ضرور کہیں
گے : کس چیز نے روکا ہوا
ہے؟ خبردار! جس دن وہ عذاب
ان پر آئے گا تو ان سے پھیرا
نہیں جائے گا اور جس عذاب
کا وہ مذاق اڑاتے تھے وہی ان
کو گھیرے ہوئے ہوگا ۸
اور اگر ہم انسان کو اپنی کسی
رحمت کا مزہ دیں پھر وہ

رحمت اس سے چھین لیں
توبیشک وہ بڑا مایوس اور
ناشکرا ہوجاتا ہے ﴿۹﴾
اور اگر ہم مصیبت کے بعد جو
اسے پہنچی ہو اسے نعمت کا
مزہ دیں تو ضرور کہے گا کہ
برائیاں مجھ سے دور ہوگئیں
بیشک وہ اس وقت بہت خوش
ہونے والا، فخر و تکبر کرنے
والا ہوجاتا ہے ﴿۱۰﴾
مگر جنہوں نے صبر کیا اور
اچھے کام کیے ان کے لیے
بخشش اور بڑا ثواب ہے ﴿۱۱﴾
تو کیا تمہاری طرف جو وحی
بھیجی جاتی ہے تم اس میں

سے کچھ چھوڑ دو گے اور
اس پرتمہارا دل اس وجہ سے
تنگ ہوجائے گا کہ وہ کہتے
ہیں : ان پر کوئی خزانہ کیوں
نہیں اترتا یا ان کے ساتھ کوئی
فرشتہ کیوں نہیں آتا؟ تم تو ڈر
سنانے والے ہو ، اور اللہ ہر
چیز پر نگہبان ہے ﴿۱۲﴾
کیا یہ کہتے ہیں : یہ قرآن نبی
نے خود ہی بنالیا ہے۔ تم فرماؤ:
اگر یہ بات ہے تو تم بھی
ایسی بنائی ہوئی دس سورتیں
لے آؤ اور اگر تم سچے ہو تو
اللہ کے سوا جو مل سکیں سب
کو بلالو ﴿۱۳﴾

تو اگر وہ تمہاری اس بات کا
جواب نہ دے سکیں تو سمجھ
لو کہ وہ اللہ کے علم ہی سے
اتارا گیا ہے اور جان لو کہ اس
کے سوا کوئی معبود نہیں تو
کیااب تم مانو گے ﴿۱۴﴾
جو دنیا کی زندگی اوراس کی
زینت چاہتا ہو توہم دنیا میں
انہیں ان کے اعمال کا پورا بدلہ
دیں گے اور انہیں دنیا میں کچھ
کم نہ دیا جائے گا ﴿۱۵﴾
یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے
آخرت میں آگ کے سوا کچھ
نہیں اور دنیا میں جو کچھ
انہوں نے کیا وہ سب برباد

ہوگیا اور ان کے اعمال باطل
ہیں ﴿۱۶﴾
تو کیا وہ جو اپنے رب کی
طرف سے روشن دلیل پر ہو
اور اللہ کی طرف سے اس پر
ایک گواہ آئے اور اس سے
پہلے موسیٰ ؑ کی
کتاب ہوجو پیشوا اور رحمت
ہے ۔ وہ لوگ اس پر ایمان
لاتے ہیں اور تمام گروہوں میں
سے جو اس کا انکار کرے
توآگ اس کا وعدہ ہے۔ تو اے
سننے والے!تجھے اس کے
بارے میں کوئی شک نہ
ہو۔بیشک یہ تیرے رب کی

طرف سے حق ہے لیکن اکثر
لوگ ایمان نہیں لاتے ﴿۱۷﴾
اور اس سے بڑھ کر ظالم کون
جو اللہ پر جھوٹ باندھے؟ یہ
لوگ اپنے رب کے حضور
پیش کیے جائیں گے اور گواہی
دینے والے کہیں گے: یہی وہ
لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب
پر جھوٹ بولا تھا۔ خبردار!
ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو ﴿۱۸﴾
وہ جو اللہ کی راہ سے روکتے
ہیں اور اس میں ٹیڑھا پن تلاش
کرتے ہیں اور وہی لوگ آخرت
کا انکار کرنے والے ہیں ﴿۱۹﴾

وہ زمین میں عاجز کرنے
والے نہیں ہیں اوراللہ کے سوا
ان کے کوئی مددگار بھی نہیں
ہیں ۔ ان کے لئے عذاب کو
کئی گنا بڑھا دیا جائے گا۔ وہ
نہ تو سن سکتے تھے اور نہ
دیکھتے تھے ﴿۲۰﴾
یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے
اپنی جانوں کو خسارے میں
ڈال دیا اور ان سے ان کے
بہتان گم ہوگئے ﴿۲۱﴾
یہ لوگ لازمی طور پر آخرت
میں سب سے زیادہ نقصان میں
ہوں گے ﴿۲۲﴾

بیشک جو ایمان لائے اور
انہوں نے اچھے عمل کئے
اورانہوں نے اپنے رب کی
طرف رجوع کیا تو یہی لوگ
جنتی ہیں ،وہ اس میں ہمیشہ
رہیں گے﴿۲۳﴾
دونوں فریقوں کا حال ایسا ہے
جیسے ایک اندھا اور بہرا ہو
اور دوسرا دیکھنے والا اور
سننے والا۔کیا ان دونوں کی
حالت برابر ہے؟ تو کیا تم
نصیحت نہیں مانتے؟﴿۲۴﴾
اور بے شک ہم نے نوحؑ
کو اس کی قوم کی طرف بھیجا
انہوں نے فرمایا میں تمہارے

لیے صریح ڈر سنانے والا ہوں
﴿۲۵﴾
کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت
نہ کرو ۔بیشک میں تم پر ایک
دردناک دن کے عذاب کا خوف
کرتا ہوں﴿۲۶﴾
تو اس کی قوم کے کافر سردار
کہنے لگے : ہم تو تمہیں اپنے
ہی جیسا آدمی سمجھتے ہیں
اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ
تمہاری پیروی صرف ہمارے
سب سے کمینے لوگوں نے
سرسری نظر دیکھ کر بغیر
سوچے سمجھے کرلی ہے اور
ہم تمہارے لئے اپنے اوپر

کوئی فضیلت نہیں پاتے بلکہ ہم
تمہیں جھوٹا خیال کرتے ہیں
(۲۷)
فرمایا: اے میری قوم!بھلا بتاؤ
کہ اگر میں اپنے رب کی
طرف سے دلیل پر ہوں اور
اس نے مجھے اپنے پاس سے
رحمت عطا فرمائی ہو پھر تم
خود ہی اسے دیکھنے سے
اندھے رہو تو کیا میں تمہیں
اس کوقبول کرنے پر مجبور
کروں حالانکہ تم اسے ناپسند
کرتے ہو؟(۲۸)
اور اے قوم! میں تم سے اس
پر کوئی مال نہیں مانگتا، میرا

اجر تو اللہ ہی پر ہے اور میں
مسلمانوں کو دور نہیں کروں
گا بیشک یہ اپنے رب سے
ملنے والے ہیں لیکن میں تم
لوگوں کو بالکل جاہل قوم
سمجھتا ہوں﴿۲۹﴾
اور اے میری قوم! اگر میں
انہیں دور کردوں تو مجھے اللہ
سے کون بچائے گا ؟ تو کیا تم
نصیحت حاصل نہیں
کرتے؟﴿۳۰﴾
اور میں تم سے نہیں کہتا کہ
میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں
اور نہ یہ کہ میں خود ہی غیب
جان لیتا ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں

کہ میں فرشتہ ہوں اور میں ان
غریب مسلمانوں کے بارے میں
جنہیں تمہاری نگاہیں حقیر
سمجھتی ہیں یہ نہیں کہتا کہ اللہ
ہرگز انہیں کوئی بھلائی نہیں
دے گا۔ اللہ خوب جانتا ہے جو
ان کے دلوں میں ہے ۔اگر میں
ایسی بات کہوں تو ضرور میں
ظالموں میں سے ہوں گا﴿۳۱﴾

انہوں نے کہا: اے نوحؑ! تم نے
ہم سے جھگڑا کیا اور بہت
زیادہ جھگڑا کرلیا ہے تو اگر
تم سچے ہو تو وہ عذاب لے آؤ
جس کی وعیدیں تم ہمیں دیتے
رہتے ہو﴿۳۲﴾

حضرت نوح نؑے فرمایا: وہ
عذاب تمہارے اوپر اللہ ہی
لائے گا اگر وہ چاہے گا اور تم
اللہ کو عاجز نہیں
کرسکوگے ﴿۳۳﴾
اور اگر میں تمہاری خیرخواہی
کرنا چاہوں تو تب بھی میری
نصیحت تمہیں نفع نہیں دے گی
اگر اللہ تمہیں گمراہ کرنا چاہتا
ہو۔ وہ تمہارا رب ہے اور اسی
کی طرف تم لوٹائے جاؤ
گے ﴿۳۴﴾
کیا یہ کہتے ہیں کہ یہ اس نے
خود ہی بنالیا ہے ۔ تم فرماؤ:
اگر میں نے بنا بھی لیا ہو تو

میرا جرم صرف مجھ پر ہے
اور میں تمہارے جرم سے
بیزار ہوں ﴿۳۵﴾
اور نوح ؑکی طرف وحی بھیجی
گئی کہ تمہاری قوم میں سے
مسلمان ہوجانے والوں کے
علاوہ کوئی اور اب مسلمان
نہیں ہوگاتو تم اس پر غم نہ
کھاؤ جو یہ کررہے ہیں ﴿۳۶﴾
اور ہمارے سامنے اور ہمارے
حکم سے کشتی بناؤ اور اب
ظالموں کے بارے میں مجھ
سے بات نہ کرنا۔ بیشک انہیں
ضرور غرق کیا جائے گا﴿۳۷﴾

اور نوح کشتی بناتے رہے اور
ان کی قوم کے سرداروں میں
سے جب کبھی کوئی ان کے
پاس سے گزرتا تو ان کا مذاق
اڑاتا۔ نوحؑ نےفرمایا: اگر تم
ہمارے اوپر ہنستے ہو تو ایک
وقت ہم بھی تم پر ایسے ہی
ہنسیں گے جیسے تم ہنستے
ہو ﴿۳۸﴾
تو عنقریب تمہیں پتہ چل جائے
گا کہ کس پر وہ عذاب آتا ہے
جو اسے ذلیل و رسوا کردے
گا اور کس پر ہمیشہ رہنے والا
عذاب اترتا ہے ﴿۳۹﴾

یہاں تک کہ جب ہمارا حکم
آگیا اور تنور اُبلنے لگا تو ہم
نے فرمایا: ہر جنس میں سے
نر اور مادہ کا ایک ایک جوڑا
اور جن پر عذاب کی بات
پہلے طے ہوچکی ہے ان کے
سوا اپنے گھروالوں کو اور اہلِ
ایمان کو کشتی میں سوار کرلو
اور ان کے ساتھ تھوڑے لوگ
ہی ایمان لائے تھے ﴿۴۰﴾
اور نوح ؑنے فرمایا: اس میں
سوار ہو جاؤ۔ اس کا چلنا اور
اس کا ٹھہرنا اللہ ہی کے نام پر
ہے۔ بیشک میرا رب ضرور
بخشنے والا مہربان ہے ﴿۴۱﴾

اور وہ کشتی انہیں پہاڑ جیسی
موجوں کے درمیان لے کر چل
رہی تھی اور نوح ؑنے اپنے
بیٹے کو پکارا اور وہ اس
کشتی سے باہر ایک کنارے پر
تھا : اے میرے بیٹے! تو
ہمارے ساتھ سوار ہوجا اور
کافروں کے ساتھ نہ ہو (۴۲)
بیٹے نے کہا: میں ابھی کسی
پہاڑ کی پناہ لے لیتا ہوں وہ
مجھے پانی سے بچالے گا۔
نوح ؑنے فرمایا: آج اللہ کے
عذاب سے کوئی بچانے والا
نہیں مگر وہی بچے گا جس پر
وہ رحم فرمادے اور ان کے

درمیان میں لہرحائل ہوگئی تو
وہ بھی غرق کئے جانے والوں
میں سے ہوگیا﴿۴۳﴾
اور حکم فرمایا گیا کہ اے
زمین! اپنا پانی نگل جا اور اے
آسمان! تھم جا اور پانی خشک
کردیا گیا اور کام تمام ہوگیا اور
وہ کشتی جودی پہاڑ پر
ٹھہرگئی اور فرما دیا گیا:
ظالموں کے لئے دوری
ہے﴿۴۴﴾
اور نوح ؑنے اپنے رب کو
پکارا تو عرض کی: اے میرے
رب! میرا بیٹا بھی تو میرے
گھر والوں میں سے ہے اور

بیشک تیرا وعدہ سچا ہے اور
تو سب سے بڑا حاکم ہے ﴿۴۵﴾
۔ اللہ نے فرمایا: اے نوحؑ!
بیشک وہ تیرے گھر والوں میں
ہرگز نہیں ، بیشک اس کا عمل
اچھا نہیں ، پس تم مجھ سے
اس بات کا سوال نہ کرو جس
کا تجھے علم نہیں ۔ میں تجھے
نصیحت فرماتا ہوں کہ تو ان
لوگوں میں سے نہ ہو جو
جانتے نہیں ﴿۴۶﴾
عرض کی: اے میرے رب !
میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ تجھ
سے وہ چیز مانگوں جس کا
مجھے علم نہیں اور اگر تو

میری مغفرت نہ فرمائے اور
مجھ پر رحم نہ فرمائے تو میں
نقصان اٹھانے والوں میں سے
ہوجاؤں گا ﴿۴۷﴾
فرمایا گیا: اے نوحؑ! ہماری
طرف سے اس سلامتی اور ان
برکتوں کے ساتھ کشتی سے
اتر و جو تم پر اور تمہارے
ساتھیوں کی جماعتوں پر ہیں
اور کچھ جماعتیں ایسی ہیں
جنہیں ہم فائدے دیں گے پھر
انہیں ہماری طرف سے
دردناک عذاب پہنچے گا ﴿۴۸﴾
یہ کچھ غیب کی خبریں ہیں جو
ہم تمہاری طرف وحی کرتے

ہیں ۔ اس سے پہلے نہ تم انہیں
جانتے تھے اور نہ تمہاری قوم
جانتی تھی تو تم صبر کرو
بیشک اچھا انجام پرہیزگاروں
کے لئے ہے ﴿۴۹﴾
اور عاد کی طرف ان کے ہم
قوم ہود کوبھیجا۔ فرمایا: اے
میری قوم! اللہ کی عبادت کرو،
اس کے سوا تمہارا کوئی معبود
نہیں ، تم تو صرف بہتان
لگانے والے ہو ﴿۵۰﴾
اے میری قوم! میں اس پر تم
سے کوئی اجرت نہیں مانگتا۔
میرا اجر تو اسی کے ذمہ ہے

جس نے مجھے پیدا کیا ۔تو کیا
تمہیں عقل نہیں ؟(۵۱)
اور اے میری قوم! تم اپنے رب
سے معافی مانگو پھر اس کی
بارگاہ میں توبہ کرو تووہ تم
پرموسلا دھار بارش بھیجے گا
اور تمہاری قوت کے ساتھ
مزید قوت زیادہ کرے گا اور تم
مجرم بن کر منہ نہ پھیرو(۵۲)
انہوں نے کہا: اے ہود! تم
ہمارے پاس کوئی دلیل لے کر
نہیں آئے اور ہم صرف
تمہارے کہنے سے اپنے
خداؤں کو چھوڑنے والے نہیں

ہیں اور نہ ہی تمہاری بات پر
یقین کرنے والے ہیں ﴿۵۳﴾
ہم توصرف یہ کہتے ہیں کہ
ہمارے کسی معبود نے تم پر
کوئی برائی پہنچا دی ہے۔ ہود
نے فرمایا: میں اللہ کو گواہ بناتا
ہوں اور تم سب بھی گواہ
ہوجاؤ کہ میں ان سب سے
بیزار ہوں جنہیں تم اللہ کے سوا
اس کا شریک ٹھہراتے ہو ﴿۵۴﴾
تم سب مل کر میرے اوپر داؤ
چلاؤ پھر مجھے مہلت نہ دو
﴿۵۵﴾
میں نے اللہ پر بھروسہ کرلیا
ہے جو میرا اور تمہارا رب ہے

- زمین پر چلنے والا کوئی
جاندار ایسا نہیں جس کی
پیشانی اس کے قبضہِ قدرت
میں نہ ہو۔ بیشک میرا رب
سیدھے راستہ پر ملتا ہے ﴿۵۶﴾
پھر اگر تم منہ پھیرو تو میں
تمہیں اُس کی تبلیغ کرچکا ہوں
جس کے ساتھ مجھے تمہاری
طرف بھیجا گیا تھا اور میرا
رب تمہاری جگہ دوسروں کو
لے آئے گا اور تم اس کا کچھ
نہ بگاڑ سکو گے بیشک میرا
رب ہر شے پر نگہبان ہے ﴿۵۷﴾
اور جب ہمارا حکم آگیا توہم
نے اپنی رحمت کے ساتھ ہودؑ

اور اس کے ساتھ والے
مسلمانوں کو بچالیا اور انہیں
سخت عذاب سے نجات
دی ﴿۵۸﴾
اور یہ عاد ہیں جنہوں نے اپنے
رب کی آیتوں کا انکار کیا اور
اس کے رسولوں کی نافرمانی
کی اور ہر بڑے سرکش ہٹ
دھرم کے کہنے پر چلے ﴿۵۹﴾
اور اِس دنیا میں اور قیامت
کے دن ان کے پیچھے لعنت
لگادی گئی۔ سن لو! بیشک عاد
نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا
۔ سن لو! ہودؑ کی قوم
(عاد)دفع ہوئی ﴿۶۰﴾

اور ثمود کی طرف ان کے ہم
قوم صا لح کوبھیجا۔ فرمایا: اے
میری قوم! اللہ کی عبادت کرو،
اس کے سوا تمہارا کوئی معبود
نہیں اس نے تمہیں زمین سے
پیدا کیا اور اسی میں تمہیں آباد
کیا تو اس سے معافی مانگو
پھر اس کی طرف رجوع کرو ۔
بیشک میرا رب قریب ہے ،دعا
سننے والا ہے(۶۱)
انہوں نے کہا: اے صا لحؑ! اس
سے پہلے تم ہمارے درمیان
ایسے تھے کہ تم سے بڑی
امیدیں وابستہ تھیں ۔ کیا تم ہمیں
اُن کی عبادت کرنے سے منع

کرتے ہو جن کی عبادت
ہمارے باپ دادا کرتے رہے
اور بیشک جس کی طرف تم
ہمیں بلارہے ہو اس کی طرف
سے تو ہم بڑے دھوکے میں
ڈالنے والے شک میں ہیں﴿۶۲﴾
فرمایا: اے میری قوم! بھلا بتاؤ
کہ اگر میں اپنے رب کی
طرف سے روشن دلیل پر ہوں
اور اس نے مجھے اپنے پاس
سے رحمت عطا فرمائی ہو تو
اگر میں اس کی نافرمانی کروں
تو مجھے اس سے کون بچائے
گا ؟ تم نقصان پہنچانے کے

سوا میراکچھ اور نہیں بڑھاؤ
گے ﴿۶۳﴾
اور اے میری قوم! یہ تمہارے
لئے نشانی کے طور پر اللہ کی
اونٹنی ہے تو اسے چھوڑ دو
تاکہ یہ اللہ کی زمین میں کھاتی
رہے اور اسے برائی کے ساتھ
ہاتھ نہ لگانا ورنہ قریب کا
عذاب تمہیں پکڑ لے گا ﴿۶۴﴾
تو انہوں نے اس کے پاؤں کی
پچھلی جانب کے اوپر والی
ٹانگوں کی رگیں کاٹ دیں تو
صا لحؑ نے فرمایا: تم اپنے
گھرو ں میں تین دن مزید فائدہ

اٹھالو۔ یہ ایک وعدہ ہے جو
جھوٹا نہ ہوگا ﴿۶۵﴾
پھر جب ہمارا حکم آیا توہم نے
صا لح اُور اس کے ساتھ والے
مسلمانوں کو اپنی رحمت کے
ذریعے بچا لیا اور اس دن کی
رسوائی سے بچالیا ۔ بیشک
تمہارا رب بڑی قوت والا،
غلبے والا ہے ﴿۶۶﴾
اور ظالموں کو چنگھاڑ نے
پکڑ لیا تو وہ صبح کے وقت
اپنے گھروں میں گھٹنوں کے
بل پڑے رہ گئے ﴿۶۷﴾
گویا وہ کبھی یہاں رہتے ہی نہ
تھے۔ سن لو! بیشک قومِ ثمود

نے اپنے رب کا انکار کیا۔
خبردار! لعنت ہو قومِ ثمود
پر ﴿۶۸﴾
اور بیشک ہمارے فرشتے
ابراہیم ؑکے پاس خوشخبری لے
کر آئے ۔انہوں نے ’’سلام‘‘ کہا
تو ابراہیم ؑنے ’’سلام‘‘ کہا۔ پھر
تھوڑی ہی دیر میں ایک بھنا
ہوا بچھڑا لے آئے ﴿۶۹﴾
پھر جب دیکھا کہ ان فرشتوں
کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں
بڑھ رہے تو ان سے وحشت
ہوئی اور ان کی طرف سے
خوف محسوس کیا۔ انہوں نے
کہا: آپ نہ ڈریں ۔بیشک ہم قومِ

لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں ﴿۷۰﴾

اور ان کی بیوی وہاں کھڑی تھی تو وہ ہنسنے لگی تو ہم نے اسے اسحاقؑ کی اور اسحاقؑ کے پیچھے یعقوبؑ کی خوشخبری دی ﴿۷۱﴾

کہا: ہائے تعجب! کیا میرے ہاں بیٹا پیدا ہوگا حالانکہ میں تو بوڑھی ہوں اور یہ میرے شوہر بھی بہت زیادہ عمر کے ہیں - بیشک یہ بڑی عجیب بات ہے ﴿۷۲﴾

فرشتوں نے کہا: کیا تم اللہ کے
کام پر تعجب کرتی ہو؟ اے
گھر والو! تم پر اللہ کی رحمت
اور اس کی برکتیں ہوں -
بیشک وہی سب خوبیوں والا،
عزت والا ہے ﴿۷۳﴾
پھر جب ابراہیمؑ سے خوف
زائل ہوگیا اور اس کے پاس
خوشخبری آگئی تو ہم سے قومِ
لوط کے بارے میں جھگڑنے
لگے ﴿۷۴﴾
بیشک ابراہیم بُڑے تحمل والا ،
نرم دل، رجوع کرنے والا
ہے ﴿۷۵﴾

- ہم نے فرمایا اے ابراہیمؑ ! اس
بات سے کنارہ کشی کرلیجیے
، بیشک تیرے رب کا حکم
آچکا ہے اور بیشک ان پرایسا
عذاب آنے والا ہے جو پھیرا نہ
جائے گا﴿۷۶﴾
اور جب لوطؑ کے پاس ہمارے
فرشتے آئے توان کی وجہ سے
لوطؑ غمگین ہوئے اور ان کا
دل تنگ ہوا اور فرمانے لگے
یہ بڑا سخت دن ہے﴿۷۷﴾
اور ان کے پاس ان کی قوم
دوڑتی ہوئی آئی اور وہ لوگ
پہلے ہی سے برے کاموں کے
عادی تھے۔ لوطؑ نے فرمایا:

اے میری قوم! یہ میری قوم کی
بیٹیاں ہیں یہ تمہارے لیے
پاکیزہ ہیں تو اللہ سے ڈرو اور
مجھے میرے مہمانوں میں
رسوا نہ کرو۔ کیا تم میں کوئی
ایک آدمی بھی نیک کردار
والانہیں ؟(۷۸)
انہوں نے کہا: تمہیں معلوم ہے
کہ تمہاری قوم کی بیٹیوں میں
ہمارے لئے کوئی حاجت نہیں
اور تم ضرور جانتے ہو جو ہم
چاہتے ہیں(۷۹)
لوط ؑنے فرمایا: اے کاش!
تمہارے مدِمقابل میرے پاس
کوئی قوت ہوتی یا میں کسی

مضبوط سہارے کی پناہ لے
سکتا ﴿۸۰﴾
فرشتوں نے عرض کی: اے
لوطؑ! ہم تمہارے رب کے
بھیجے ہوئے ہیں ۔ یہ لوگ آپ
تک ہر گز نہیں پہنچ سکیں گے
تو آپ اپنے گھر والوں کو
راتوں رات لے جائیں اور تم
میں کوئی پیٹھ پھیر کر نہ
دیکھے سوائے تیری بیوی
کے۔ بیشک اسے بھی وہی
عذاب پہنچنا ہے جو ان کافروں
کو پہنچے گا بیشک ان کا وعدہ
صبح کے وقت کا ہے۔ کیا
صبح قریب نہیں ؟﴿۸۱﴾

پھر جب ہمارا حکم آیا توہم نے
اس بستی کے اوپرکے حصے
کو اس کا نیچے کا حصہ کردیا
اور اس پر لگاتار کنکر کے
پتھر برسائے ﴿۸۲﴾
جن پر تیرے رب کی طرف
سے نشان لگے ہوئے تھے اور
وہ پتھر ظالموں سے کچھ دور
نہیں ﴿۸۳﴾
اور مدین کی طرف ان کے ہم
قوم شعیب کو بھیجا۔ انہوں نے
کہا :اے میری قوم !اللہ کی
عبادت کرو، اس کے سوا
تمہاراکوئی معبود نہیں اور ناپ
اور تول میں کمی نہ کرو۔

بیشک میں تمہیں خوشحال دیکھ
رہا ہوں اور بیشک مجھے تم
پر گھیر لینے والے دن کے
عذاب کا ڈر ہے ﴿۸۴﴾
اور اے میری قوم !انصاف کے
ساتھ ناپ اور تول پوراکرو اور
لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا
کر نہ دو اور زمین میں فساد نہ
پھیلاتے پھرو ﴿۸۵﴾
اللہ کا دیا ہوا جو بچ جائے وہ
تمہارے لیے بہتر ہے اگر
تمہیں یقین ہو اور میں تم پر
کوئی نگہبان نہیں ﴿۸۶﴾
۔ قوم نے کہا: اے شعیبؑ! کیا
تمہاری نماز تمہیں یہ حکم

دیتی ہے کہ ہم اپنے باپ دادا
کے خداؤں کو چھوڑ دیں یا
اپنے مال میں اپنی مرضی کے
مطابق عمل نہ کریں ۔ واہ
بھئی! تم تو بڑے عقلمند، نیک
چلن ہو ﴿۸۷﴾
شعیبؑ نے فرمایا: اے میری
قوم! بھلا بتاؤ کہ اگر میں اپنے
رب کی طرف سے ایک روشن
دلیل پر ہوں او راس نے
مجھے اپنے پاس سے اچھی
روزی دی ہوتو میں کیوں نہ
تمہیں سمجھاؤں اور میں نہیں
چاہتا کہ جس بات سے میں
تمہیں منع کرتا ہوں خود اس

کے خلاف کرنے لگوں ، میں
تو صرف اصلاح چاہتا ہوں
جتنی مجھ سے ہوسکے اور
میری توفیق اللہ ہی کی مدد
سے ہے میں نے اسی پر
بھروسہ کیا اور میں اسی کی
طرف رجوع کرتا ہوں (۸۸)
اور اے میری قوم! میری
مخالفت تم سے یہ نہ کروا دے
کہ تم پر بھی اسی طرح کا
عذاب آپہنچے جو نوح ؑکی قوم
یا ہود کی قوم یا صالح ؑکی قوم
پر آیا تھا اور لوط ؑکی قوم تو تم
سے کوئی دور بھی نہیں
ہے (۸۹)

اور اپنے رب سے معافی چاہو
پھر اس کی طرف رجوع لاؤ،
بیشک میرا رب بڑامہربان
،محبت والا ہے﴿۹۰﴾
انہوں نے کہا: اے شعیبؑ!
تمہاری زیادہ تر باتیں تو ہماری
سمجھ میں نہیں آرہیں اور
بیشک ہم تمہیں اپنے درمیان
کمزور دیکھتے ہیں اور اگر
تمہارا قبیلہ نہ ہوتا تو ہم تمہیں
پتھروں سے مارتے اور تم
ہمارے نزدیک کوئی معزز
آدمی نہیں ہو﴿۹۱﴾
شعیب ؑنے فرمایا: اے میری
قوم ! کیا تم پر میرے قبیلے کا

دباؤ اللہ سے زیادہ ہے اور
اسے تم نے اپنی پیٹھ کے
پیچھے ڈال رکھا ہے بیشک
میرا رب تمہارے تمام اعمال
کو گھیرے ہوئے ہے ﴿۹۲﴾
اور اے میری قوم! تم اپنی جگہ
اپنا کام کیے جا ؤ، میں اپنا کام
کرتا ہوں ۔ عنقریب تم جان جاؤ
گے کہ رسوا کردینے والا
عذاب کس پر آتا ہے اور کون
جھوٹا ہے اور تم انتظار کرو
میں بھی تمہارے ساتھ انتظار
میں ہوں ﴿۹۳﴾
اور جب ہمارا حکم آیا توہم نے
شعیب اور اس کے ساتھ کے

مسلمانوں کو اپنی رحمت سے
بچالیا اور ظالموں کو خوفناک
چیخ نے پکڑ لیا تو وہ صبح
کے وقت اپنے گھروں میں
گھٹنوں کے بل پڑے رہ
گئے ﴿۹۴﴾
گویا وہ کبھی وہاں رہتے ہی نہ
تھے۔ خبردار! دور ہوں مدین
والے جیسے قومِ ثمود دور
ہوئی ﴿۹۵﴾
اور بیشک ہم نے موسیٰ کو
اپنی آیتوں اور روشن غلبے
کے ساتھ بھیجا ﴿۹۶﴾
فرعون اور ا س کے درباریوں
کی طرف تو انہوں نے فرعون

کی پیروی کی حالانکہ فرعون
کا کام بالکل درست نہ تھا﴿۹۷﴾
۔ فرعون قیامت کے دن اپنی
قوم کے آگے ہوگا پھر انہیں
دوزخ میں لا اتارے گا اور وہ
اترنے کا کیا ہی برا گھاٹ
ہے﴿۹۸﴾
اوراس دنیا میں اور قیامت کے
دن ان کے پیچھے لعنت لگادی
گئی ۔ کیا ہی برا انعام ہے جو
انہیں ملا﴿۹۹﴾
یہ بستیوں کی خبریں ہیں جو ہم
تمہیں سناتے ہیں ان میں سے

کوئی ابھی قائم ہے اور کوئی
کاٹ دی گئی ﴿۱۰۰﴾
اور ہم نے ان پر ظلم نہ کیا
بلکہ خود انہوں نے اپنی جانوں
پر ظلم کیا تو اللہ کے سوا جن
معبودوں کی عبادت کرتے
تھے وہ ان کے کچھ کام نہ
آئے جب تیرے رب کا حکم آیا
اور انہوں نے ان کے نقصان
میں ہی اضافہ کیا ﴿۱۰۱﴾
اور تیرے رب کی گرفت ایسی
ہی ہوتی ہے جب وہ بستیوں کو
پکڑتا ہے جبکہ وہ بستی والے
ظالم ہوں بیشک اس کی پکڑ
بڑی شدید دردناک ہے ﴿۱۰۲﴾

بیشک اس میں اُس کیلئے
نشانی ہے جو آخرت کے عذاب
سے ڈرے۔ وہ ایسا دن ہے جس
میں سب لوگ اکٹھے ہوں گے
اور وہ دن ایسا ہے جس میں
ساری مخلوق موجود
ہوگی﴿۱۰۳﴾
اور ہم اسے پیچھے نہیں ہٹاتے
مگر ایک گنی ہوئی مدت کے
لئے﴿۱۰۴﴾
جب وہ دن آئے گا توکوئی
شخص اللہ کے حکم کے بغیر
کلام نہ کرسکے گا تو ان میں
کوئی بدبخت ہوگا اور کوئی
خوش نصیب ہوگا﴿۱۰۵﴾

تو جو بدبخت ہوں گے وہ تو
دوزخ میں ہوں گے، وہ اس
میں گدھے کی طرح چلائیں
گے ﴿۱۰۶﴾
وہ اس میں تب تک رہیں گے
جب تک آسمان و زمین رہیں
گے مگر جو تمہارا رب چاہے
بیشک تمہارا رب جو چاہتا ہے
وہی کرنے والا ہے ﴿۱۰۷﴾
اور وہ جو خوش نصیب ہوں
گے وہ جنت میں ہوں گے۔
ہمیشہ اس میں رہیں گے جب
تک آسمان و زمین رہیں گے
مگر جو تمہارا رب چاہے یہ

ایسی بخشش ہے جو کبھی ختم
نہ ہوگی ﴿۱۰۸﴾
تو ان بتوں کی عبادت کرنے
والوں کے بارے میں شک میں
نہ پڑنا۔ یہ ویسے ہی عبادت
کرتے ہیں جیسے پہلے ان کے
باپ داداعبادت کیا کرتے تھے
اور بیشک ہم انہیں ان کا پورا
پوراحصہ دیں گے جس میں
کوئی کمی نہیں ہوگی﴿۱۰۹﴾
اور بیشک ہم نے موسیٰؑ کو
کتاب دی تواس میں اختلاف کیا
گیا اوراگر تمہارے رب کی
ایک بات پہلے طے نہ ہوچکی
ہوتی تو ان کا فیصلہ کردیا جاتا

اور بیشک وہ لوگ اس کی
طرف سے دھوکے میں ڈالنے
والے شک میں ہیں ﴿۱۱۰﴾
اور بیشک ان سب کو تمہارا
رب ان کے اعمال کا پورا پورا
بدلہ دے گا۔ بیشک وہ ان کے
تمام اعمال سے خبردار
ہے ﴿۱۱۱﴾
تو تم ثابت قدم رہو جیسا تمہیں
حکم دیا گیا ہے اور جو
تمہارے ساتھ رجوع کرنے والا
ہے اور اے لوگو! تم سرکشی
نہ کرو بیشک وہ تمہارے کام
دیکھ رہا ہے ﴿۱۱۲﴾

اور ظالموں کی طرف نہ
جھکوورنہ تمہیں آگ چھوئے
گی اور اللہ کے سوا تمہارا
کوئی حما یتی نہیں پھر تمہاری
مدد نہیں کی جائے گی﴿۱۱۳﴾
اور دن کے دونوں کناروں اور
رات کے کچھ حصے میں نماز
قائم رکھو ۔بیشک نیکیاں
برائیوں کو مٹا دیتی ہیں ، یہ
نصیحت ماننے والوں کیلئے
نصیحت ہے﴿۱۱۴﴾
اور صبر کرو کیونکہ اللہ نیکی
کرنے والے کا اجر ضائع نہیں
کرتا﴿۱۱۵﴾

توتم سے پہلی گزری ہوئی
قوموں میں سے کچھ ایسے
فضیلت والے لوگ کیوں نہ
ہوئے جو زمین میں فساد
کرنے سے منع کرتے البتہ ان
میں تھوڑے سے ایسے تھے
جنہیں ہم نے نجات دی اور
ظالم لوگ اسی عیش و عشرت
کے پیچھے پڑے رہے جو
انہیں دیا گیا اور وہ مجرم
تھے ﴿۱۱۶﴾
اور تمہارا رب ایسا نہیں کہ
بستیوں کوبلا وجہ ہلاک کردے
حالانکہ ان کے رہنے والے
اچھے لوگ ہوں ﴿۱۱۷﴾

اور اگرتمہارا رب چاہتا تو سب
آدمیوں کو ایک ہی امت بنادیتا
اور لوگ ہمیشہ اختلاف میں
رہیں گے ﴿۱۱۸﴾
البتہ جن پر تمہارے رب نے
رحم کیا اور اللہ نے انہیں اسی
کے لئے پیدا فرمایا ہے اور
تمہارے رب کی بات پوری
ہوچکی کہ بیشک میں ضرور
جہنم کو جنوں اور انسانوں
سے ملا کربھر دوں گا ﴿۱۱۹﴾
اور رسولوں کی خبروں میں
سے ہم سب تمہیں سناتے ہیں
جس سے تمہا رے دل کو قوت
دیں اور اس سورت میں

تمہارے پاس حق آیا اور
مسلمانوں کے لئے وعظ و
نصیحت آئی ﴿۱۲۰﴾
اور تم ایمان نہ لانے والوں
سے فرماؤ : تم اپنی جگہ کام
کئے جاؤ ،ہم اپنا کام کرتے ہیں
﴿۱۲۱﴾
اور تم انتظار کرو، بیشک ہم
بھی منتظر ہیں ﴿۱۲۲﴾
اور آسمانوں اور زمین کے
غیب اللہ ہی کے لیے ہیں اور
اسی کی طرف ہر کام لوٹایا
جاتا ہے تو اس کی عبادت کرو
اور اس پر بھروسہ رکھو اور

تمہارا رب تمہارے کاموں
سے غافل نہیں ﴿۱۲۳﴾

سورۃ یُوسُف

اللہ کے نام سے شروع جو
نہایت مہربان ، رحم والاہے ۔
’الر‘‘، یہ روشن کتاب کی
آیتیں ہیں ﴿١﴾
بیشک ہم نے اس قرآن کو
عربی میں نازل فرمایا تا کہ تم
سمجھو ﴿٢﴾
ہم نے تمہاری طرف اس قرآن
کی وحی بھیجی اس کے
ذریعے ہم تمہارے سامنے سب
سے اچھا واقعہ بیان کرتے ہیں
اگرچہ اس سے پہلے تم یقینا
اس سے بے خبر تھے ﴿٣﴾

یاد کرو جب یوسف ؑنے اپنے با
پ سے کہا: اے میرے باپ!
میں نے گیارہ ستاروں اور
سورج اور چاند کو دیکھا ، میں
نے انہیں اپنے لئے سجدہ
کرتے ہوئے دیکھا ﴿۴﴾
فرمایا: اے میرے بچے! اپنا
خواب اپنے بھائیوں کے
سامنے بیان نہ کرنا ورنہ
تمہارے خلاف کوئی سازش
کریں گے ۔بیشک شیطان آدمی
کا کھلا دشمن ہے ﴿۵﴾
اور اسی طرح تیرا رب تمہیں
منتخب فرمالے گااور تجھے
باتوں کا انجام نکا لنا سکھائے

گا اور تجھ پر اور یعقوبؑ کے
گھر والوں پراپنا احسان مکمل
فرمائے گا جس طرح اس نے
پہلے تمہارے باپ دادا
ابراہیم ؑاور اسحاقؑ پر اپنی
نعمت مکمل فرمائی بیشک تیرا
رب علم والا،حکمت والا
ہے ﴿۶﴾
بیشک یوسف ؑاور اس کے
بھائیوں کے واقعے میں
پوچھنے والوں کے لیے
نشانیاں ہیں ﴿۷﴾
یاد کرو جب بھائی بولے
:بیشک یوسفؑ اور اس کا سگا
بھائی ہمارے باپ کو ہم سے

زیادہ محبوب ہیں حالانکہ ہم
ایک جماعت ہیں بیشک ہمارے
والد کھلی محبت میں ڈوبے
ہوئے ہیں ﴿۸﴾
یوسف کو مار ڈالو یا کہیں
زمین میں پھینک آؤ تاکہ
تمہارے باپ کاچہرہ تمہاری
طرف ہی رہے اور اس کے
بعد تم پھر نیک ہوجانا﴿۹﴾
ان میں سے ایک کہنے والے
نے کہا: یوسف کو قتل نہ کرو
اور اسے کسی تاریک کنویں
میں ڈال دو کہ کوئی مسافر
اسے اٹھالے جائے گا ۔ اگر تم
کچھ کرنے والے ہو﴿۱۰﴾

بھائیوں نے کہا: اے ہمارے
باپ! آپ کو کیا ہوا کہ یوسفؑ
کے معاملے میں آپ ہمارا
اعتبار نہیں کرتے حالانکہ ہم
یقیناًاس کے خیر خواہ ہیں ﴿۱۱﴾
آپ کل اسے ہمارے ساتھ بھیج
دیجئے تاکہ وہ پھل کھائے اور
کھیلے اور بیشک ہم اس کے
محافظ ہیں ﴿۱۲﴾
بیشک تمہارا اسے لے جانا
مجھے غمگین کردے گا اور
میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ
اسے بھیڑیا کھالے اور تم اس
کی طرف سے بے خبر
ہوجاؤ ﴿۱۳﴾

انہوں نے کہا: اگر اسے بھیڑیا
کھا جائے حالانکہ ہم ایک
جماعت موجود ہوں جب تو ہم
کسی کام کے نہ ہوئے ﴿۱۴﴾
پھر جب وہ اسے لے گئے اور
سب نے اتفاق کرلیا کہ اسے
تاریک کنویں میں ڈال دیں اور
ہم نے اسے وحی بھیجی کہ تم
ضرور انہیں ان کی یہ حرکت
یاد دلاؤ گے اور اس وقت وہ
جانتے نہ ہوں گے ﴿۱۵﴾
اور رات کے وقت اپنے باپ
کے پاس وہ روتے ہوئے
آئے ﴿۱۶﴾

کہنے لگے: اے ہمارے باپ !
ہم دوڑکا مقابلہ کرتے دورچلے
گئے اور یوسفؑ کو اپنے
سامان کے پاس چھوڑ دیا تو
اسے بھیڑیا کھا گیا اور آپ
کسی طرح ہمارا یقین نہ کریں
گے اگرچہ ہم سچے ہوں ﴿۱۷﴾
اور وہ اس کے کر تے پر ایک
جھوٹا خون لگا لائے۔
یعقوب ؑنے فرمایا: بلکہ تمہارے
دلوں نے تمہارے لئے ایک
بات گھڑ لی ہے تو صبر اچھا
اور تمہاری باتوں پر اللہ ہی
سے مدد چاہتا ہوں ﴿۱۸﴾

اور ایک قافلہ آیا تو انہوں نے
اپنا پانی لانے والا آدمی بھیجا
تو اس نے اپنا ڈول ڈالا ۔ اس
پانی لانے والے نے کہا: کیسی
خوشی کی بات ہے ،یہ تو ایک
لڑکا ہے۔ اور انہوں نے اسے
سامانِ تجارت قرار دے کر
چھپالیا اور اللہ جانتا ہے جو وہ
کررہے تھے﴿۱۹﴾
اور بھائیوں نے بہت کم قیمت
چند درہموں کے بدلے میں
اسے بیچ ڈالا اور انہیں اس میں
کچھ رغبت نہ تھی﴿۲۰﴾
اور مصر کے جس شخص نے
انہیں خریدا اس نے اپنی بیوی

سے کہا: انہیں عزت سے
رکھو شاید ان سے ہمیں نفع
پہنچے یا ہم انہیں بیٹا بنالیں اور
اسی طرح ہم نے یوسفؑ
کو زمین میں ٹھکانا دیا اور
تاکہ ہم اسے باتوں کا انجام
سکھائیں اور اللہ اپنے کام پر
غالب ہے مگر اکثر آدمی نہیں
جانتے ﴿۲۱﴾
اور جب یوسفؑ بھر پور جوانی
کی عمر کو پہنچے تو ہم نے
اسے حکمت اور علم عطا
فرمایا اور ہم نیکوں کو ایسا ہی
صلہ دیتے ہیں ﴿۲۲﴾

اور وہ جس عورت کے گھر
میں تھے اُس نے اُنہیں اُن کے
نفس کے خلاف پھسلانے کی
کوشش کی اور سب دروازے
بند کردئیے اور کہنے لگی: آؤ
، یہ تم ہی سے کہہ رہی ہوں
یوسف ؑ نے جواب دیا: ایسے
کام سے اللہ کی پناہ۔ بیشک وہ
مجھے خریدنے والا شخص
میری پرورش کرنے والا ہے،
اس نے مجھے اچھی طرح
رکھا ہے۔ بیشک زیادتی کرنے
والے فلاح نہیں پاتے ﴿۲۳﴾
اور بیشک عورت نے یوسف ؑ
کا ارادہ کیا اوراگروہ اپنے رب

کی دلیل نہ دیکھ لیتا تووہ بھی
عورت کا ارادہ کرتا۔ ہم نے
اسی طرح کیاتاکہ اس سے
برائی اور بے حیائی کو پھیر
دیں ،بیشک وہ ہمارے چنے
ہوئے بندوں میں سے ہے ﴿۲۴﴾
اور وہ دونوں دروازے کی
طرف دوڑے اور عورت نے
ان کی قمیص کو پیچھے سے
پھاڑ دیا اور دونوں نے
دروازے کے پاس عورت کے
شوہر کو پایا تو عورت کہنے
لگی۔ اس شخص کی کیا سزا
ہے جو تمہاری گھر والی کے
ساتھ برائی کا ارادہ کرے ؟ یہی

کہ اسے قید کردیا جائے یا
دردناک سزا دی جائے ﴿۲۵﴾
یوسف ؑنے فرمایا: اسی نے
میرے دل کو پھسلانے کی
کوشش کی ہے اور عورت کے
گھر والوں میں سے ایک گواہ
نے گواہی دی کہ اگر ان کا
کرتا آگے سے پھٹا ہوا ہو پھر
تو عورت سچی ہے اور یہ
سچے نہیں ﴿۲۶﴾
اور اگر ان کا کر تا پیچھے
سے چاک ہوا ہے تو عورت
جھوٹی ہے اور یہ سچے ہیں
﴿۲۷﴾

پھر جب عزیز نے اس کا کر
تاپیچھے سے پھٹا ہوا دیکھا تو
کہا: بیشک یہ تم عورتوں کا
مکر ہے۔ بیشک تمہارا مکر
بہت بڑا ہے ﴿۲۸﴾
اے یوسفؑ! تم اس بات سے
درگزر کرو اور اے عورت! تو
اپنے گناہ کی معافی مانگ
۔بیشک تو ہی خطاکاروں میں
سے ہے ﴿۲۹﴾
اور شہر میں کچھ عورتوں نے
کہا: عزیز کی بیوی اپنے
نوجوان کا دل لبھانے کی
کوشش کرتی ہے، بیشک ان
کی محبت اس کے دل میں

سماگئی ہے، ہم تو اس عورت
کو کھلی محبت میں گم دیکھ
رہے ہیں﴿۳۰﴾
تو جب اس عورت نے ان کی
بات سنی تو ان عورتوں کی
طرف پیغام بھیجااور ان کے
لیے تکیہ لگا کر بیٹھنے کی
نشستیں تیار کردیں اور ان میں
سے ہر ایک کو ایک ایک
چھری دیدی اور یوسفؑ سے
کہا: ان کے سامنے نکل آئیے
توجب عورتوں نے یوسفؑ
کو دیکھا تواس کی بڑائی پکار
اُٹھیں اور اپنے ہاتھ کاٹ لئے
اورپکار اٹھیں سُبْحَانَ اللہ ،یہ

کوئی انسان نہیں ہے یہ تو
کوئی بڑی عزت والا فرشتہ
ہے ﴿۳۱﴾
زلیخا نے کہا: تو یہ ہیں وہ جن
کے بارے میں تم مجھے طعنہ
دیتی تھیں اور بیشک میں نے
ان کا دل لبھانا چاہا تو اِنہوں
نے اپنے آپ کو بچالیا اور
بیشک اگر یہ وہ کام نہ کریں
گے جو میں ان سے کہتی ہوں
تو ضرور قید میں ڈالے جائیں
گے اور ضرور ذلت اٹھانے
والوں میں سے ہوں گے ﴿۳۲﴾
یوسف نے عرض کی: اے
میرے رب! مجھے اس کام کی

بجائے قید خانہ پسند ہے جس
کی طرف یہ مجھے بلارہی ہیں
اور اگر تو مجھ سے ان کا
مکر وفریب نہ پھیرے گاتو
میں ان کی طرف مائل ہوجاؤں
گا اور میں نادانوں میں سے
ہوجاؤں گا﴿۳۳﴾
تو اس کے رب نے اس کی سن
لی اور اس سے عورتوں کا
مکروفریب پھیردیا، بیشک وہی
سننے والا، جاننے والا
ہے﴿۳۴﴾
پھر سب نشانیاں دیکھنے کے
باوجود بھی انہیں یہی سمجھ
آئی کہ وہ ضرور ایک مدت

تک کیلئے اسے قیدخانہ میں
ڈال دیں ﴿۳۵﴾
اور یوسفؑ کے ساتھ قیدخانے
میں دو جوان بھی داخل ہوئے ۔
ان میں سے ایک نے کہا: میں
نے خواب میں دیکھا ہے کہ
میں شراب کشید کررہا ہوں اور
دوسرے نے کہا: میں نے
خواب دیکھا کہ میں اپنے سر
پر کچھ روٹیاں اٹھائے ہوئے
ہوں جن میں سے پرند ے کھا
رہے ہیں ۔ اے یوسفؑ! آپ ہمیں
اس کی تعبیر بتائیے۔ بیشک ہم
آپ کو نیک آدمی دیکھتے ہیں
﴿۳۶﴾

فرمایا: تمہیں جو کھانا دیا جاتا
ہے وہ تمہارے پاس نہیں آئے
گا مگر یہ کہ اس کے آنے
سے پہلے میں تمہیں اس خواب
کی تعبیر بتادوں گا۔ یہ ان
علموں میں سے ہے جو مجھے
میرے رب نے سکھایا ہے۔
بیشک میں نے ان لوگوں کے
دین کو نہ مانا جو اللہ پر ایمان
نہیں لاتے اور وہ آخرت کا
انکار کرنے والے ہیں ﴿۲۷﴾
اور میں نے اپنے باپ دادا
ابراہیمؑ اور اسحاقؑ اور
یعقوبؑ کے دین ہی کی پیروی
کی۔ہمارے لئے ہرگز جائز نہیں

کہ ہم کسی چیز کو اللہ کا
شریک ٹھہرائیں ، یہ ہم پر اور
لوگوں پر اللہ کا ایک فضل ہے
مگر اکثر لوگ شکر نہیں
کرتے ﴿۲۸﴾
اے میرے قیدخانے کے دونوں
ساتھیو! کیا جدا جدا رب اچھے
ہیں یا ایک اللہ جو سب پر
غالب ہے؟ ﴿۲۹﴾
تم اس کے سوا صرف ایسے
ناموں کی عبادت کرتے ہوجو
تم نے اور تمہارے باپ دادا
نے تراش لیے ہیں ، اللہ نے ان
کی کوئی دلیل نہیں اتاری۔ حکم
تو صرف اللہ کا ہے۔ اس نے

حکم دیا ہے کہ اس کے سوا
کسی کی عبادت نہ کرو،یہ
سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ
نہیں جانتے﴿۴۰﴾
اے قید خانے کے دونوں
ساتھیو! تم میں ایک تو اپنے
بادشاہ کو شراب پلائے گا اور
جہاں تک دوسرے کا تعلق ہے
تو اسے سولی دی جائے گی
پھر پرندے اس کا سر کھالیں
گے ۔ اس کام کا فیصلہ ہوچکا
ہے جس کے بارے میں تم نے
پوچھا تھا﴿۴۱﴾
اور یوسف ؑنے جس کے بارے
میں گمان کیا کہ ان دونوں میں

سے وہ بچ جائے گا اسے
فرمایا: اپنے بادشاہ کے پاس
میرا ذکر کرنا تو شیطان نے
اسے اپنے بادشاہ کے سامنے
یوسف ؑکا ذکر کرنا بھلادیا تو
یوسف ؑکئی برس اور جیل میں
رہے ﴿۴۲﴾
اور بادشاہ نے کہا: میں نے
خواب میں سات موٹی گائیں
دیکھیں جنہیں سات دبلی پتلی
گائیں کھا رہی ہیں اور سات
سرسبز بالیاں اور دوسری
خشک بالیاں دیکھیں ۔ اے
درباریو! اگر تم خوابوں کی
تعبیر جانتے ہو تو میرے

خواب کے بارے میں مجھے
جواب دو ﴿۴۳﴾
انہوں نے کہا: یہ جھوٹے
خواب ہیں اور ہم ایسے خوابوں
کی تعبیر نہیں جانتے ﴿۴۴﴾
اور دو قیدیوں میں سے بچ
جانے والے نے کہا اور اسے
ایک مدت کے بعد یاد آیا: میں
تمہیں اس کی تعبیر بتاؤں گا،
تم مجھے یوسف ؑکے پاس بھیج
دو ﴿۴۵﴾
اے یوسفؑ! اے صدیق! ہمیں ان
سات موٹی گایوں کے بارے
میں تعبیر بتائیں جنہیں سات
دبلی گائیں کھا رہی تھیں اور

سات سرسبز بالیوں اور
دوسری خشک بالیوں کے
بارے میں تاکہ میں لوگوں کی
طرف لوٹ کر جاؤں تاکہ وہ
جان لیں ﴿۴۶﴾
یوسف ؑنے فرمایا: تم سات سال
تک لگاتار کھیتی باڑی کرو
گے تو تم جو کاٹ لو اسے اس
کی بالی کے اندر ہی رہنے دو
سوائے اس تھوڑے سے غلے
کے جو تم کھالو ﴿۴۷﴾
پھر اس کے بعد سات برس
سخت آئیں گے جو اس غلے
کو کھا جائیں گے جو تم نے ان
سالوں کے لیے پہلے جمع کر

رکھا ہوگا مگر تھوڑا سا بچ
جائے گا جو تم بچالو گے ﴿۴۸﴾
پھر ان سات سالوں کے بعد
ایک سال ایسا آئے گا جس میں
لوگوں کو بارش دی جائے گی
اور اس میں رس نچوڑیں
گے ﴿۴۹﴾
اور بادشاہ نے حکم دیا کہ
انہیں میرے پاس لے آؤ تو جب
ان کے پاس قاصد آیا تو
یوسف ؑ نے فرمایا: اپنے بادشاہ
کی طرف لوٹ جاؤ پھر اس
سے پوچھو کہ ان عورتوں کا
کیا حال ہے جنہوں نے اپنے
ہاتھ کاٹے تھے۔ بیشک میرا

رب ان کے مکر کو جانتا
ہے ﴿۵۰﴾
بادشاہ نے کہا: اے عورتو!
تمہارا کیا حال تھا جب تم نے
یوسف ؑکا دل لبھانا چاہا۔ انہوں
نے کہا: سُبْحَانَ اللہ ! ہم نے ان
میں کوئی برائی نہیں پائی۔
عزیز کی عورت نے کہا: اب
اصل بات کھل گئی۔ میں نے ہی
ان کا دل لبھانا چاہا تھا اور
بیشک وہ سچے ہیں ﴿۵۱﴾
یوسف ؑنے فرمایا: یہ میں نے
اس لیے کیا تاکہ عزیز کو
معلوم ہوجائے کہ میں نے اس
کی عدمِ موجودگی میں کوئی

خیانت نہیں کی اور اللہ خیانت
کرنے والوں کا مکر نہیں
چلنے دیتا ﴿۵۲﴾

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

پارہ ۱۳

وَ مَآ اُبَرِّئُ

قُرآن حکیم کا تیرہواں
پارہ اُردو ترجمہ
بمعہ
ہدایات، واقعات اور
شخصیات

پارہ ۔ ۱۳

پارہ 13، جو سورۃ یوسف اورسورۃ ابراہیم پر مشتمل ہےقرآن مجید کا ایک اہم حصہ ہے۔ یہ پارہ کئی اہم موضوعات، واقعات، شخصیات، اور ہدایات پر مشتمل ہے۔ ذیل میں تفصیلی تعارف پیش کیا گیا ہے:

سورۃ یوسف (آیت 53-111)

واقعات:

1. **حضرت یوسف علیہ السلام کی آزمائشوں کا اختتام :**
   - جیل سے رہائی اور مصر کے حکمران کے خواب کی تعبیر۔

- حضرت یوسف کا وزیر خزانہ بننا۔

2. **بھائیوں کی دوبارہ آمد :**

- قحط کے دوران بھائیوں کا اناج لینے مصر آنا۔
- بنیامین کے ساتھ سازش کے ذریعے بھائیوں کو آزمانا۔

3. **خاندان کی دوبارہ ملاقات :**

- بھائیوں کی ندامت اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی بینائی کا واپس آنا۔

- حضرت یوسف علیہ السلام اور ان کے والدین کی ملاقات۔

شخصیات:

. حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام، بنیامین، یوسف کے بھائی، اور مصر کے حکمران۔

ہدایات:

. اللہ پر توکل اور صبر کی اہمیت۔
. معافی اور عفو درگزر کا درس۔
. زندگی میں مشکلات کے بعد آسانیاں پیدا ہونا۔

سورۃ الرعد

موضوعات:

1. **قدرت کے نشانات :**
آسمان، زمین، پانی، اور بارش کے نظام میں اللہ کی قدرت کے دلائل۔

وحی اور حق کی اہمیت :
قرآن مجید کے معجزاتی ہونے کا بیان۔

ایمان اور کفر :
مومنوں اور کافروں کی صفات۔

ہدایات:
اللہ کی آیات پر غور و فکر۔
تقویٰ اختیار کرنے والوں کے لیے اللہ کی بشارت۔
. صبر اور استقامت پر زور۔

سورۃ ابراہیم (ابتدائی آیات)

واقعات:

1. **انبیاء کی دعوت :**
   - حضرت ابراہیم علیہ السلام اور دیگر انبیاء کی قوموں کی سرکشی۔

موضوعات:

. اللہ کی نعمتوں کا ذکر۔
. شکر گزاری اور ناشکری کے نتائج۔
. قیامت کے دن کافروں کا حال۔

ہدایات:

. شکر کرنے کی تاکید۔
. اللہ کے عذاب سے بچنے کی ترغیب۔
. ہر حال میں اللہ سے مدد مانگنا۔

اہم ہدایات

1. اللہ کے وعدے سچے ہیں، اور حق کے راستے پر چلنے والے کامیاب ہوں گے۔
2. مایوسی سے بچنا اور صبر کا دامن تھامے رکھنا۔
3. شکر گزار بننا اور اللہ کی نعمتوں کی قدردانی کرنا۔
4. دنیاوی آزمائشیں ایمان کے امتحان کا حصہ ہیں۔

یہ پارہ نہ صرف انبیاء کی زندگی کے اہم اسباق کو بیان کرتا ہے بلکہ اخلاقیات، ایمان، اور صبر و شکر کی اہمیت کو بھی اجاگر کرتا ہے۔

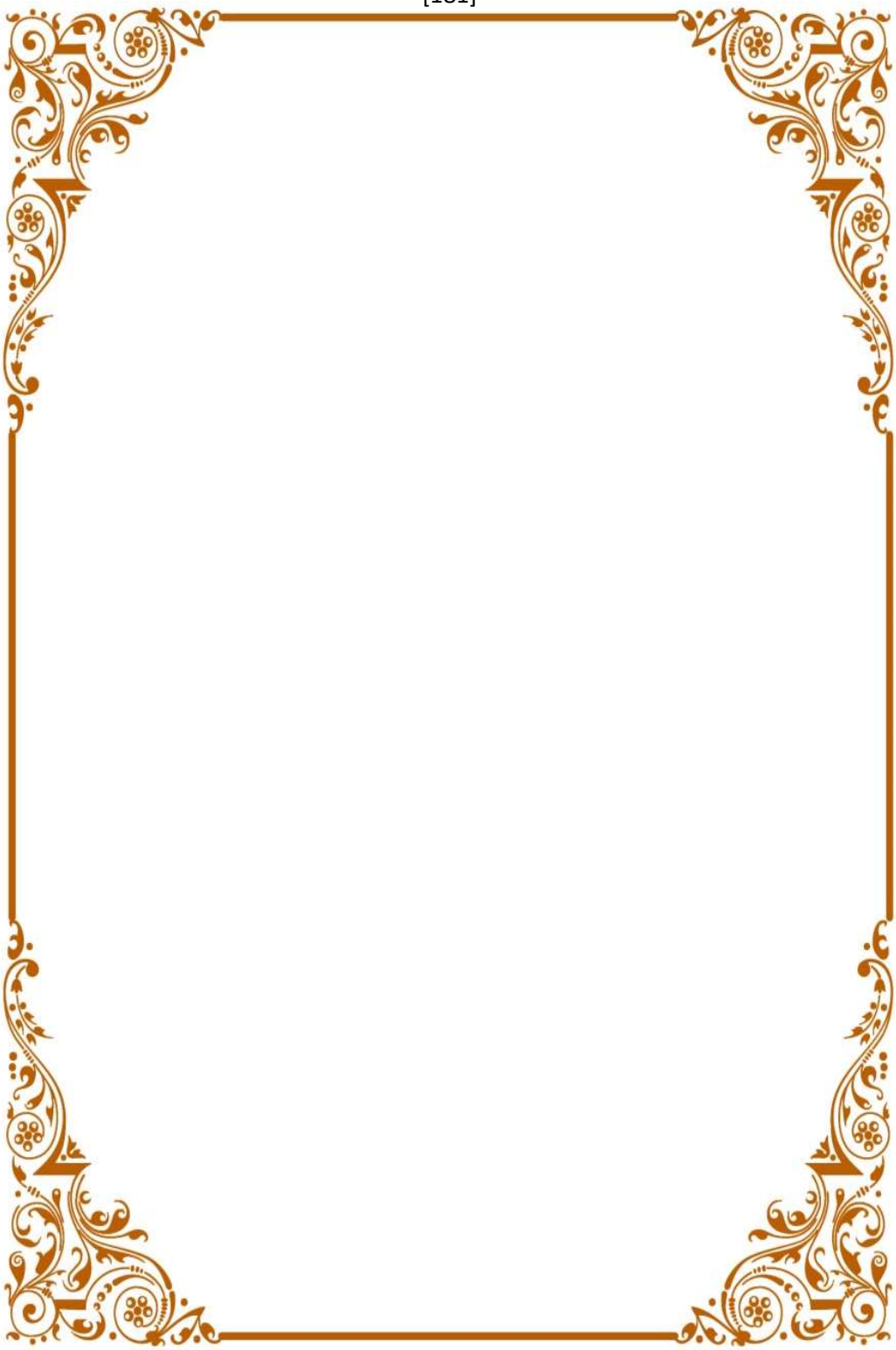

تعارف

پارہ ۔ ۱۳

وَ مَآ اُبَرِّئُ

اور میں اپنے نفس کو بے
قصور نہیں بتاتابیشک نفس
تو برائی کا بڑا حکم دینے
والا ہے مگر جس پر میرا
رب رحم کرے بیشک میرا
رب بخشنے والا مہربان
ہے (۵۳)
اور بادشاہ نے کہا: انہیں
میرے پاس لے آؤ تاکہ میں
انہیں اپنے لیے منتخب
کرلوں پھر جب بادشاہ نے

یوسف ؑسے بات کی تو کہا۔
بیشک آج آپ ہمارے یہاں
معزز،امانتدارہیں ﴿۵۴﴾
یوسف ؑنے فرمایا: مجھے
زمین کے خزانوں پر مقرر
کردو ، بیشک میں حفاظت
والا، علم والا ہوں ﴿۵۵﴾
اور ایسے ہی ہم نے یوسفؑ
کو زمین میں اقتدار عطا
فرمایا، اس میں جہاں چاہے
رہائش اختیار کرے، ہم
جسے چاہتے ہیں اپنی
رحمت پہنچا دیتے ہیں اور ہم

نیکوں کا اجر ضائع نہیں
کرتے ﴿۵۶﴾
اور بیشک آخرت کا ثواب ان
کے لیے بہتر ہے جو ایمان
لائے اور پرہیزگار
رہے ﴿۵۷﴾
اور یوسف ؑکے بھائی آئے تو
ان کے پاس حاضر ہوئے
پس یوسف ؑنے توانہیں پہچان
لیا اور وہ بھائی ان سے
انجان رہے ﴿۵۸﴾
اور جب یوسفؑ نے ان کا
سامان انہیں مہیا کردیا تو

فرمایا کہ اپنا سوتیلا بھائی
میرے پاس لے آؤ، کیا تم یہ
بات نہیں دیکھتے کہ میں
ناپ مکمل کرتا ہوں اور میں
سب سے بہتر مہمان نواز
ہوں ﴿۵۹﴾
تواگر تم اس بھائی کو میرے
پاس نہیں لاؤ گے تو تمہارے
لیے میرے پاس کوئی ماپ
نہیں اور نہ تم میرے قریب
پھٹکنا ﴿۶۰﴾
انہوں نے کہا: ہم اس کے
باپ سے اس کے متعلق

ضرور مطالبہ کریں گے اور
بیشک ہم ضرور یہ کریں
گے ﴿۶۱﴾
اور یوسف ؑنے اپنے غلاموں
سے فرمایا: ان کی رقم
(بھی) ان کی بوریوں میں
واپس رکھ دو تاکہ جب یہ
اپنے گھر واپس لوٹ کر
جائیں تو اسے پہچان لیں
تاکہ یہ واپس آئیں ﴿۶۲﴾
پھر جب وہ اپنے باپ کی
طرف لوٹ کر گئے تو کہنے
لگے: اے ہمارے باپ! ہم

سے غلہ روک دیا گیا ہے
لہٰذا ہمارے بھائی کو ہمارے
ساتھ بھیج دیجئے تاکہ ہم غلہ
لاسکیں اور ہم ضرور اس
کی حفاظت کریں گے ﴿۶۳﴾
یعقوبؑ نے فرمایا: کیا اس
کے بارے میں تم پر ویسا ہی
اعتبار کرلوں جیسا پہلے اس
کے بھائی کے بارے میں کیا
تھاتو اللہ سب سے بہتر
حفاظت فرمانے والا ہے اور
وہ ہر مہربان سے بڑھ کر
مہربان ہے ﴿۶۴﴾

اور جب انہوں نے اپنا سامان
کھولا تواپنی رقم کو بھی
موجود پایا کہ انہیں وہ رقم
بھی واپس کردی گئی ہے۔
کہنے لگے : اے ہمارے
باپ! اب ہمیں اور کیا چاہیے۔
یہ ہماری رقم ہے جوہمیں
واپس کردی گئی ہے اورہم
اپنے گھر کے لیے غلہ لائیں
اورہم اپنے بھائی کی حفاظت
کریں گے اور ایک اونٹ کا
بوجھ اور زیادہ پائیں ، یہ
بہت آسان بوجھ ہے (۶۵)

یعقوبؑ نے فرمایا: میں ہرگز
اسے تمہارے ساتھ نہ
بھیجوں گا جب تک تم
مجھے اللہ کا یہ عہد نہ دیدو
کہ تم ضرور اسے (واپس)
لے کر آؤ گے سوائے اس
کے کہ تم (کسی بڑی
مصیبت میں) گھر جاؤ پھر
انہوں نے یعقوبؑ
کو عہددیدیا تو یعقوب ؑنے
فرمایا: جو ہم کہہ رہے ہیں
اس پر اللہ نگہبان ہے(۶۶)

اور فرمایا: اے میرے بیٹو!
ایک دروازے سے نہ داخل
ہونا اور جدا جدا
دروا زوں سے جانا ،میں
تمہیں اللہ سے بچا نہیں سکتا
،حکم تو اللہ ہی کا چلتا ہے،
میں نے اسی پر بھروسہ کیا
اور بھروسہ کرنے والوں کو
اسی پر بھروسہ کرنا
چاہیے﴿۶۷﴾
اور جب وہ وہیں سے داخل
ہوئے جہاں سے ان کے باپ
نے حکم دیا تھا، وہ انہیں اللہ

سے کچھ بچا نہ سکتے تھے
البتہ یعقوب ؑکے دل میں ایک
خواہش تھی جو اس نے
پوری کرلی اور بیشک وہ
صاحب علم تھا کیونکہ ہم
نے اسے تعلیم دی تھی مگر
اکثر لوگ نہیں جانتے ﴿۶۸﴾
اور جب وہ سب بھائی
یوسف ؑکے پاس گئے تو
یوسفؑ نے اپنے سگے بھائی
کو اپنے پاس جگہ دی (اور)
فرمایا: بیشک میں تیرا حقیقی
بھائی ہوں تو اس پر غمگین

نہ ہونا جو یہ کررہے ہیں
(۶۹)

پھر جب انہیں ان کا سامان
مہیا کردیا تو اپنے بھائی کی
بوری میں پیالہ رکھ دیا پھر
ایک منادی نے ندا کی: اے
قافلے والو! بیشک تم چور
ہو (۷۰)

انہوں نے پکارنے والوں کی
طرف متوجہ ہوکر کہا:
کیاچیز تمہیں نہیں مل
رہی؟ (۷۱)

ندا کرنے والوں نے کہا:
ہمیں بادشاہ کا پیمانہ نہیں مل
رہا اور جو اُسے لائے گا
اس کے لیے ایک اونٹ کا
بوجھ (انعام) ہے اور میں اس
کا ضامن ہوں ﴿۷۲﴾

انہوں نے کہا: اللہ کی قسم!
تمہیں خوب معلوم ہے کہ ہم
زمین میں فساد کرنے نہیں
آئے اور نہ ہی ہم چور ہیں
﴿۷۳﴾

اعلان کرنے والوں نے کہا:
اگر تم جھوٹے ہوئے تو اس
کی سزا کیا ہوگی؟(۷۴)
انہوں نے کہا: اِس کی سزا
یہ ہے کہ جس کے سامان
میں (وہ پیالہ) ملے وہی
خود اس کا بدلہ ہوگا ۔
ہمارے یہاں ظالموں کی یہی
سزا ہے(۷۵)
تو حضرت یوسف ؑنے اپنے
بھائی کے سامان کی تلاشی
لینے سے پہلے دوسروں کی
تلاشی لینا شروع کی پھر اس

پیالے کو اپنے بھائی کے
سامان سے نکال لیا ۔ہم نے
یوسف ؑ
کو یہی تدبیر بتائی تھی
۔بادشاہی قانون میں اس
کیلئے درست نہیں تھا کہ
اپنے بھائی کو لے لے مگر
یہ کہ اللہ چاہے۔ ہم جسے
چاہتے ہیں مرتبے بلند
کردیتے ہیں اور ہر علم
والے کے اوپر ایک علم والا
ہے (۷۶)

وَ مااُبَرِّئُ ترجمہ یُوْسُف

بھائیوں نے کہا: اگراس نے
چوری کی ہے تو بیشک اس
سے پہلے اس کے بھائی نے
بھی چوری کی تھی تو
یوسف ؑنے یہ بات اپنے دل
میں چھپارکھی اور ان پر
ظاہر نہ کی (اور دل میں)
کہا تم انتہائی گھٹیا درجے
کے آدمی ہو اور اللہ خوب
جانتا ہے جو تم باتیں کررہے
ہو ﴿۷۷﴾
انہوں نے کہا: اے عزیز!
بیشک اس کے بہت بوڑھے

والد ہیں تو آپ اس کی جگہ
ہم میں سے کسی کولے لیں ،
بیشک ہم آپ کواحسان کرنے
والا دیکھ رہے ہیں ﴿۷۸﴾
یوسف نُے فرمایا: اللہ کی پناہ
کہ جس کے پاس ہم نے اپنا
سامان پایا ہے اس کے علاوہ
کسی اور کو پکڑ یں ۔ (ایسا
کریں) جب تو ہم ظالم ہوں
گے﴿۷۹﴾
پھر جب وہ بھائی اس سے
مایوس ہوگئے تو ایک طرف
جاکر سرگوشی میں مشورہ

کرنے لگے۔ ان میں بڑا
بھائی کہنے لگا: کیا تمہیں
معلوم نہیں کہ تمہارے باپ
نے تم سے اللہ کا عہد لیا تھا
اور اس سے پہلے تم
یوسف ؑکے حق میں کوتاہی
کرچکے ہو تو میں تویہاں
سے ہرگز نہ ہٹوں گا جب
تک میرے والد مجھے
اجازت نہ دیدیں یا اللہ مجھے
کوئی حکم فرما دے اور وہ
سب سے بہتر حکم دینے
والا ہے ﴿۸۰﴾

تم اپنے باپ کے پاس لوٹ
کر جاؤ پھر عرض کرو: اے
ہمارے باپ! بیشک آپ کے
بیٹے نے چوری کی ہے اور
ہم اتنی ہی بات کے گواہ ہیں
جتنی ہمیں معلوم ہے اور ہم
غیب کے نگہبان نہ
تھے ﴿۸۱﴾
اور اس شہر والوں سے
پوچھ لیجیے جس میں ہم
تھے اور اس قافلہ سے
(معلوم کرلیں) جس میں ہم

واپس آئے ہیں اور بیشک ہم
سچے ہیں ﴿۸۲﴾
یعقوب ؑنے فرمایا: بلکہ
تمہارے نفس نے تمہارے
لئے کچھ حیلہ بنادیا ہے تو
عمدہ صبر ہے۔ عنقریب اللہ
ان سب کو میرے پاس لے
آئے گا بیشک وہی علم والا،
حکمت والا ہے﴿۸۳﴾
اور یعقوب ؑنے ان سے منہ
پھیرا اور کہا: ہائے افسوس!
یوسف ؑ
کی جدائی پر اور یعقوب ؑ

کی آنکھیں غم سے سفید
ہوگئیں تو وہ (اپنا) غم
برداشت کرتے رہے﴿۸۴﴾
بھائیوں نے کہا: اللہ کی قسم!
آپ ہمیشہ یوسف ؑ
کو یاد کرتے رہیں گے یہاں
تک کہ آپ مرنے کے قریب
ہوجائیں گے یا فوت ہی
ہوجائیں گے﴿۸۵﴾
یعقوب ؑنے کہا: میں تو اپنی
پریشانی اور غم کی فریاد اللہ
ہی سے کرتا ہوں اور میں
اللہ کی طرف سے وہ بات

جانتا ہوں جو تم نہیں
جانتے (۸۶)
اے بیٹو! تم جا ؤ اور
یوسف ؑاور اس کے بھائی کا
سراغ لگاؤ اور اللہ کی
رحمت سے مایوس نہ ہو،
بیشک اللہ کی رحمت سے
کافر لوگ ہی ناامید ہوتے
ہیں (۸۷)
پھر جب وہ یوسف ؑکے پاس
پہنچے تو کہنے لگے :اے
عزیز! ہمیں اور ہمارے گھر
والوں کو مصیبت پہنچی

ہوئی ہے اور ہم حقیر سا
سرمایہ لے کر آئے ہیں تو
آپ ہمیں پورا ناپ دیدیجئے
اور ہم پر کچھ خیرات بھی
کیجئے، بیشک اللہ خیرات
دینے والوں کو صلہ دیتا
ہے ﴿۸۸﴾
یوسفؑ نے فرمایا: کیا تمہیں
معلوم ہے جو تم نے
یوسف اور اس کے بھائی
کے ساتھ کیا تھا جب تم نادان
تھے ﴿۸۹﴾

انہوں نے کہا: کیا واقعی آپ
ہی یوسف ؑہیں ؟ فرمایا: میں
یوسف ؑہوں اور یہ میرا بھائی
ہے۔ بیشک اللہ نے ہم پر
احسان کیا۔ بیشک جو
پرہیزگاری اور صبر کرے
تو اللہ نیکوں کا اجر ضائع
نہیں کرتا﴿۹۰﴾
انہوں نے کہا: اللہ کی قسم!
بیشک اللہ نے آپ کو ہم پر
فضیلت دی اور بیشک ہم
خطاکار تھے﴿۹۱﴾

فرمایا: آج تم پر کوئی ملامت
نہیں ، اللہ تمہیں معاف کرے
اور وہ سب مہربانوں سے
بڑھ کر مہربان ہے﴿۹۲﴾
میرا یہ کرتا لے جاؤ اور
اسے میرے باپ کے منہ پر
ڈال دینا وہ دیکھنے والے
ہوجائیں گے اور اپنے سب
گھر بھر کو میرے پاس لے
آؤ﴿۹۳﴾
اور جب قافلہ وہاں سے جدا
ہواتو ان کے باپ نے فرما
دیا: بیشک میں یوسفؑ

کی خوشبو پا رہا ہوں ۔ اگرتم
مجھے کم سمجھ نہ کہو ۔
حاضرین نے کہا: اللہ کی
قسم! آپ اپنی اسی پرانی
محبت میں گم ہیں (۹۴)
پھر جب خوشخبری سنانے
والا آیا تو اس نے وہ کرتا
یعقوبؑ کے منہ پر ڈال دیا،
اسی وقت وہ دیکھنے والے
ہوگئے۔ یعقوبؑ نے فرمایا:
میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ
میں اللہ کی طرف سے وہ

بات جانتا ہوں جو تم نہیں
جانتے ﴿۹۵﴾
بیٹوں نے کہا: اے ہمارے
باپ! ہمارے گناہوں کی
معافی مانگئے ،بیشک ہم
خطاکار ہیں ﴿۹۶﴾
فرمایا: عنقریب میں تمہارے
لئے اپنے رب سے مغفرت
طلب کروں گا، بیشک وہی
بخشنے والا، مہربان
ہے ﴿۹۷﴾
پھر جب وہ سب یوسف ؑکے
پاس پہنچے تواس نے اپنے

ماں باپ کو اپنے پاس جگہ
دی اور کہا: تم مصر میں
داخل ہوجاؤ، اگر اللہ نے چاہا
(تو) امن وامان کے
ساتھ﴿۹۸﴾

اوراس نے اپنے ماں باپ کو
تخت پر بٹھایا اور سب اس
کے لیے سجدے میں گرگئے
اور یوسف ؑنے کہا: اے
میرے باپ! یہ میرے پہلے
خواب کی تعبیر ہے، بیشک
اسے میرے رب نے سچا
کردیا اور بیشک اس نے

مجھ پر احسان کیا کہ مجھے
قید سے نکالااور آپ سب کو
گاؤں سے لے آیا اس کے
بعد کہ شیطان نے مجھ میں
اور میرے بھائیوں میں
ناچاقی کروادی تھی﴿۹۹﴾
بیشک میرا رب جس بات کو
چاہے آسان کردے، بیشک
وہی علم والا، حکمت والا
ہے﴿۱۰۰﴾
اے میرے رب! بیشک تو
نے مجھے ایک سلطنت دی
اور مجھے خوابوں کی تعبیر

نکالنا سکھادیا۔ اے آسمانوں
اور زمین کے بنانے والے!
تو دنیا اور آخرت میں میرا
مددگار ہے، مجھے اسلام
کی حالت میں موت عطا
فرما اور مجھے اپنے قرب
کے لائق بندوں کے ساتھ
شامل فرما﴿۱۰۱﴾
یہ کچھ غیب کی خبریں ہیں
جو ہم تمہاری طرف وحی
کرتے ہیں اور تم ان کے
پاس نہ تھے جب انہوں نے

پختہ ارادہ کرلیا تھا اور وہ
سازش کررہے تھے(۱۰۲)
اور اکثر لوگ ایمان نہیں
لائیں گے اگرچہ آپ کو کتنی
ہی خواہش ہو(۱۰۳)
اور آپ اس (تبلیغ) پر ان
سے کوئی اجرت نہیں
مانگتے۔ یہ تو سارے جہان
کیلئے صرف نصیحت
ہے(۱۰۴)
اور آسمانوں اور زمین میں
کتنی نشانیاں ہیں جن کے
پاس سے گزرجاتے ہیں اور

ان سے بے خبر رہتے ہیں
(۱۰۵)
اور ان میں اکثر وہ ہیں جو
اللہ پر یقین نہیں کرتے مگر
شرک کرتے ہوئے(۱۰۶)
کیا وہ اس بات سے بے
خوف ہیں کہ ان پر اللہ کے
عذاب سے چھاجانے والی
مصیبت آجائے یا ان پر
اچانک قیامت آجائے اور
انہیں خبر بھی نہ ہو(۱۰۷)
تم فرماؤیہ میرا راستہ ہے
میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں

میں اور میری پیروی کرنے
والے کامل بصیرت پر ہیں
اور اللہ ہر عیب سے پاک
ہے اور میں شرک کرنے
والا نہیں ہوں ﴿۱۰۸﴾

اور ہم نے تم سے پہلے
جتنے رسول بھیجے وہ سب
شہروں کے رہنے والے مرد
ہی تھے جن کی طرف ہم
وحی بھیجتے تھے تو کیا یہ
لوگ زمین پرنہیں چلے تاکہ
دیکھ لیتے کہ ان سے پہلوں
کا کیا انجام ہوااور بیشک

آخرت کا گھر پرہیزگاروں
کے لیے بہتر ہے۔تو کیا تم
سمجھتے نہیں ؟(۱۰۹)
یہاں تک کہ جب رسولوں کو
ظاہری اسباب کی امید نہ
رہی اور لوگ سمجھے کہ
ان سے جھوٹ کہا گیا ہے تو
اس وقت ان کے پاس ہماری
مدد آگئی تو جسے ہم نے
چاہا اسے بچالیا گیا اور ہمارا
عذاب مجرموں سے پھیرا
نہیں جاتا(۱۱۰)

بیشک ان رسولوں کی
خبروں میں عقل مندوں
کیلئے عبرت ہے - یہ (قرآن)
کوئی

ایسی بات نہیں جو خود بنالی
جائے لیکن (یہ قرآن) ان
کتابوں کی تصدیق کرنے
والا ہے جو اس سے پہلے
تھیں اور یہ ہر چیز کا
مفصل بیان اور مسلمانوں
کے لیے ہدایت اور رحمت
ہے(۱۱۱)

سورۃالرعد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو
نہایت مہربان ، رحمت
والاہے -

’’المر‘‘، یہ کتاب کی آیتیں
ہیں اور وہ جو تمہاری طرف
تمہارے رب کی طرف سے
نازل کیا گیا ہے وہ حق ہے
لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں
لاتے ﴿۱﴾
اللہ وہی ہے جس نے
آسمانوں کو ستونوں کے
بغیر بلند کیا جنہیں تم دیکھ
سکو پھراس نے عرش پر
اِستوا فرمایا جیسا اس کی
شان کے لائق ہے اور سورج

اور چاند کو کام میں لگادیا ۔
ہر ایک، ایک مقرر کئے
ہوئے وعدہ تک چلتا رہے
گا، اللہ کام کی تدبیر فرماتا
ہے، تفصیل سے نشانیاں بیان
کرتا ہے تاکہ تم اپنے رب
کی ملاقات کا یقین کرلو ۲
اور وہی ہے جس نے زمین
کو پھیلایا اور اس میں
پہاڑاور نہریں بنائیں اور
زمین میں ہر قسم کے پھل
دو دو طرح کے بنائے ، وہ
رات سے دن کو چھپا لیتا

ہے، بیشک اس میں غور
وفکر کرنے والوں کیلئے
نشانیاں ہیں ﴿۳﴾
اور زمین کے مختلف حصے
ہیں جو ایک دوسرے کے
قریب قریب ہیں اور
انگوروں کے باغ ہیں اور
کھیتی اور کھجور کے
درخت ہیں ایک جڑ سے
اگے ہوئے اور الگ الگ
اگے ہوئے ،سب کو ایک ہی
پانی دیا جا تا ہے اور پھلوں
میں ہم ایک کو دوسرے سے

بہتر بناتے ہیں ، بیشک اس
میں عقل مندوں کے لیے
نشانیاں ہیں ﴿۴﴾
اور اگر تم تعجب کرو تو
تعجب والی چیزتو ان کا یہ
کہنا ہے کہ کیا جب ہم مٹی
ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر
نئے سرے سے بنائے جائیں
گے۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں
نے اپنے رب کا انکار کیا
اور یہی ہیں جن کی گردنوں
میں طوق ہوں گے اور یہی

جہنمی ہیں ،اس میں ہمیشہ
رہیں گے ﴿۵﴾

اور رحمت سے پہلے تم
سے عذاب کا جلدی مطالبہ
کرتے ہیں حالانکہ ان سے
پہلے عبرتناک سزائیں گزر
چکی ہیں اور بیشک تمہارا
رب تو لوگوں کے ظلم کے
باوجود بھی انہیں ایک قسم
کی معافی دینے والا ہے اور
بیشک تمہارے رب کا عذاب
سخت ہے ﴿۶﴾

اور کا فر کہتے ہیں : ان پر
ان کے رب کی طرف سے
کوئی نشانی کیو ں نہیں اتری
؟(اے حبیبﷺ!) تم تو ڈر
سنانے والے ہو اور ہر قوم
کے ہادی ہو ﴿۷﴾
اللہ جانتا ہے جو ہرمادہ کے
پیٹ میں ہے اور جو پیٹ کم
اور زیادہ ہوتے ہیں اور ہر
چیز اس کے پاس ایک
اندازے سے ہے ﴿۸﴾

وہ ہر غیب اور ظاہر کو
جاننے والا، سب سے بڑا،
بلند شان والا ہے ﴿۹﴾
برابر ہیں تم میں جو آہستہ
بات کرے اور جوبلند آواز
سے کہے اور جو رات میں
چھپا ہے اور جو دن میں
راستے پر چلتا ہے ﴿۱۰﴾
آدمی کے لیے اس کے آگے
اور اس کے پیچھے بدل بدل
کر باری باری آنے والے
فرشتے ہیں جو اللہ کے حکم
سے اس کی نگہبانی کرتے

ہیں ۔ بیشک اللہ کسی قوم
سے اپنی نعمت نہیں بدلتا
جب تک وہ خود اپنی حالت
نہ بدلیں اور جب اللہ کسی
قوم کے ساتھ برائی کا ارادہ
فرماتا ہے تو اسے کوئی
پھیرنے والا نہیں اور اس
کے سوا ان کا کوئی حمایتی
نہیں ﴿۱۱﴾
وہی ہے جو تمہیں بجلی
دکھاتا ہے اس حال میں کہ تم
ڈرتے ہویا امید کرتے ہو اور

وہ بھاری بادل پیدا فرماتا
ہے ﴿۱۲﴾
اور رعد اس کی حمد کے
ساتھ تسبیح بیان کرتا ہے اور
اس کے خوف سے فرشتے
بھی (تسبیح کرتے ہیں ۔) اور
وہ کڑک بھیجتا ہے تو اسے
جس پر چاہتا ہے ڈال دیتا ہے
حالانکہ وہ لوگ اللہ کے
بارے میں جھگڑرہے ہوتے
ہیں اور وہ سخت پکڑنے
والا ہے ﴿۱۳﴾

اسی کا پکارنا سچا ہے اور
اُس کے سوا جن کو یہ
(کافر) پکارتے ہیں وہ ان کی
کچھ بھی نہیں سنتے مگر
اس کی طرح جو پانی کے
سامنے اپنی ہتھیلیاں پھیلائے
بیٹھا ہے کہ اس کے منہ میں
پہنچ جائے حالانکہ وہ ہرگز
اس تک نہ پہنچے گااور
کافروں کا پکارنا گمراہی
میں ہی ہے(۱۴)
اور جو آسمانوں اور زمین
میں ہیں سب خوشی سے ،

خواہ مجبور ہو کراللہ ہی کو
سجدہ کرتے ہیں اور ان کے
سائے ہر صبح و شام (۱۵)
تم فرماؤ: آسمانوں اور زمین
کا رب کون ہے؟ تم خود ہی
فرما دو:’ ’اللہ ‘‘ تم فرما ؤ: تو
(اے لوگو) کیا تم نے اس
کے سوا مدد گار بنارکھے
ہیں جواپنے لئے نفع اور
نقصان کے مالک نہیں ہیں ۔
تم فرما ؤ: کیا اندھا اور آنکھ
والابرابر ہوجائیں گے؟ یا کیا
اندھیرے اورروشنی برابر

ہوجائیں گے؟یاکیا انہوں نے
اللہ کے لیے ایسے شریک
ٹھہرا لئے ہیں جنہوں نے اللہ
کی تخلیق کی طرح کچھ پیدا
کیا ہو؟ تو ان کافروں کوپیدا
کرنے کا معاملہ ایک جیسا
لگا ہو ۔تم فرما ؤ :اللہ ہر
شےکا خالق ہے اور وہ اکیلا
سب پر غالب ہے(۱۶)
اس نے آسمان سے پانی اتارا
تو نالے اپنی اپنی گنجائش
کی بقدر بہہ نکلے تو پانی
کی رَو اُس پر ابھرےہوئے

جھاگ اٹھا لائی اور زیور یا
کوئی دوسرا سامان بنانے
کیلئے جس پروہ آگ دہکاتے
ہیں اس سے بھی ویسے ہی
جھاگ اٹھتے ہیں ۔ اللہ اسی
طرح حق اور باطل کی مثال
بیان کرتا ہے تو جھاگ تو
ضائع ہوجاتا ہے اور وہ
(پانی) جو لوگوں کو فائدہ
دیتا ہے وہ زمین میں باقی
رہتا ہے ۔اللہ یوں ہی مثالیں
بیان فرماتا ہے ﴿۱۷﴾

جن لوگوں نے اپنے رب کا
حکم مانا انہیں کے لیے
بھلائی ہے اور جنہوں نے
اس کا حکم نہ مانا (ان کا
حال یہ ہوگا کہ) اگر زمین
میں جو کچھ ہے وہ سب اور
اس جیسا اور اِس کے ساتھ
ہوتا تو اپنی جان چھڑانے کو
دے دیتے۔ ان کے لئے برا
حساب ہوگا اور ان کا ٹھکانہ
جہنم ہے اور وہ کیا ہی برا
ٹھکانہ ہے ﴿۱۸﴾

وہ آدمی جو یہ جانتا ہے کہ
جو کچھ تمہاری طرف
تمہارے رب کے پاس سے
نازل کیا گیا ہے وہ حق ہے
تو کیا وہ اس جیسا ہے جو
اندھا ہے؟صرف عقل والے
ہی نصیحت مانتے ہیں ﴿١٩﴾
وہ جو اللہ کا عہد پورا کرتے
ہیں اور معاہدے کو توڑتے
نہیں﴿٢٠﴾
اور وہ جواسے جوڑتے ہیں
جس کے جوڑنے کا اللہ نے
حکم دیا اور اپنے رب سے

ڈرتے ہیں اور برے حساب
سے خوفزدہ ہیں (۲۱)
اور وہ جنہوں نے اپنے رب
کی رضا کی طلب میں صبر
کیا اور نماز قائم رکھی اور
ہمارے دئیے ہوئے رزق میں
سے ہماری راہ میں پوشیدہ
اور اعلانیہ خرچ کیا اور
برائی کو بھلائی کے ساتھ
ٹالتے ہیں انہیں کے لئے
آخرت کا اچھا انجام ہے (۲۲)
وہ ہمیشہ رہنے کے باغات
ہیں ان میں وہ لوگ داخل

ہوں گے اور ان کے باپ دادا
اور بیویوں اور اولاد میں
سے جولائق ہوں گے اور ہر
دروازے سے فرشتے ان
کے پاس یہ کہتے آئیں
گے ﴿۲۳﴾
تم پر سلامتی ہو کیونکہ تم
نے صبر کیا تو آخر ت کا
اچھا انجام کیا ہی خوب
ہے ﴿۲۴﴾
اور وہ جو اللہ کا عہد اسے
پختہ کرنے کے بعد توڑدیتے
ہیں اور جسے جوڑنے کا اللہ

نے حکم فرمایا ہے اسے
کاٹتے ہیں اور زمین میں
فساد پھیلاتے ہیں ان کیلئے
لعنت ہی ہے اور اُن کیلئے
برا گھر ہے ﴿۲۵﴾
اللہ جس کے لیے چاہتا ہے
رزق وسیع کردیتا ہے اور
تنگ کردیتا ہے اور کا فر
دنیا کی زندگی پر خوش
ہوگئے حالانکہ دنیا کی
زندگی آخرت کے مقابلے
میں ایک حقیر سی شے
ہے ﴿۲۶﴾

اور کافر کہتے ہیں : ان پر
ان کے رب کی طرف سے
کوئی نشانی کیوں نہیں
اتری؟ تم فرماؤ: بیشک اللہ
جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا
ہے اور اسے اپنی راہ دکھاتا
ہے جو اس کی طرف رجوع
کرتاہے﴿۲۷﴾
۔(ان لوگوں کو ہدایت دیتا
ہے) جو ایمان لائے اور ان
کے دل اللہ کی یاد سے چین
پاتے ہیں ، سن لو! اللہ کی یاد

ہی سے دل چین پاتے ہیں
(۲۸)
وہ لوگ جو ایمان لائے اور
اچھے عمل کئے ان کیلئے
خوشی اور اچھا انجام ہے
(۲۹)
اسی طرح ہم نے تمہیں اس
امت میں بھیجا جس سے
پہلے کئی امتیں گزر گئیں
تاکہ تم انہیں پڑھ کر سناؤ
جو ہم نے تمہاری طرف
وحی بھیجی ہے حالانکہ وہ
رحمٰن کے منکر ہورہے ہیں

۔ تم فرماؤ : وہ میرا رب ہے
اس کے سوا کوئی معبود
نہیں ، میں نے اسی پر
بھروسہ کیا اور اسی کی
طرف میرا رجوع ہے﴿۳۰﴾
اور اگر کوئی ایسا قرآن آتا
جس سے پہاڑ ٹل جاتے یا
زمین پھٹ جاتی یا مردوں
سے باتیں کی جاتیں (جب
بھی یہ کافر نہ مانتے) بلکہ
سب کام اللہ ہی کے اختیار
میں ہیں تو کیا مسلمان اس
بات سے ناامید نہ ہوگئے کہ

اگر اللہ چاہتا تو سب آدمیوں
کو ہدایت دیدیتا اور کافروں
کو ان کے عمل کی وجہ
سے ہمیشہ ہلا دینے والی
مصیبت پہنچتی رہے گی یا
آپ ان کے گھروں کے
نزدیک اتریں گے یہاں تک
کہ اللہ کا وعدہ آجائے بیشک
اللہ وعدہ خلافی نہیں
کرتا(۳۱)
اور بیشک آپ سے پہلے
رسولوں کا مذاق اڑایا گیا تو
میں نے کافروں کو ڈھیل دی

پھر میں نے انہیں پکڑلیا تو
میرا عذاب کیسا تھا؟(۳۲)

تو کیا وہ خدا جو ہر شخص
پر اس کے اعمال کی
نگرانی رکھتا ہے (وہ بتوں
جیسا ہے؟ ہرگز نہیں) اور
وہ لوگ اللہ کے شریک
ٹھہراتے ہیں ۔تم فرماؤ: تم ان
کا نام تو لو (کہ وہ کون ہیں
جو خدا کے شریک ہیں)بلکہ
تم اللہ کو وہ بات بتاتے ہو
جسے وہ زمین میں جانتا ہی
نہیں ہے یا یونہی ایک

ظاہری بات بلکہ کافروں
کیلئے ان کا فریب خوشنما بنا
دیا گیا اور انہیں راستے سے
روک دیا گیا اور جسے اللہ
گمراہ کرے اسے کوئی
ہدایت دینے والا نہیں (۳۳)
ان کیلئے دنیا کی زندگی میں
عذاب ہے اور آخرت کا
عذاب یقینا زیادہ سخت ہے
اور انہیں اللہ سے بچانے والا
کوئی نہیں (۳۴)
جس جنت کا پرہیزگاروں
سے وعدہ کیا گیا ہے اس کا

حال یہ ہے کہ اس کے
نیچے نہریں جاری ہیں ، اس
کے پھل اور اس کا سایہ
ہمیشہ رہنے والا ہے۔یہ
پرہیزگاروں کا انجام ہے اور
کافروں کا انجام آگ ہے(۳۵)
اور جنہیں ہم نے کتاب دی
وہ اس پر خوش ہوتے جو
آپ کی طرف نازل کیا گیا
ہے اور ان گروہوں میں کچھ
وہ ہیں جو اس قرآن کے
بعض حصے کا انکار کرتے
ہیں ۔تم فرماؤ :مجھے تو یہی

حکم ہے کہ میں اللہ کی
عبادت کروں اور اس کا
شریک نہ ٹھہراؤں ، میں
اسی کی طرف بلاتا ہوں اور
اسی کی طرف مجھے پھرنا
ہے ﴿۳۶﴾
اور اسی طرح ہم نے اس
قرآن کو عربی فیصلے کی
صورت میں اتارا اور اے
سننے والے! اگر تو ان کی
خواہشوں پر چلے گااس کے
بعد کہ تیرے پاس علم آچکا
تو اللہ کے آگے نہ تیرا کوئی

حمایتی ہوگا اور نہ کوئی
بچانے والا ﴿۳۷﴾
اور بیشک ہم نے تم سے
پہلے رسول بھیجے اور ان
کے لیے بیویاں اور بچے
بنائے اور کسی رسول کا کام
نہیں کہ اللہ کی اجازت کے
بغیر کوئی نشانی لے آئے ۔
ہر وعدے کیلئے ایک لکھی
ہوئی (مدت) ہے ﴿۳۸﴾
اللہ جو چاہتا ہے مٹادیتا ہے
اور برقرار رکھتا ہے اور

اصل لکھا ہوا اسی کے پاس
ہے(۳۹)
اور (اے حبیبﷺ!) اگر ہم
تمہیں کوئی وعدہ دکھا د یں
جو ہم ان سے کررہے ہیں
یاہم تمہیں پہلے ہی وفات
دیدیں تو آپ پر توبہرحال
تبلیغ کرنا لازم ہے اور
حساب لینا ہمارے ذمے
ہے(۴۰)
کیایہ کافر دیکھتے نہیں کہ
ہم ہر طرف سے ان کی
زمین کم کر رہے ہیں اور اللہ

حکم فرماتا ہے، اس کے
حکم کو کوئی پیچھے کرنے
والا نہیں اور وہ بہت جلد
حساب لے لیتا ہے(۴۱)
اور ان سے پہلے لوگ فریب
کرچکے ہیں تو ساری خفیہ
تدبیر کا مالک تو اللہ ہی ہے
۔وہ جانتا ہے جو کچھ کوئی
جان عمل کمائے اور
عنقریب کافر جان لیں گے
کہ آخرت کا اچھا انجام کس
کے لئے ہے؟(۴۲)

اور کافر کہتے ہیں : تم
رسول نہیں ہو۔ تم فرماؤ:
میرے اور تمہارے درمیان
اللہ کافی گواہ ہے اور ہر وہ
آدمی گواہ ہے جس کے پاس
کتاب کا علم ہے﴿۴۳﴾

سورة اِبرَاہیم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو
نہایت مہربان ، رحمت
والاہے -
’’الر‘‘، یہ ایک کتاب ہے جو
ہم نے تمہاری طرف نازل
کی ہے تاکہ تم لوگوں کو ان
کے رب کے حکم سے
اندھیروں سے اجالے کی
طرف،اس (اللہ) کے راستے
کی طرف نکالو جو عزت

والا ،سب خوبیوں والا
ہے ①

اللہ جس کی ملکیت میں ہر
وہ چیز ہے جو آسمانوں میں
ہے اور جو زمین میں ہے
اور کافروں کیلئے ایک
سخت عذاب کی خرابی ہے
②

جو آخرت کی بجائے دنیا کی
زندگی کو پسند کرتے ہیں
اور اللہ کی راہ سے روکتے
ہیں اور اس میں ٹیڑھا پن

تلاش کرتے ہیں وہ دور کی
گمراہی میں ہیں ﴿۳﴾
اور ہم نے ہر رسول اس کی
قوم کی زبان کے ساتھ ہی
بھیجا تاکہ وہ انہیں واضح
کرکے بتادے ، پھر اللہ گمراہ
کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور
راہ دکھاتا ہے جسے چاہتا
ہے اور وہی عزت والا،
حکمت والا ہے ﴿۴﴾
اور بیشک ہم نے موسیٰؑ
کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا
کہ اپنی قوم کو اندھیروں

سے اجالے میں لاؤ اور
انہیں اللہ کے دن یا د دلاؤ۔
بیشک اس میں ہر بڑے
صبرکرنے والے ،شکر گزار
کیلئے نشانیاں ہیں ﴿۵﴾
اور جب موسیٰ ؑنے اپنی قوم
سے فرمایا: اپنے اوپر اللہ کا
احسان یاد کرو جب اس نے
تمہیں فرعونیوں سے نجات
دی جو تمہیں بری سزا دیتے
تھے اور تمہارے بیٹوں کو
ذبح کرتے اور تمہاری
بیٹیوں کو زندہ رکھتے تھے

اور اس میں تمہارے رب کی
طرف سے بڑی آزمائش
تھی ﴿۶﴾

اور یاد کرو جب تمہارے
رب نے اعلان فرمادیا کہ
اگر تم میرا شکر ادا کرو
گے تو میں تمہیں اور زیادہ
عطا کروں گااور اگر تم
ناشکری کرو گے تو میرا
عذاب سخت ہے ﴿۷﴾

اور موسیٰ نے فرمایا: (اے
لوگو!) اگر تم اور زمین میں
جتنے لوگ ہیں سب

ناشکرے ہوجاؤتو بیشک اللہ
بے پرواہ ،خوبیوں والا
ہے (۸)
کیا تمہارے پاس ان لوگوں
کی خبریں نہ آئیں جو تم سے
پہلے تھے (یعنی) نوح ؑکی
قوم اور عاد اور ثمود اور
جو ان کے بعد ہوئے جنہیں
اللہ ہی جانتا ہے ۔ان کے پاس
ان کے رسول روشن دلائل
لے کر تشریف لائے تو وہ
اپنے ہاتھ اپنے منہ کی طرف
لے گئے اورکہنے لگے : ہم

اس کے ساتھ کفر کرتے ہیں
جس کے ساتھ تمہیں بھیجا
گیا ہے اور بیشک جس راہ
کی طرف تم ہمیں بلارہے ہو
اس کی طرف سے ہم
دھوکے میں ڈالنے والے
شک میں ہیں ﴿۹﴾
ان کے رسولوں نے فرمایا:
کیااس اللہ کے بارے میں
شک ہے جوآسمانوں اور
زمین کا بنانے والا ہے۔ وہ
تمہیں بلاتا ہے تاکہ تمہارے
گناہوں کو بخش دے اور

ایک مقررہ مدت تک تمہیں
مہلت دے انہوں نے کہا: تم
تو ہمارے جیسے آدمی ہو،تم
چاہتے ہو کہ ہمیں ان سے
روک دو جن کی ہمارے باپ
دادا عبادت کرتے رہے ہیں
تو تم کوئی واضح دلیل لے
کر آؤ﴿۱۰﴾
ان کے رسولوں نے ان سے
فرمایا: ہم تمہارے جیسے ہی
انسان ہیں لیکن اللہ اپنے
بندوں میں سے جس پر چاہتا
ہے احسان فرماتا ہے اور

ہمیں کوئی حق نہیں کہ ہم اللہ
کے حکم کے بغیر کوئی
دلیل تمہارے پاس لے آئیں
اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر
بھروسہ کرنا چاہیے(۱۱)
اور ہمیں کیا ہے کہ ہم اللہ پر
بھروسہ نہ کریں حالانکہ اس
نے تو ہمیں ہماری راہیں
دکھائی ہیں اور تم جو ہمیں
ستا رہے ہو ہم ضرور اس
پر صبر کریں گے اور
بھروسہ کرنے والوں کو اللہ

ہی پر بھروسہ
کرناچاہیے ﴿۱۲﴾
اور کافروں نے اپنے
رسولوں سے کہا: ہم ضرور
تمہیں اپنی سرزمین سے
نکال دیں گے یا تم ہمارے
دین میں آجاؤ تو ان
رسولوں کی طرف ان کے
رب نے وحی بھیجی کہ ہم
ضرور ظالموں کو ہلاک
کردیں گے ﴿۱۳﴾
اور ضرور ہم ان کے بعد
تمہیں زمین میں اِقتدار دیں

گے ۔یہ اس کیلئے ہے جو
میرے حضو ر کھڑے ہونے
سے ڈرے اور میری وعید
سے خوفزدہ رہے ﴿۱۴﴾
اور انہوں نے فیصلہ طلب
کیا اور ہر سرکش ہٹ دھرم
نا کام ہوگیا ﴿۱۵﴾
جہنم اس کے پیچھے ہے
اور اسے پیپ کا پانی پلایا
جائے گا ﴿۱۶﴾
بڑی مشکل سے اس کے
تھوڑے تھوڑے گھونٹ لے
گا اور ایسا لگے گا نہیں کہ

اسے گلے سے اتار لے اور
اسے ہر طرف سے موت
آئے گی اور وہ مرے گا نہیں
اور اس کے پیچھے ایک
اور سخت عذاب ہوگا﴿۱۷﴾
اپنے رب کا انکار کرنے
والوں کے اعمال راکھ کی
طرح ہوں گے جس پر آندھی
کے دن میں تیز طوفان
آجائے تو وہ اپنی کمائیوں
میں سے کسی شے پر بھی
قادر نہ رہے۔ یہی دور کی
گمراہی ہے﴿۱۸﴾

کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ
نے آسمان اور زمین حق کے
ساتھ بنائے۔وہ اگر چاہے تو
اے لوگو! تمہیں لے جائے
اور ایک نئی مخلوق لے
آئے ﴿۱۹﴾
اور یہ اللہ پر کچھ دشوار
نہیں ﴿۲۰﴾
اور سب اللہ کے حضور
اعلانیہ حاضر ہوں گے تو
جو کمزور تھے بڑے لوگوں
سے کہیں گے : ہم تمہارے
تابع تھے توکیا تم اللہ کے

عذاب میں سے کچھ ہم سے
دور کرسکتے ہو۔وہ کہیں
گے: اگر اللہ ہمیں ہدایت دیتا
تو ہم تمہیں بھی ہدایت
دیدیتے ◯ (اب) ہم پر
برابر ہے کہ بے قراری کا
اظہار کریں یا صبرکریں
۔ہمارے لئے کہیں کوئی پناہ
گاہ نہیں ◯٢١
اور جب فیصلہ ہوجائے گا
تو شیطان کہے گا:بیشک اللہ
نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا
اور میں نے جو تم سے

وعدہ کیا تھاوہ میں نے تم
سے جھوٹا کیا اور مجھے تم
پر کوئی زبردستی نہیں تھی
مگر یہی کہ میں نے تمہیں
بلایا توتم نے میری مان لی
تو اب مجھے ملامت نہ کرو
اور اپنے آپ کو ملامت کرو
۔نہ میں تمہاری فریاد کو پہنچ
سکتا ہوں اور نہ ہی تم میری
فریاد کو پہنچنے والے ہو۔ وہ
جو پہلے تم نے مجھے (اللہ
کا) شریک بنایاتھا تومیں اس
شرک سے سخت بیزار ہوں ۔

بیشک ظالموں کے لیے
دردناک عذاب ہے﴿۲۲﴾
اور وہ جو ایمان لائے اور
اچھے کام کئے وہ جنتوں میں
داخل کیے جائیں گے جن کے
نیچے نہریں جاری ہیں ، اپنے
رب کے حکم سے ہمیشہ ان
میں رہیں گے ، وہاں اُن کی
ملاقات کی دعا ،سلام ہے﴿۲۳﴾
کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ نے
کلمہ پاک کی کیسی مثال بیان
فرمائی ہے جیسے ایک
پاکیزہ درخت ہو جس کی

جڑقائم ہو اور اس کی شاخیں
آسمان میں ہوں ﴿۲۴﴾
ہر وقت اپنے رب کے حکم
سے پھل دیتا ہے اور اللہ
لوگوں کے لیے مثالیں بیان
فرماتا ہے تاکہ وہ سمجھیں
﴿۲۵﴾
اور گندی بات کی مثال اس
گندے درخت کی طرح ہے
جوزمین کے اوپر سے کاٹ
دیا گیا ہو تو اب اسے کوئی
قرار نہیں ﴿۲۶﴾

اللہ ایمان والوں کو حق بات
پر دنیا کی زندگی میں اور
آخرت میں ثابت رکھتا ہے
اور اللہ ظالموں کو گمراہ
کرتا ہے اور اللہ جو چاہتا
ہے کرتا ہے﴿۲۷﴾
کیا تم نے انہیں نہ دیکھا
جنہوں نے اللہ کی نعمت کو
ناشکری سے بدل دیا اور
اپنی قوم کو تباہی کے گھر
اتارڈالا﴿۲۸﴾
جو دوزخ ہے اس میں داخل
ہوں گے اور وہ کیا ہی

ٹھہرنے کی بری جگہ
ہے(۲۹)
اور انہوں نے اللہ کے لیے
برابر والے قرار دئیے تاکہ
اس کی راہ سے بھٹکا دیں ،
تم فرماؤ: فائدہ اٹھالو پھر
بیشک تمہیں آگ کی طرف
لوٹنا ہے(۳۰)
میرے ان بندوں سے فرماؤ
جو ایمان لائے کہ نماز قائم
رکھیں اور ہمارے دئیے
ہوئے میں سے کچھ ہماری
راہ میں پوشیدہ اور اعلانیہ

خرچ کریں اس دن کے آنے
سے پہلے جس میں نہ کوئی
تجارت ہوگی اور نہ
دوستی ﴿۳۱﴾
اللہ ہی ہے جس نے آسمان
اور زمین بنائے اور آسمان
سے پانی اتارا تو اس کے
ذریعے تمہارے کھانے
کیلئے کچھ پھل نکالے اور
کشتیوں کوتمہارے قابو میں
دیدیا تا کہ اس کے حکم سے
دریا میں چلے اور دریا

تمہارے قابو میں دے
دئیے (۳۲)
اور تمہارے لیے سورج اور
چاندکو کام پر لگادیا جو
برابر چل رہے ہیں اور
تمہارے لیے رات اور دن
کومسخر کردیا (۳۳)
اور اس نے تمہیں وہ بھی
بہت کچھ دیدیا جو تم نے اس
سے مانگا اور اگر تم اللہ کی
نعمتیں گنو توانہیں شمار نہ
کر سکو گے، بیشک انسان
بڑا ظالم ناشکرا ہے (۳۴)

اور یاد کرو جب ابراہیم نۡے
عرض کی: اے میرے رب!
اس شہر کو امن والا بنادے
اور مجھے اور میرے بیٹوں
کو بتوں کی عبادت کرنے
سے بچا ئے رکھ﴿۳۵﴾
اے میرے رب! بیشک بتوں
نے بہت سے لوگوں کو
گمراہ کردیا تو جو میرے
پیچھے چلے تو بیشک وہ
میرا ہے اور جو میری
نافرمانی کرے تو بیشک تو
بخشنے والا مہربان ہے﴿۳۶﴾

اے ہمارے رب! میں نے
اپنی کچھ اولاد کو تیرے
عزت والے گھر کے پاس
ایک ایسی وادی میں ٹھہرایا
ہے جس میں کھیتی نہیں
ہوتی۔ اے ہمارے رب ! تاکہ
وہ نماز قائم رکھیں تو تو
لوگوں کے دل ان کی طرف
مائل کردے اور انہیں پھلوں
سے رزق عطا فرماتاکہ وہ
شکر گزار ہوجائیں ﴿۳۷﴾
اے ہمارے رب! تو جانتا ہے
جو ہم چھپاتے ہیں اور جو

ظاہر کرتے ہیں اور اللہ پر
زمین اور آسمان میں کوئی
بھی شے پوشیدہ نہیں (۳۸)
تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے
ہیں جس نے مجھے بڑھاپے
میں اسمٰعیلؑ و اسحاق ؑدئیے۔
بیشک میرا رب دعا سننے
والا ہے(۳۹)
اے میرے رب! مجھے اور
کچھ میری اولاد کونماز قائم
کرنے والا رکھ، اے ہمارے
رب اور میری دعا قبول
فرما(۴۰)

اے ہمارے رب! مجھے اور
میرے ماں باپ کو اور سب
مسلمانوں کو بخش دے جس
دن حساب قائم ہوگا(۴۱)
اور (اے سننے والے!)ہرگز
اللہ کو ان کاموں سے بے
خبر نہ سمجھنا جو ظالم
کررہے ہیں ۔ اللہ انہیں
صرف ایک ایسے دن کیلئے
ڈھیل دے رہا ہے جس میں
آنکھیں کھلی کی کھلی رہ
جائیں گی(۴۲)

لوگ بے تحاشا اپنے سروں
کو اٹھائے ہوئے دوڑتے
جارہے ہوں گے، ان کی
پلک بھی ان کی طرف نہیں
لوٹ رہی ہوگی اور ان کے
دل خالی ہوں گے﴿۴۳﴾
اور لوگوں کو اس دن سے
ڈراؤجب ان پر عذاب آئے گا
تو ظالم کہیں گے: اے
ہمارے رب! تھوڑی دیر تک
ہمیں مہلت دیدے تا کہ ہم
تیری دعوت کو قبول کرلیں
اور رسولوں کی غلامی

کرلیں ۔(کہا جائے گا ، اے
کافرو!) تو کیا تم پہلے قسم
نہ کھاچکے تھے کہ تمہیں
(تودنیا سے) ہٹنا ہی نہیں
(۴۴)

اور تم ان کے گھروں میں
رہے جنہوں نے اپنی جانوں
پر ظلم کیا تھااور تمہارے
لئے بالکل واضح ہوگیا تھا
کہ ہم نے ان کے ساتھ کیسا
سلوک کیا اور ہم نے
تمہارے لئے مثالیں بیان
کیں(۴۵)

اور بیشک انہوں نے اپنی
سازش کی اور ان کی سازش
اللہ کے قابو میں تھی اور ان
کی سازش کوئی ایسی نہیں
تھی کہ اس سے پہاڑ ٹل
جائیں ﴿26﴾
تو تم ہر گز خیال نہ کرنا کہ
اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ
خلافی کرے گا۔ بیشک اللہ
غالب بدلہ لینے والا ہے ﴿۴۷﴾
یاد کروجس دن زمین کو
دوسری زمین سے اور
آسمانوں کو بدل دیا جائے گا

اور تمام لوگ ایک اللہ کے
حضور نکل کھڑے ہوں گے
جو سب پر غالب ہے ﴿۴۸﴾
اور اس دن تم مجرموں کو
بیڑیوں میں ایک دوسرے
سے بندھا ہوا دیکھو گے
﴿۴۹﴾
ان کے کرتے تارکول کے
ہوں گے اور ان کے چہروں
کو آ گ ڈھانپ لے گی ﴿۵۰﴾
تاکہ اللہ ہر جان کو اس کی
کمائی کا بدلہ دے، بیشک اللہ

بہت جلد حساب کرنے والا
ہے ﴿۵۱﴾
یہ لوگوں کیلئے تبلیغ ہے
اور اس لیے کہ انہیں اس
کے ذریعے ڈرایا جائے اور
تاکہ وہ جان لیں کہ وہ ایک
ہی معبود ہے اور تاکہ عقل
والے نصیحت حاصل کریں
﴿۵۲﴾

سورۃ الحِجر

اللہ کے نام سے شروع جو
نہایت مہربان ، رحمت
والاہے -
''الر''، یہ کتاب اور روشن
قرآن کی آیتیں ہیں ۱

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

پارہ ۱۴

رُبَمَا

قُرآن حکیم کا چودہواں پارہ اُردو ترجمہ بمعہ ہدایات، واقعات اور شخصیات

چودہویں پارے کا تعارف

پارہ قرآن مجید کے اہم حصوں میں سے ایک ہے، جو سورہ الحجر اور سورہ النحل پر مشتمل ہے۔ یہ پارہ مختلف موضوعات، واقعات، شخصیات، اور ہدایات پر مشتمل ہے۔ یہاں اس کا ایک تفصیلی تعارف پیش کیا گیا ہے:

سورہ الحجر تعارف:

یہ سورہ مکی ہے اور اس میں ایمان، اللہ کی توحید، قیامت، اور انبیاء کے واقعات کو بیان کیا گیا ہے۔ اس میں اللہ کی قدرت، کائنات کے نظام، اور انسان کی تخلیق پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

اہم موضوعات:

آیت میں اللہ نے وعدہ کیا کہ قرآن کی حفاظت خود کرے گا :

"بیشک ہم نے یہ ذکر نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

.انبیاء کے واقعات :

حضرت لوطؑ کی قوم کا ذکر ہے جنہیں ان کے گناہوں کی پاداش میں ہلاک کیا گیا۔

.شیطان کا انکار :

شیطان نے انسان کو سجدہ کرنے سے انکار کیا اور قیامت تک کے لیے گمراہ کرنے کا عہد کیا۔

.جنت اور جہنم کا تذکرہ :

نیک لوگوں کے لیے جنت کی نعمتیں اور نافرمانوں کے لیے جہنم کی سزا کا ذکر کیا گیا ہے۔

ہدایات:

اللہ کی نشانیوں پر غور و فکر کرنا۔

صبر اور شکر کی تلقین۔
شیطان کے وسوسوں سے
بچنے کی ہدایت۔
سورہ النحل تعارف:یہ سورہ
مکی ہے اور اسے "سورۃ النعم"
بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں
اللہ کی دی گئی نعمتوں کا
تفصیلی ذکر ہے۔ اس میں توحید،
رسالت، اور آخرت پر زور دیا
گیا ہے۔
اہم موضوعات:
.اللہ کی نعمتوں کا ذکر :
زمین، آسمان، جانور، پانی،
فصلیں، شہد کی مکھی، اور
دیگر نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے
تاکہ انسان اللہ کی قدرت کو
پہچانے۔
شرک کی مذمت :

مشرکین کے عقائد کی تردید کرتے ہوئے اللہ کی واحدانیت کو واضح کیا گیا ہے۔

انبیاء کو لوگوں کی ہدایت کے لیے بھیجا گیا اور ان کے پیغام کو تسلیم کرنے کی دعوت دی گئی۔

.عدل و احسان کی ہدایت :

آیت میں عدل، احسان، اور قرابت داروں کے حقوق کا تذکرہ ہے :

" بیشک اللہ عدل اور احسان اور قرابت داروں کو (ان کا حق) دینے کا حکم دیتا ہے۔

شہد کی مکھی کی مثال :

شہد کی مکھی کو اللہ کی قدرت کی ایک نشانی کے طور پر پیش کیا گیا، جو اپنے رب

کے حکم کے مطابق کام کرتی ہے۔

ہدایات:

اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا۔

سچائی اور عدل کو اختیار کرنا۔

شرک سے اجتناب اور توحید پر ایمان۔

فطرت اور کائنات پر غور و فکر۔

اہم شخصیات اور واقعات:

.حضرت لوطؑ اور ان کی قوم :

قوم لوط کی نافرمانی اور ان پر اللہ کے عذاب کا ذکر۔

حضرت ابراہیمؑ :ان کی توحید پر استقامت اور اللہ سے قربانی کے جذبے کا ذکر۔

.اللہ کی قدرت کی نشانی کے طور پر۔

ہدایات کا خلاصہ:

اللہ کی توحید اور اس کی نعمتوں پر ایمان۔

صبر، شکر، اور عدل کی تلقین۔

آخرت کی تیاری اور نیک اعمال کی طرف رغبت۔

شرک، جھوٹ، اور بداعمالیوں سے اجتناب۔

یہ پارہ ہمیں اللہ کی نعمتوں کو پہچاننے، ان پر شکر ادا کرنے، اور دنیا و آخرت میں کامیابی کے لیے صراطِ مستقیم پر چلنے کی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

پارہ ۔۱۴
رُبَمَا

کافر بہت آرزوئیں کریں گے
کہ کاش وہ مسلمان ہوتے (۲)
تم چھوڑ دوانہیں کہ کھائیں
اورمزے اڑائیں اورا مید انہیں
غفلت میں ڈالے رکھے تو جلد
وہ جان لیں گے (۳)
اور ہم نے جو بستی ہلاک کی
اس کیلئے ایک مقرر مدت لکھی
ہوئی ہے (۴)
کو ئی گروہ اپنی مدت سے نہ
آگے بڑھے گااورنہ پیچھے ہٹے
گا (۵)

اور کافروں نے کہا: اے وہ
شخص جس پر قرآن نازل کیا گیا
ہے! بیشک تم مجنون ہو ﴿۶﴾
اگر تم سچے ہو توہمارے پاس
فرشتے کیوں نہیں لاتے ؟﴿۷﴾
ہم فرشتوں کو حق فیصلے کے
ساتھ ہی اتارتے ہیں اور جب وہ
اترتے ہیں تو لوگوں کومہلت
نہیں دی جاتی ﴿۸﴾
بیشک ہم نے اس قرآن کو نازل
کیا ہے اور بیشک ہم خود اس
کی حفاظت کرنے والے ہیں
﴿۹﴾
اور بیشک ہم نے تم سے پہلے
گزشتہ امتوں میں رسول
بھیجے ﴿۱۰﴾

اور ان کے پاس جو بھی رسول
آتا وہ اس کا مذاق اڑاتے
تھے (۱۱)
ایسے ہی ہم اس ہنسی کو ان
مجرموں کے دلوں میں ڈالتے
ہیں (۱۲)
وہ اس پر ایمان نہیں لاتے
حالانکہ پہلے لوگوں کا طریقہ
گزر چکا ہے (۱۳)
اور اگر ہم ان کے لیے آسمان
میں کوئی دروازہ کھول دیتے
تاکہ دن کے وقت اس میں چڑھ
جاتے (۱۴)
جب بھی وہ یہی کہتے کہ ہماری
نگاہوں کو بند کردیا گیا ہے بلکہ
ہم ایسی قوم ہیں جن پر جادو کیا
ہوا ہے (۱۵)

اور بیشک ہم نے آسمان میں
بہت سے برج بنائے اور اسے
دیکھنے والو ں کے لیے آراستہ
کیا ﴿١٦﴾
اور اسے ہم نے ہر شیطان
مردود سے محفوظ رکھا ﴿١٧﴾
البتہ جو چوری چھپے سننے
جائے تو اس کے پیچھے ایک
روشن شعلہ پڑجاتا ہے ﴿١٨﴾
اور ہم نے زمین کو پھیلایا اور
ہم نے اس میں لنگر ڈال دئیے
اور اس میں ہر چیز ایک معین
اندازےسے اگائی ﴿١٩﴾
اور تمہارے لیے اس میں زندگی
گزارنے کے سامان بنائے اور
وہ جاندار بنائے جنہیں تم رزق
نہیں دیتے ﴿٢٠﴾

اور ہمارے پاس ہر چیز کے
خزانے ہیں اور ہم اسے ایک
معلوم اندازے سے ہی اتارتے
ہیں ﴿۲۱﴾
اور ہم نے ہوائیں بھیجیں جو
بادلوں کوپانی سے بھر دیتی ہیں
تو ہم نے آسمان سے پانی اتارا
پھر ہم نے وہ تمہیں پینے کو دیا
اور تم اس کے خزانچی نہیں
ہو ﴿۲۲﴾
اور بیشک ہم ہی زندہ کرتے ہیں
اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہم ہی
وارث ہیں ﴿۲۳﴾
اور بیشک ہم تم میں سے آگے
بڑھنے والوں کو بھی جانتے ہیں
اوربیشک ہم پیچھے رہنے والوں
کو بھی جانتے ہیں ﴿۲۴﴾

اور بیشک تمہارا رب ہی انہیں
اٹھائے گا بیشک وہی علم والا،
حکمت والا ہے ﴿۲۵﴾
اور بیشک ہم نے انسان
کوخشک بجتی ہوئی مٹی سے
بنایا جو ایسے سیاہ گارے کی
تھی جس سے بُو آتی تھی ﴿۲۶﴾
اور ہم نے اس سے پہلے جن کو
بغیر دھویں والی آگ سے پیدا
کیا ﴿۲۷﴾
اور یاد کرو جب تمہارے رب
نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں
ایک آدمی کوبجتی ہوئی مٹی
سے پیدا کرنے والا ہوں جو مٹی
بدبودار سیاہ گارے کی ہے ﴿۲۸﴾
تو جب میں اسے ٹھیک کرلوں
اور میں اپنی طرف کی خاص

معز ز ر وح اس میں پھونک
دوں تو اس کے لیے سجدے میں
گر جان(۲۹)
تو جتنے فرشتے تھے سب کے
سب سجدے میں گرگئے(۳۰)
سوا ئے ابلیس کے ،اس نے
سجدہ والوں کے ساتھ ہونے سے
انکار کردیا(۳۱)
اللہ نے فرمایا: اے ابلیس! تجھے
کیا ہوا کہ توسجدہ کرنے والوں
کے ساتھ نہ ہوا(۳۲)
اس نے کہا: میرے لائق نہیں کہ
میں کسی انسان کو سجدہ کروں
جسے تو نے بجتی ہوئی مٹی
سے بنایا جو سیاہ بدبودار گارے
سے تھی(۳۳)

اللہ نے فرمایا: تو جنت سے نکل
جا کیونکہ تو مردود ہے ﴿۳۴﴾
اور بیشک قیامت تک تجھ پر
لعنت ہے ﴿۳۵﴾
اس نے کہا: اے میرے رب! تو
مجھے اس دن تک مہلت دیدے
جب لوگ اٹھائے جائیں ﴿۳۶﴾
اللہ نے فرمایا: پس بیشک تو ان
میں سے ہے ﴿۳۷﴾
جن کو معین وقت کے دن تک
مہلت دی گئی ہے ﴿۳۸﴾
اس نے کہا: اے رب میرے!
مجھے اس بات کی قسم کہ تو
نے مجھے گمراہ کیا، میں
ضرورزمین میں لوگوں کیلئے
نافرمانی خوشنما بنادوں گا اور

میں ضرور ان سب کو گمراہ
کردوں گا ﴿۳۹﴾
سوائے اُن کے جو اِن میں سے
تیرے چنے ہوئے بندے ہیں ﴿۴۰﴾
اللہ نے فرمایا: یہ میری طرف
آنے والا سیدھا راستہ ہے ﴿۴۱﴾
بیشک میرے بندوں پر تیرا کچھ
قابو نہیں سوائے ان گمراہوں
کے جو تیرے پیچھے چلیں
﴿۴۲﴾
اور بیشک جہنم ان سب کا وعدہ
ہے ﴿۴۳﴾
اس کے سات دروازے ہیں ، ہر
دروازے کے لیے ان میں سے
ایک ایک حصہ تقسیم کیا ہوا
ہے ﴿۴۴﴾

بیشک متقی لوگ باغوں اور
چشموں میں ہوں گے ﴿۴۵﴾
حکم ہوگا ان میں سلامتی کے
ساتھ امن و امان سے داخل ہو
جاؤ ﴿۴۶﴾
اور ہم ان کے سینوں میں موجود
کینہ کھینچ لیں گے، وہ آپس میں
بھائی بھائی ہوں گے، وہ آمنے
سامنے تختوں پربیٹھے ہوں
گے ﴿۴۷﴾
انہیں جنت میں نہ کوئی تکلیف
پہنچے گی اور نہ ہی وہ وہاں
سے نکالے جائیں گے ﴿۴۸﴾
میرے بندوں کو خبردو کہ
بیشک میں ہی بخشنےوالا
مہربان ہوں ﴿۴۹﴾

اور بیشک میرا ہی عذاب
دردناک عذاب ہے ﴿۵۰﴾
اور انہیں ابراہیم ؑکے مہمانوں
کاحوال سناؤ ﴿۵۱﴾
جب وہ اس کے پاس آئے تو
کہنے لگے: ”سلام “ابراہیم ؑنے
فرمایا:ہم تم سے ڈر رہے ہیں
﴿۵۲﴾
انہوں نے عرض کیا: آپ نہ
ڈریں ، بیشک ہم آپ کو ایک علم
والے لڑکے کی بشارت دیتے
ہیں ﴿۵۳﴾
فرمایا: کیا تم مجھے بشارت
دیتے ہوحالانکہ مجھے بڑھاپا
پہنچ چکا ہے تو کس چیز کی
بشارت دے رہے ہو؟ ﴿۵۴﴾

انہوں نے عرض کیا: ہم نے آپ
کو سچی بشارت دی ہے، آپ
ناامید نہ ہوں ﴿۵۵﴾
ابراہیمؑ نے کہا: گمراہوں کے
سوا اپنے رب کی رحمت سے
کون ناامید ہوتا ہے؟﴿۵۶﴾
فرمایا: اے فرشتو! تو تمہارا
ابھی آنے کا کام کیاہے؟﴿۵۷﴾
انہوں نے عرض کیا: ہم ایک
مجرم قوم کی طرف بھیجے
گئے ہیں ﴿۵۸﴾
سوائے لوطؑ کے گھر والوں کے
کہ بیشک ان سب کو ہم بچالیں
گے﴿۵۹﴾
سوائے اس کی بیوی کے، ہم
طے کرچکے ہیں کہ وہ پیچھے

رہ جانے والوں میں سے
ہے ﴿۶۰﴾
تو جب لوطؑ کے گھروالوں کے
پاس فرشتے آئے ﴿۶۱﴾
تو لوطؑ نے فرمایا: تم اجنبی لوگ
ہو ﴿۶۲﴾
انہوں نے کہا: بلکہ ہم تو آپ
کے پاس وہ عذابلائے ہیں جس
میں یہ لوگ شک کرتے
تھے ﴿۶۳﴾
اور ہم آپ کے پاس حق کے
ساتھ آئے ہیں اور ہم بیشک
سچے ہیں ﴿۶۴﴾
تو آپ رات کے کسی حصے
میں اپنے گھر والوں کو لے
چلیں اور آپ خود ان کے
پیچھے پیچھے چلیں اور تم

لوگوں میں سے کوئی مڑ کر نہ
دیکھے اور سیدھے چلتے رہو
جہاں کا تمہیں حکم دیا جارہا
ہے (۶۵)
اور ہم نے اسے اس حکم کا
فیصلہ سنادیا کہ صبح کے وقت
ان کافروں کی جڑ کٹ جائے
گی (۶۶)
اور شہر والے خوشی خوشی
آئے (۶۷)
لوطؑ نے فرمایا: یہ میرے مہمان
ہیں تو تم مجھے شرمندہ نہ کرو
(۶۸)
اور اللہ سے ڈرو اور مجھے
رسوا نہ کرو (۶۹)

انہوں نے کہا: کیا ہم نے تمہیں
دوسروں کے معاملے میں دخل
دینے سے منع نہ کیا تھا؟ ﴿۷۰﴾
فرمایا: یہ قوم کی عورتیں میری
بیٹیاں ہیں تو ان سے نکاح کرلو
اگر تمہیں کرنا ہے ﴿۷۱﴾
اے حبیبﷺ! تمہاری جان کی
قسم! بیشک وہ کافر یقیناًاپنے
نشہ میں بھٹک رہے ہیں ﴿۷۲﴾
تو دن نکلتے ہی انہیں زوردار
چیخ نے آپکڑا ﴿۷۳﴾
و ہم نے اس بستی کا اوپر کا
حصہ اس کے نیچے کا حصہ
کردیا اور ان پر کنکر کے پتھر
برسائے ﴿۷۴﴾

بیشک اس میں غور کر کے
عبرت حاصل کرنے والوں کے
لیے نشانیاں ہیں ﴿۷۵﴾
اور بیشک وہ بستیاں اس راستے
پر ہیں جو اب تک قائم ہے﴿۷۶﴾
بیشک اس میں ایمان والوں
کیلئے نشانیاں ہیں ﴿۷۷﴾
اور بیشک کثیر درختوں والی
جگہ کے رہنے والے ضرور
ظالم تھے﴿۷۸﴾
تو ہم نے ان سے انتقام لیا اور
بیشک وہ دونوں بستیاں صاف
راستے پر ہیں ﴿۷۹﴾
اور بیشک حجر والو ں نے
رسولوں کو جھٹلایا﴿۸۰﴾

اور ہم نے انہیں اپنی نشانیاں دیں
تو وہ ان سے منہ پھیرے
رہے (۸۱)
اور وہ بے خوف ہو کر پہاڑوں
میں تراش تراش کر گھر بناتے
تھے (۸۲)
تو انہیں صبح ہوتے زور دار
چیخ نے پکڑ لیا (۸۳)
تو ان کی کمائی کچھ ان کے کام
نہ آئی (۸۴)
اور ہم نے آسمان اور زمین اور
جو کچھ ان کے درمیان ہے سب
حق کے ساتھ بنایا اور بیشک
قیامت آنے والی ہے تو تم اچھی
طرح درگزر کرو (۸۵)

بیشک تمہارا رب ہی بہت پیدا
کرنے والا، جاننے والا ہے ﴿۸۷﴾
اور بیشک ہم نے تمہیں سات
آیتیں دیں جو بار بار دہرائی
جاتی ہیں اور عظمت والا قرآن
دیا ﴿۸۸﴾
تم اپنی نگاہ اس مال و اسباب کی
طرف نہ اٹھاؤ جس کے ذریعے
ہم نے کافروں کی کئی قسموں
کو فائدہ اٹھانے دیا ہے اور ان کا
کچھ غم نہ کھاؤ اور مسلمانوں
کیلئے اپنے بازو بچھا دو ﴿۸۹﴾
اور تم فرماؤ کہ میں ہی صاف
ڈر سنانے والا ہوں ﴿۹۰﴾
جیسا ہم نے تقسیم کرنے والوں
پر اتارا جنہوں نے کلامِ الٰہی
کے ٹکڑے ٹکڑے کردئیے ﴿۹۱﴾

تو تمہارے رب کی قسم ہم
ضرور ان سب سے پوچھیں
گے ﴿۹۲﴾
اُس کے بارے میں جو وہ کرتے
تھے ﴿۹۳﴾
پس وہ بات اعلانیہ کہہ دو جس
کاآپ کو حکم دیا جارہاہے اور
مشرکوں سے منہ پھیر لو ﴿۹۴﴾
بیشک ان ہنسنے والوں کے
مقابلے میں ہم تمہیں کافی ہوں
گے ﴿۹۵﴾
جو اللہ کے ساتھ دوسرا معبود
ٹھہراتے ہیں تو عنقریب جان
جائیں گے ﴿۹۶﴾

اور بیشک ہمیں معلوم ہے کہ ان
کی باتوں سے آپ کا دل تنگ
ہوتا ہے ﴿۹۷﴾
تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ
اس کی پاکی بیان کرو اور سجدہ
کرنے والوں میں سے
ہوجاؤ ﴿۹۸﴾
اور اپنے رب کی عبادت کرتے
رہو حتّٰی کہ تمہیں موت
آجائے ﴿۹۹﴾

سورۃاَلنَّحْل

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ، رحم والاہے

اللہ کا حکم قریب آگیا تو تم اس کو جلدی طلب نہ کرو، اللہ ان کے شرک سے پاک اور بلند وبالا ہے ﴿١﴾

اللہ اپنے بندوں میں سے جس پرچاہتا ہے اس پر فرشتوں کو اپنے حکم سے روح یعنی وحی کے ساتھ نازل فرماتا ہے کہ تم ڈر سناؤ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو مجھ سے ڈرو ﴿٢﴾

اس نے آسمانوں اور زمین کو
حق کے ساتھ بنایا۔ وہ ان کے
شرک سے بلندوبالا ہے ﴿۳﴾
اس نے انسان کو منی سے پیدا
کیا پھر جبھی وہ کھلم کھلا
جھگڑنے والا بن گیا ﴿۴﴾
اور اس نے جانور پیدا کئے ، ان
میں تمہارے لیے گرم لباس اور
بہت سے فائدے ہیں اور ان سے
تم غذابھی کھاتے ہو ﴿۵﴾
اور تمہارے لئے ان میں زینت
ہے جب تم انہیں شام کو واپس
لاتے ہو اور جب چرنے کیلئے
چھوڑتے ہو ﴿۶﴾
اور وہ جانورتمہارے بوجھ اٹھا
کر ایسے شہر تک لے جاتے
ہیں جہاں تم اپنی جان کو مشقت

میں ڈالے بغیر نہیں پہنچ سکتے
،بیشک تمہارا رب نہایت مہربان
رحم والا ہے (۷)
اور اس نے گھوڑے اور خچر
اور گدھے پیدا کئے تا کہ تم ان
پر سوار ہو اور یہ تمہارے لئے
زینت ہے اور ابھی مزید ایسی
چیزیں پیدا کرے گاجو تم جانتے
نہیں (۸)
اور درمیان کا سیدھا راستہ
دکھانا اللہ کے ذمہ کرم پر ہی
ہے اور ان راستوں میں سے
کوئی ٹیڑھا راستہ بھی ہے اور
اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت
دیدیتا (۹)
وہی ہے جس نے آسمان سے
پانی اتارا، اس سے تمہارا پینا

ہے اور اسی سے درخت اگتے
ہیں جن سے تم جانور چراتے
ہو ﴿۱۰﴾
اس پانی سے وہ تمہارے لیے
کھیتی اور زیتون اور کھجور
اور انگور اور ہر قسم کے پھل
اگاتا ہے ،بیشک اس میں غور
وفکر کرنے والوں کیلئے نشانی
ہے ﴿۱۱﴾
اور اس نے تمہارے لیے رات
اور دن اور سورج اور چاند کو
کام میں لگا دیا اور ستارے بھی
اسی کے حکم کے پابند ہیں ۔
بیشک اس میں عقل مندوں
کیلئے نشانیاں ہیں ﴿۱۲﴾
اور اس نے تمہارے کام میں
لگادیں وہ مختلف رنگوں والی

چیزیں جواس نے تمہارے لیے
زمین میں پیدا کیں ۔ بیشک اس
میں نصیحت ماننے والوں کیلئے
نشانی ہے (۱۳)
اور وہی ہے جس نے سمندر
تمہارے قابو میں دیدئیے تا کہ تم
اس میں سے تازہ گوشت کھاؤ
اور تم اس میں سے زیور
نکالوجسے تم پہنتے ہو اور تم
اس میں کشتیوں کو دیکھتے ہو
کہ پانی کو چیرتی ہوئی چلتی
ہیں اور اس لئے کہ تم اس کا
فضل تلاش کرو اورتاکہ تم شکر
ادا کرو (۱۴)
اور اس نے زمین میں لنگر
ڈالے تاکہ زمین تمہیں لے کر
حرکت نہ کرتی رہے اور اس

نے نہریں اور راستے بنائے
تاکہ تم راستہ پالو ﴿۱۵﴾
اور راستوں کیلئے کئی نشانیاں
بنائیں اور لوگ ستاروں سے
راستہ پالیتے ہیں ﴿۱۶﴾
تو کیا جو پیدا کرنے والا ہے وہ
اس جیسا ہے جو کچھ بھی نہیں
بناسکتا؟ تو کیا تم نصیحت نہیں
مانتے؟ ﴿۱۷﴾
اور اگر تم اللہ کی نعمتیں گنو تو
انہیں شمار نہیں کرسکو گے،
بیشک اللہ بخشنے والا مہربان
ہے ﴿۱۸﴾
اور اللہ جانتا ہے جو تم چھپاتے
ہو اور جو تم ظاہر کرتے
ہو ﴿۱۹﴾

اور اللہ کے سوا جن کی یہ لوگ
عبادت کرتے ہیں وہ تو کسی
شے کو پیدا نہیں کرتے بلکہ وہ
تو خود بنائے جاتے ہیں ﴿۲۰﴾
بے جان ہیں زندہ نہیں ہیں اور
انہیں خبر نہیں کہ لوگ کب
اٹھائے جائیں گے ﴿۲۱﴾
تمہارا معبود ایک معبود ہے تو
وہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے
ان کے دل منکر ہیں اور وہ
متکبر ہیں ﴿۲۲﴾
حقیقت یہ ہے کہ اللہ جانتا ہے
جو وہ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر
کرتے ہیں ، بیشک وہ مغروروں
کو پسند نہیں فرماتا ﴿۲۳﴾
اور جب ان سے کہا جائے:
تمہارے رب نے کیا نازل

فرمایا؟ تو کہتے ہیں : پہلے
لوگوں کی داستانیں ہیں ﴿۲۴﴾
اس لئے کہ قیامت کے دن اپنے
پورے بوجھ اور کچھ ان لوگوں
کے گناہوں کے بوجھ اٹھائیں
جنہیں اپنی جہالت سے گمراہ
کررہے ہیں ۔ سن لو ! یہ کیا ہی
برا بوجھ اٹھاتے ہیں ﴿۲۵﴾
بیشک ان سے پہلے لوگوں نے
مکرو فریب کیا تھا تو اللہ نے ان
کی تعمیر کو بنیادوں سے اکھاڑ
دیا اور اوپر سے ان پر چھت گر
پڑی اور ان پر وہاں سے عذاب
آیا جہاں سے انہیں خبر بھی
نہیں تھی ﴿۲۶﴾
پھر قیامت کے دن اللہ انہیں
رسوا کرے گا اور فرمائے گا:

کہاں ہیں میرے وہ شریک جن
کے بارےمیں تم جھگڑتے تھے؟
علم والے کہیں گے: بیشک آج
ساری رسوائی اور برائی
کافروں پر ہے﴿۲۷﴾
فرشتے ان کافروں کی جان اس
حال میں نکالتے ہیں کہ وہ لوگ
اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے
ہوتے ہیں تو وہ صلح کی بات
پیش کرتے ہیں کہ ہم توکوئی
برائی نہیں کیا کرتے تھے۔
فرشتے کہتے ہیں : ہاں کیوں
نہیں ، بیشک اللہ تمہارے اعمال
کو خوب جانتا ہے﴿۲۸﴾
تواب جہنم کے دروازوں میں
داخل ہوجاؤ ، ہمیشہ اس میں

رہوگے تو تکبر کرنے والوں کا
کیا ہی برا ٹھکانا ہے ﴿۲۹﴾
اور متقی لوگوں سے کہا جائے
کہ تمہارے رب نے کیا نازل
فرمایا؟ تو کہتے ہیں : بھلائی
نازل فرمائی۔ جنہوں نے اس دنیا
میں بھلائی کی ،ان کے لیے
بھلائی ہے اور بیشک آخرت کا
گھر سب سے بہتر ہے
اوربیشک پرہیزگاروں کا گھر
کیا ہی اچھا ہے ﴿۳۰﴾
ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں جن
میں وہ داخل ہوں گے، ان کے
نیچے نہریں جاری ہیں ، ان
کیلئے ان باغوں میں وہ تما م
چیزیں ہیں جو وہ چاہیں گے۔اللہ

پرہیزگاروں کو ایسا ہی صلہ دیتا
ہے ﴿۳۱﴾
فرشتے ان کی جان پاکیزگی کی
حالت میں نکالتے ہوئے کہتے
ہیں : تم پر سلامتی ہو،تم اپنے
اعمال کے بدلے میں جنت میں
داخل ہوجاؤ ﴿۳۲﴾
یہ کافراس بات کا انتظار
کررہے ہیں کہ ان کے پاس
فرشتے آجائیں یا تمہارے رب کا
عذاب آجائے۔ ان سے پہلے
لوگوں نے بھی ایسے ہی کیا تھا
اور اللہ نے ان پر کوئی ظلم نہیں
کیا لیکن یہ خود ہی اپنی جانوں
پر ظلم کرتے تھے ﴿۳۳﴾
تو ان کے اعمال کی برائیاں ان
پر آ پڑیں اور جس عذاب کا یہ

مذاق اڑاتے تھے اس نے انہیں
گھیرلیا(۳۴)
اور مشرک کہنے لگے: اگر اللہ
چاہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادا
اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت
نہ کرتے اور نہ اس کے حکم
کے بغیر ہم کسی چیز کو حرام
قرار دیتے۔ ان سے پہلے لوگوں
نے بھی ایسا ہی کیا تھا تو
رسولوں پر تو صاف صاف تبلیغ
کردینا ہی لازم ہے(۳۵)
اور بیشک ہر امت میں ہم نے
ایک رسول بھیجا کہ اے لوگو!
اللہ کی عبادت کرو اور شیطان
سے بچو تو ان میں کسی کو اللہ
نے ہدایت دیدی اور کسی پر
گمراہی ثابت ہوگئی تو تم زمین
میں چل پھر کر دیکھو کہ

جھٹلانے والوں کا کیسا انجام
ہوا؟ ﴿۳۶﴾
اگر تم ان کی ہدایت کی حرص
کرتے ہو تو بیشک اللہ اسے
ہدایت نہیں دیتا جسے وہ گمراہ
کرے اور ان کا کوئی مددگار
نہیں ﴿۳۷﴾
اور انہوں نے بڑی کوشش
کرکے اللہ کی قسم کھائی کہ اللہ
کسی مرنے والے کو نہ اٹھائے
گا۔ کیوں نہیں ؟ یہ سچا وعدہ اس
کے ذمہ پرہے لیکن اکثر لوگ
نہیں جانتے ﴿۳۸﴾
تاکہ انہیں واضح کر کے وہ بات
بتادے جس میں جھگڑتے تھے
اور تاکہ کافر جان لیں کہ وہ
جھوٹے تھے ﴿۳۹﴾

جب ہم کوئی چیز چاہیں تو اسے
ہمارا صرف یہی فرمانا ہوتا ہے
کہ ہم اسے کہیں ’’ہوجا ‘‘تووہ
فوراً ہوجاتی ہے ﴿۴۰﴾
اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں
اپنے گھر بار چھوڑے اس کے
بعد کہ ان پر ظلم کیا گیا تو ہم
ضرور انہیں دنیا میں اچھی جگہ
دیں گے اور بیشک آخرت کا
ثواب بہت بڑا ہے۔ کسی طرح
لوگ جانتے ﴿۴۱﴾
وہ جنہوں نے صبر کیا اور اپنے
رب ہی پر بھروسہ کرتے ہیں
﴿۴۲﴾
اور ہم نے تم سے پہلے مرد ہی
بھیجے جن کی طرف ہم وحی
کرتے تھے اے لوگو!اگر تم نہیں

جانتے تو علم والوں سے پوچھو
(۴۳)
ہم نے روشن دلیلوں اور کتابوں
کے ساتھ رسولوں کو بھیجا اور
اے حبیبﷺ! ہم نے تمہاری
طرف یہ قرآن نازل فرمایا تاکہ
تم لوگوں سے وہ بیان کردو جو
اُن کی طرف نازل کیا گیا ہے
اورتاکہ وہ غوروفکر کریں
(۴۴)
تو کیا بری سازشیں کرنے والے
اس بات سے بے خوف ہوگئے
کہ اللہ انہیں زمین میں دھنسا دے
یا ان پر وہاں سے عذاب آئے
جہاں سے انہیں خبر بھی نہ
ہو (۴۵)

یا انہیں چلتے پھرتے پکڑ لے تو
وہ اللہ کو عاجز نہیں
کرسکتے (۴۶)
یا انہیں آہستہ آہستہ نقصان
پہنچاتے ہوئے پکڑلے تو بیشک
تمہارا رب نہایت مہربان رحمت
والا ہے (۴۷)
اور کیا انہوں نے اس طرف نہ
دیکھا کہ اللہ نے جوچیز بھی پیدا
فرمائی ہے اس کے سائے اللہ کو
سجدہ کرتے ہوئے دائیں اور
بائیں جھکتے ہیں اور وہ سائے
عاجزی کررہے ہیں (۴۸)
اور جو کچھ آسمانوں میں ہیں
اور جو زمین میں چلنے والا ہے
اور فرشتے سب اللہ ہی کو سجدہ

کرتے ہیں اور فرشتے غرور
نہیں کرتے ﴿۴۹﴾
وہ اپنے اوپر اپنے رب کا خوف
کرتے ہیں اور وہی کرتے ہیں
جو انہیں حکم دیا جاتاہے ﴿۵۰﴾
اور اللہ نے فرمادیا: دومعبودنہ
ٹھہراؤ وہ تو ایک ہی معبود ہے
تو مجھ ہی سے ڈرو ﴿۵۱﴾
اورجو کچھ آسمانوں اور زمین
میں ہے سب اسی کا ہے اور
فرمانبرداری کا حق ہمیشہ اسی
کیلئے ہے۔ توکیا تم اللہ کے سوا
کسی اورسے ڈرو گے؟ ﴿۵۲﴾
اور تمہارے پاس جو نعمت ہے
سب اللہ کی طرف سے ہے پھر
جب تمہیں تکلیف پہنچتی ہے تو
تم اسی سے فریادکرتے ہو ﴿۵۳﴾

پھر جب وہ تم سے برائی ٹال
دیتا ہے تو اس وقت تم میں ایک
گروہ اپنے رب کے ساتھ شرک
کرنے لگتا ہے ﴿۵۴﴾
تاکہ وہ ہماری دی ہوئی نعمتوں
کی ناشکری کریں تو کچھ فائدہ
اٹھالو تو عنقریب تم جان جاؤ
گے ﴿۵۵﴾
اور کافر ہماری دی ہوئی روزی
میں سے انجانی چیزوں کیلئے
حصہ مقرر کرتے ہیں ۔اللہ کی
قسم! اے لوگو! تم سے اُس کے
بارے میں ضرور پوچھا جائے
گا جو تم جھوٹ باندھتے
تھے ﴿۵۶﴾
اوروہ اللہ کے لیے بیٹیاں قرار
دیتے ہیں حالانکہ وہ پاک ہے

اور اپنے لیے وہ مانتے ہیں جو
اپنا جی چاہتا ہے (۵۷)
اور جب ان میں کسی کو بیٹی
ہونے کی خوشخبری دی جاتی
ہے تو دن بھر اس کا منہ کالا
رہتا ہے اور وہ غصے سے
بھراہوتا ہے (۵۸)
اس بشارت کی برائی کے سبب
لوگوں سے چھپا پھرتا ہے ۔ کیا
اسے ذلت کے ساتھ رکھے گا یا
اسے مٹی میں دبادے گا ؟
خبردار! یہ کتنا برا فیصلہ
کررہے ہیں (۵۹)
جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ان
کیلئے بری حالت ہے اور اللہ کی
سب سے بلندشان ہے اور وہی
عزت والا، حکمت والا ہے (۶۰)

اور اگر اللہ لوگوں کو ان کے
ظلم کی بنا پر پکڑ لیتا تو زمین
پر کوئی چلنے والا نہ چھوڑتا
لیکن وہ انہیں ایک مقررہ مدت
تک مہلت دیتا ہے پھر جب ان
کی مدت آجائے گی تو وہ نہ
ایک گھڑی پیچھے ہٹیں گے اور
نہ ہی آگے بڑھیں گے ﴿۶۱﴾
اور اللہ کے لیے وہ ٹھہراتے ہیں
جو خود ناپسند کرتے ہیں اور ان
کی زبانیں جھوٹ بولتی ہیں کہ
ان کے لیے بھلائی ہے۔ حقیقت
میں ان کے لئے آگ ہے اور یہ
کہ وہ جہنمیوں کے آگے آگے
جانے والے ہوں گے ﴿۶۲﴾
اللہ کی قسم! ہم نے تم سے پہلے
کتنی امتوں کی طرف رسول
بھیجے تو شیطان نے لوگوں

کیلئے ان کے اعمال کو خوشنما
بنادیا تو آج وہی ان کا ساتھی ہے
اور ان کے لیے دردناک عذاب
ہے (۶۳)
اور ہم نے تم پر یہ کتاب اس
لئے نازل فرمائی ہے تاکہ تم
لوگوں کیلئے وہ بات واضح
کردو جس میں انہیں اختلاف ہے
اوریہ کتاب ایمان والوں کے لیے
ہدایت اور رحمت ہے (۶۴)
اور اللہ نے آسمان سے پانی اتارا
تو اس کے ذریعے زمین کو اس
کی موت کے بعد زندہ کردیا ۔
بیشک اس میں سننے والوں کے
لئے نشانی ہے (۶۵)
اور بیشک تمہارے لیے
مویشیوں میں غوروفکر کی

باتیں ہیں وہ یہ کہ ہم تمہیں ان
کے پیٹوں سے گوبر اور خون
کے درمیان سے خالص دودھ
نکال کر پلاتے ہیں جو پینے
والے کے گلے سے آسانی سے
اترنے والا ہے ﴿۶۶﴾
اور کھجور اور انگور کے
پھلوں میں سے کوئی پھل وہ ہے
کہ اس سے تم نبیذ اور اچھا
رزق بناتے ہو بیشک اس میں
عقل مند لوگوں کیلئے نشانی
ہے ﴿۶۷﴾
اور تمہارے رب نے شہد کی
مکھی کے دل میں یہ بات ڈال
دی کہ پہاڑوں میں اور درختوں
میں اور چھتوں میں گھر
بناؤ ﴿۶۸﴾

پھر ہر قسم کے پھلوں میں سے
کھاؤ اور اپنے رب کے بنائے
ہوئے نرم و آسان راستوں پر
چلتی رہو۔ اس کے پیٹ سے
ایک پینے کی رنگ برنگی چیز
نکلتی ہے اس میں لوگوں کیلئے
شفا ہے بیشک اس میں
غوروفکر کرنے والوں کیلئے
نشانی ہے ﴿۶۹﴾
اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا پھروہ
تمہاری جان قبض کرے گااور تم
میں کوئی سب سے گھٹیا عمر
کی طرف پھیرا جاتا ہے تاکہ
جاننے کے بعد کچھ نہ جانے۔
بیشک اللہ جاننے والا ، بہت
قدرت والا ہے ﴿۷۰﴾
اور اللہ نے تم میں سے ایک کو
دوسرے پر رزق میں برتری دی

ہے تو جنہیں رزق کی برتری
دی گئی ہے وہ اپنا رزق اپنے
غلاموں ، باندیوں پر نہیں
لوٹاتے کہ کہیں وہ اس رزق میں
برابر نہ ہوجائیں تو کیا صرف
اللہ کی نعمت سے مکرتے ہیں
؟(۷۱)
اور اللہ نے تمہارے لیے تمہاری
جنس سے عورتیں بنائیں اور
تمہارے لیے تمہاری عورتوں
سے بیٹے اور پوتے نواسے پیدا
کیے اور تمہیں ستھری چیزوں
سے روزی دی تو کیاوہ باطل
ہی پر یقین کرتے ہیں ؟ اور اللہ
کے فضل ہی کے منکر ہوتے
ہیں ؟(۷۲)
اور اللہ کے سوا
ایسوں کی عبادت کرتے ہیں جو

انہیں آسمان اور زمین سے کچھ
بھی روزی دینے کا اختیار نہیں
رکھتے اور نہ وہ کچھ کرسکتے
ہیں ﴿۷۳﴾
توتم اللہ کے لیے مِثل نہ
ٹھہراؤ،بیشک اللہ جانتا ہے اور
تم نہیں جانتے ﴿۷۴﴾
اللہ نے ایک بندے کی مثال بیان
فرمائی جو خود کسی کی ملکیت
میں ہے ، وہ کسی شے پر قادر
نہیں اور ایک وہ ہے جسے ہم
نے اپنی طرف سے اچھی
روزی عطا فرمارکھی ہے تو وہ
اس میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ
خرچ کرتا ہے ، کیا وہ سب
برابر ہوجائیں گے؟ تمام تعریفیں

اللہ کیلئے ہیں بلکہ ان میں اکثر
جانتے نہیں(۷۵)
اور اللہ نے دو مردوں کی مثال
بیان فرمائی ، ان میں سے ایک
گونگا ہے جو کسی شے پر
قدرت نہیں رکھتا اور وہ اپنے آقا
پر صرف بوجھ ہے ، اس کا آقا
اسے جدھر بھیجتاہے وہ کوئی
خیر لے کر نہیں آتا تو کیا وہ
اور دوسرا وہ جو عدل کا حکم
کرتا ہے اور وہ سیدھے راستے
پر بھی ہے کیا دونوں برابر ہیں
؟(۷۶)
اور آسمانوں اور زمین کی چھپی
چیزوں کا علم اللہ ہی کو ہے اور
قیامت کا معاملہ صرف ایک
پلک جھپکنے کی طرح ہے بلکہ
اس سے بھی زیادہ قریب ہے

بیشک اللہ ہر شے پر قادر
ہے (۷۷)
اور اللہ نے تمہیں تمہاری ماؤں
کے پیٹوں سے اس حال میں پیدا
کیا کہ تم کچھ نہ جانتے تھے
اور اس نے تمہارے کان اور
آنکھیں اور دل بنائے تاکہ تم
شکر گزار بنو (۷۸)
کیا انہوں نے پرندوں کی طرف
نہ دیکھا جو آسمان کی فضا میں
اللہ کے حکم کے پابند ہیں ۔ انہیں
وہاں اللہ کے سوا کوئی نہیں
روکتا بیشک اس میں ایمان
والوں کیلئے نشانیاں ہیں (۷۹)
اور اللہ نے تمہارے گھروں کو
تمہاری رہائش بنایا اور اس نے
تمہارے لیے جانوروں کی

کھالوں سے کچھ گھر بنائے
جنہیں تم اپنے سفر کے دن اور
اپنے قیام کے دن بڑا ہلکا پھلکا
پاتے ہو اور بھیڑوں کی اُون اور
اونٹوں کی پشم اور بکریوں کے
بالوں سے گھریلوسامان اور
ایک مدت تک فائدہ اٹھانے کے
اسباب بنائے ﴿۸۰﴾
اور اللہ نے تمہیں اپنی بنائی
ہوئی چیزوں سے سائے دیئے
اور تمہارے لیے پہاڑوں میں
چھپنے کی جگہیں بنائیں اور
تمہارے لیے کچھ پہننے کے
لباس بنائے جو تمہیں گرمی سے
بچائیں اور کچھ لباس بنائے جو
لڑائی کے وقت تمہاری حفاظت
کرتے ہیں ۔ اللہ اسی طرح تم پر

اپنی نعمت پوری کرتا ہے تاکہ
تم اسلام لے آؤ (۸۱)
پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اے
حبیب! تم پر صرف صاف صاف
تبلیغ کردینا لازم ہے (۸۲)
وہ اللہ کی نعمت کو پہچانتے ہیں
پھر اس کاانکار کردیتے ہیں اور
ان میں اکثر کافر ہی ہیں (۸۳)
اور یاد کروجس دن ہم ہر امت
سے ایک گواہ اٹھائیں گے پھر
کافروں کو اجازت نہیں دی
جائے گی اور نہ ان سے رجوع
کرنا،طلب کیا جائے گا (۸۴)
اور ظلم کرنے والے جب عذاب
دیکھیں گے تو ان سے نہ عذاب
ہلکا کیا جائے گا اور نہ ہی انہیں
مہلت دی جائے گی (۸۵)

اور مشرک جب اپنے شریکوں
کو دیکھیں گے تو کہیں گے: اے
ہمارے رب! یہ ہمارے وہ
شریک ہیں جن کی ہم تیرے سوا
عبادت کیا کرتے تھے تو وہ ان
کی طرف اپنی بات پھینک دیں
گے کہ تم بیشک جھوٹے
ہو ﴿۸۶﴾
اور وہ مشرک اس دن اللہ کی
طرف صلح کی پیشکش کریں
گے اور ان کی خود ساختہ باتیں
ان سے گم ہوجائیں گی ﴿۸۷﴾
جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی
راہ سے روکا ہم ان کے فساد
کے بدلے میں عذاب پر عذاب کا
اضافہ کردیں گے ﴿۸۸﴾

اور جس دن ہم ہر امت میں انہیں
میں سے ان پر ایک گواہ اٹھائیں
گے اور اے حبیب! تمہیں ان
سب پر گواہ بناکر لائیں گے اور
ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا جو ہر
چیز کا روشن بیان ہے اور
مسلمانوں کیلئے ہدایت اور
رحمت اور بشارت ہے (۸۹)
بیشک اللہ عدل اور احسان اور
رشتے داروں کو دینے کا حکم
فرماتا ہے اور بے حیائی اور ہر
بری بات اور ظلم سے منع
فرماتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت
فرماتا ہے تاکہ تم نصیحت
حاصل کرو (۹۰)
اور اللہ کا عہد پورا کرو جب تم
کوئی عہد کرو اور قسموں کو
مضبوط کرنے کے بعد نہ توڑو

حالانکہ تم اللہ کواپنے اوپر
ضامن بناچکے ہو۔ بیشک اللہ
تمہارے کام جانتا ہے (۹۱)
اور تم اس عورت کی طرح نہ
ہوناجس نے اپنا سوت مضبوطی
کے بعد ریزہ ریزہ کرکے توڑ
دیا، ایسا نہ ہوکہ تم اپنی قسموں
کو اپنے درمیان دھوکے اور
فساد کا ذریعہ بنالو کہ ایک گروہ
دوسرے گروہ سے زیادہ طاقت
و مال والا ہے۔ اللہ تو اس کے
ذریعے تمہیں صرف آزماتا ہے
اور وہ ضرور قیامت کے دن
تمہارے لئے صاف ظاہر کردے
گا جس بات میں تم جھگڑتے
تھے (۹۲)
اور اگراللہ چاہتا تو سب کو ایک
ہی امت بنادیتا لیکن اللہ گمراہ

کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور
ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے
اور تم سے تمہارے اعمال کے
بارے میں ضرور پوچھا جائے
گا﴿۹۳﴾
اور تم اپنی قسموں کو اپنے
درمیان دھوکے اور فساد کا
ذریعہ نہ بناؤ ورنہ قدم ثابت
قدمی کے بعد پھسل جائیں گے
اور تم اللہ کے راستے سے
روکنے کی وجہ سے سزا کا
مزہ چکھو گے اور تمہارے لئے
بہت بڑا عذاب ہوگا﴿۹۴﴾
اور اللہ کے عہد کے بدلے
تھوڑی سی قیمت نہ لو ۔ بیشک
جو اللہ کے پاس ہے وہ تمہارے

لیے بہتر ہے اگر تم جانتے
ہو ﴿۹۵﴾
جو تمہارے پاس ہے وہ ختم
ہوجائے گا اور جو اللہ کے پاس
ہے وہ باقی رہنے والا ہے اور
ہم صبر کرنے والوں کو ان کے
بہترین کاموں کے بدلے میں ان
کا اجر ضرور دیں گے ﴿۹۶﴾
جو مرد یا عورت نیک عمل
کرے اور وہ مسلمان ہو تو ہم
ضرور اسے پاکیزہ زندگی دیں
گے اور ہم ضرور انہیں ان کے
بہترین کاموں کے بدلے میں ان
کا اجر دیں گے ﴿۹۷﴾
تو جب تم قرآن پڑھنے لگو تو
شیطان مردود سے اللہ کی پناہ
مانگو ﴿۹۸﴾

بیشک اسے ان لوگوں پر کوئی
قابو نہیں جو ایمان لائے اور وہ
اپنے رب ہی پر بھروسہ کرتے
ہیں ﴿۹۹﴾
اس کا قابو تو انہیں پر ہے جو
اس سے دوستی کرتے ہیں اور
وہ جواس کو شریک ٹھہراتے
ہیں ﴿۱۰۰﴾
اور جب ہم ایک آیت کی جگہ
دوسری آیت بدل دیں اور اللہ
خوب جانتا ہے جو وہ اتارتا ہے
تو کافر کہتے ہیں : تم خود گھڑ
لیتے ہو بلکہ ان میں اکثر جانتے
نہیں ﴿۱۰۱﴾
تم فرماؤ: اسے مقدس روح نے
آپ کے رب کی طرف سے حق
کے ساتھ نازل کیا ہے تاکہ وہ

ایمان والوں کو ثابت قدم کردے
اور یہمسلمانوں کیلئے ہدایت اور
خوشخبری ہے﴿۱۰۲﴾
اور بیشک ہم جانتے ہیں کہ وہ
کافر کہتے ہیں : اس نبی کو
ایک آدمی سکھاتا ہے، جس
آدمی کی طرف یہ منسوب کرتے
ہیں اس کی زبان عجمی ہے اور
یہ قرآن روشن عربی زبان میں
ہے﴿۱۰۳﴾
بیشک جو اللہ کی آیتوں پر ایمان
نہیں لاتے اللہ انہیں راہ نہیں
دکھاتا اور ان کے لئے درد ناک
عذاب ہے﴿۱۰۴﴾
جھوٹا بہتان وہی باندھتے ہیں جو
اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے
اور وہی جھوٹے ہیں ﴿۱۰۵﴾

جو ایمان لانے کے بعد اللہ کے
ساتھ کفر کرے سوائے اس آدمی
کے جسے کفرپر مجبور کیا
جائے اور اس کا دل ایمان پرجما
ہوا ہولیکن وہ جو دل کھول کر
کافر ہوں ان پر اللہ کا غضب ہے
اور ان کیلئے بڑا عذاب ہے ﴿۱۰۶﴾
یہ عذاب اس لئے ہے کہ انہوں
نے آخرت کی بجائے دنیا کی
زندگی کوپسند کرلیا اور اس لئے
کہ اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا
﴿۱۰۷﴾
یہی وہ لوگ ہیں جن کے دل اور
کان اور آنکھو ں پر اللہ نے مہر
لگا دی ہے اور یہی غافل ہیں
﴿۱۰۸﴾

حقیقت میں یہ لوگ آخرت میں
برباد ہونے والے ہیں ﴿۱۰۹﴾
پھر بیشک تمہارا رب ان لوگوں
کے لیے جنہوں نے تکلیفیں
دئیے جانے کے بعد اپنے گھر
بار چھوڑے پھر انہوں نے جہاد
کیا اورصبر کیا بیشک تمہارا
رب اس کے بعد ضرور بخشنے
والا مہربان ہے ﴿۱۱۰﴾
یاد کرو جس دن ہر جان اپنی
طرف سے جھگڑتی ہوئی آئے
گی اور ہر جان کو اس کا عمل
پورا پورا دیا جائے گا اور ان پر
ظلم نہ ہوگا ﴿۱۱۱﴾
اور اللہ نے ایک بستی کی مثال
بیان فرمائی جوامن و اطمینان
والی تھی ہر طرف سے اس کے

پاس اس کا رزق کثرت سے
آتاتھا تو وہاں کے رہنے والے
اللہ کی نعمتوں کی ناشکری
کرنے لگے تو اللہ نے ان کے
اعمال کے بدلے میں انہیں بھوک
اور خوف کے لباس کا مزہ
چکھایا﴿۱۱۲﴾
اور بیشک ان کے پاس انہیں
میں سے ایک رسول تشریف لایا
تو انہوں نے اسے جھٹلایا تو
انہیں عذاب نے پکڑلیا اور وہ
زیادتی کرنے والے تھے﴿۱۱۳﴾
تو اللہ کا دیا ہوا حلال پاکیزہ
رزق کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا
شکر اداکرو اگر تم اس کی
عبادت کرتے ہو﴿۱۱۴﴾

تم پر صرف مردار اور خون
اور سور کا گوشت اور وہ جس
کے ذبح کرتے وقت اللہ کے سوا
کسی اور کا نام پکارا گیا سب
حرام کردیا ہے پھر جومجبور ہو
اس حال میں کہ نہ خواہش سے
کھارہاہو اور نہ حد سے بڑھ رہا
ہو توبیشک اللہ بخشنے والا
مہربان ہے ﴿۱۱۵﴾
اور تمہاری زبانیں جھوٹ بولتی
ہیں اس لئے نہ کہو کہ یہ حلال
ہے اور یہ حرام ہے کہ تم اللہ پر
جھوٹ باندھو ۔ بیشک جو اللہ پر
جھوٹ باندھتے ہیں وہ کامیاب نہ
ہوں گے ﴿۱۱۶﴾
تھوڑاسا فائدہ اٹھانا ہے اور ان
کے لیے دردناک عذاب ہے ﴿۱۱۷﴾

اور ہم نے صرف یہودیوں پروہ
چیزیں حرام کی تھیں جو ہم نے
پہلے آپ کے سامنے بیان کی
ہیں اور ہم نے ان پر ظلم نہیں
کیا لیکن وہ خود ہی اپنی جانوں
پر ظلم کرتے تھے﴿۱۱۸﴾
پھر بیشک تمہارا رب ان لوگوں
کیلئے غفور رحیم ہے جو نادانی
سے برائی کر بیٹھیں پھر اس
کے بعد توبہ کریں اوراپنی
اصلاح کرلیں بیشک تمہارا رب
اس کے بعد ضرور بخشنے والا
مہربان ہے﴿۱۱۹﴾
بیشک ابراہیم تُمام اچھی
خصلتوں کے مالک یا ایک
پیشوا ، اللہ کے فرمانبردار اور

ہر باطل سے جدا تھے اور وہ
مشرک نہ تھے(۱۲۰)
اس کے احسانات پر شکر کرنے
والے، اللہ نے اسے چن لیا اور
اسے سیدھے راستے کی طرف
ہدایت دی(۱۲۱)
اور ہم نے اسے دنیا میں بھلائی
دی اور بیشک وہ آخرت میں
قرب والے بندوں میں سے
ہوگا(۱۲۲)
پھر ہم نے آپ کی طرف وحی
بھیجی کہ آپ بھی دینِ ابراہیمؑ
کی پیروی کریں جو ہر باطل
سے جدا تھے اور وہ مشرک نہ
تھے(۱۲۳)
ہفتہ صرف انہی لوگوں پر مقرر
کیا گیا تھا جنہوں نے اس دن

کے بارے میں اختلاف کیا اور
بیشک تمہارا رب قیا مت کے دن
ان کے درمیان اس بات کا فیصلہ
کردے گا جس میں اختلاف
کرتے تھے ﴿۱۲۴﴾
اپنے رب کے راستے کی طرف
حکمت اور اچھی نصیحت کے
ساتھ بلاؤ اور ان سے اس
طریقے سے بحث کرو جو سب
سے اچھا ہو ،بیشک تمہارا رب
اسے خوب جانتا ہے جو اس کی
راہ سے گمراہ ہوا اور وہ ہدایت
پانے والوں کو بھی خوب جانتا
ہے ﴿۱۲۵﴾
اور اگر تم کسی کوسزا دینے
لگو تو ایسی ہی سزا دو جیسی
تمہیں تکلیف پہنچائی گئی ہو اور
اگر تم صبر کرو تو بیشک صبر

والوں کیلئے صبر سب سے بہتر
ہے ﴿۱۲۶﴾
اور صبر کرو اور تمہارا صبر
اللہ ہی کی توفیق سے ہے اور ان
کا غم نہ کھاؤ اور ان کی
سازشوں سے دل تنگ نہ ہو
﴿۱۲۷﴾
بیشک اللہ ان لوگوں کے ساتھ
ہے جو ڈرتے ہیں اور وہ جو
نیکیاں کرنے والے ہیں ﴿۱۲۸﴾

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

پارہ ۱۵

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ

قُرآن حکیم کا
پندرہواں
پارہ اُردو ترجمہ
بمعہ
ہدایات، واقعات اور
شخصیات

پارہ- ۱۵

پارہ 15 کا تفصیلی تعارف قرآن پاک کے ایک اہم حصے کی تشریح پر مشتمل ہے۔ یہ پارہ دو سورتوں، سورۃ بنی اسرائیل (سورۃ الاسراء) کے شروع آغاز تااختتام اور سورۃ الکہف کے آغاز پر مشتمل ہے۔ اس پارے میں کئی واقعات، ہدایات، اور شخصیات کا ذکر ہے، جو مسلمانوں کی رہنمائی اور اخلاقی تربیت کے لیے بے حد اہم ہیں۔

اہم موضوعات:بنی اسرائیل کی نافرمانی اور ان پر اللہ کے عذاب کا ذکر۔

اللہ کی رحمت کے ساتھ ان کی ہدایت اور تنبیہ۔

نماز کے قیام کی تاکید اور اس کے اثرات۔

حقوق والدین:

والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم۔

ان کی خدمت کو اللہ کی عبادت کے بعد اہم قرار دیا گیا۔

اخلاقی تعلیمات:

فضول خرچی سے اجتناب۔

ضرورت مندوں کی مدد۔

فواحش اور برے اعمال سے بچنے کی تاکید۔

انسانی زندگی کی قدر:

انسانی جان کی حرمت اور قتلِ ناحق کی مذمت۔

قرآن کی حقانیت :قرآن کو ہدایت کا سرچشمہ قرار دیا گیا۔

کفار کے اعتراضات کا جواب۔

سورۃ الکہف (آغاز)

اہم موضوعات اور واقعات:

اصحاب کہف کا واقعہ:

نوجوانوں کا گروہ جو ایمان کو بچانے کے لیے ایک غار میں پناہ لیتا ہے۔

ان کی نیند کا معجزہ جو کئی سالوں تک جاری رہا۔

اللہ کی قدرت اور ایمان کی حفاظت کا درس۔

دولت اور تکبر کا انجام:

دو آدمیوں کا قصہ جن میں ایک کے پاس باغات کی کثرت تھی۔
تکبر کرنے والے شخص کی سرزنش اور عبرت کا ذکر۔

دنیا کی بے ثباتی:

دنیاوی زندگی کو پانی کی طرح عارضی اور فانی قرار دیا۔

اہم شخصیات:

اصحاب کہف :اللہ کے مخلص بندے جو دین کی حفاظت کے لیے غار میں پناہ گزین ہوئے۔

دو دوست :جن کا واقعہ دولت کی حقیقت کو واضح کرتا ہے۔

ہدایت اور تعلیمات:

اللہ کی عظمت اور قدرت:

ہر چیز کا مالک اور رازق اللہ ہے۔
اس کے احکام پر عمل لازم ہے۔

ایمان کی حفاظت:
آزمائشوں میں صبر اور اللہ کی طرف رجوع۔

دولت کا فتنہ :دنیاوی دولت کو آزمایش سمجھنا اور تکبر سے بچنا۔

قرآن پر غور و فکر:
قرآن کی تلاوت اور اس کی ہدایات پر عمل۔

دنیا کی حقیقت :دنیا کی زوال پذیری اور آخرت کی تیاری۔

خلاصہ: پارہ 15 مسلمانوں کے لیے اخلاقی، روحانی، اور عملی

زندگی کے رہنما اصول فراہم کرتا ہے۔ یہ انسان کو اللہ کے احکام کی پیروی، والدین کی خدمت، اخلاقیات کی پاسداری، اور دنیاوی آزمائشوں سے نمٹنے کا سبق دیتا ہے۔ اس میں بیان کردہ واقعات، جیسے اصحاب کہف کا قصہ، ایمان کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں۔

پارہ- ۱۵

سورۃ بنیِ اِسرائیل

اللہ کے نام سے شروع جو
نہایت مہربان ، رحم والاہے ۔
پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے
خاص بندے کو رات کے کچھ
حصے میں مسجد حرام سے
مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی
جس کے اردگرد ہم نے برکتیں
رکھی ہیں تاکہ ہم اسے اپنی
عظیم نشانیاں دکھائیں ، بیشک
وہی سننے والا، دیکھنے
والاہے (۱)
اور ہم نے موسیٰ ؑ
کو کتاب عطا فرمائی اور اسے

بنی اسرائیل کے لیے ہدایت
بنادیا کہ میرے سوا کسی کو
کارساز نہ بناؤ ﴿۲﴾
اے ان لوگوں کی اولاد جنہیں
ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا
،وہ یقینابہت شکرگزار بندہ تھا
﴿۳﴾
اور ہم نے بنی اسرائیل کی
طرف کتاب میں وحی بھیجی
کہ ضرور تم زمین میں
دومرتبہ فساد کرو گے اور تم
ضرور بڑا تکبرکرو گے ﴿۴﴾
پھر جب ان دو مرتبہ میں سے
پہلی بار کا وعدہ آیا توہم نے تم
پر اپنے بندے بھیجے جو

سخت لڑائی والے تھے تو وہ
شہروں کے اندر تمہاری تلاش
کیلئے گھس گئے اور یہ ایک
وعدہ تھا جسے پورا ہونا
تھا ۵

پھر ہم نے تمہارا غلبہ ان پر
اُلٹ دیا اور مالوں اور بیٹوں
کے ساتھ تمہاری مدد کی اور
ہم نے تمہاری تعداد بھی زیادہ
کردی ۶

اگر تم بھلائی کرو گے تو تم
اپنے لئے ہی بہتر کرو گے
اور اگر تم برا کرو گے تو
تمہاری جانوں کیلئے ہی ہوگا۔
پھر جب دوسری بار کا وعدہ آیا

تاکہ وہ تمہارے چہرے بگاڑ
دیں اورتاکہ مسجد میں داخل
ہوجائیں جیسے پہلی باراس میں
داخل ہوئے تھے اور جس چیز
پر غلبہ پائیں اسے تباہ وبرباد
کردیں ﴿۷﴾
قریب ہے کہ تمہارا رب تم پر
رحم فرمائے اور اگر تم پھر
دوبارہ (شرارت) کرو گے تو
ہم دوبارہ (سزا) دیں گے اور
ہم نے جہنم کو کافروں کیلئے
قید خانہ بنادیا ہے ﴿۸﴾
بیشک یہ قرآن وہ راہ دکھاتا
ہے جو سب سے سیدھی ہے
اور نیک اعمال کرنے والے

مومنوں کو خوشخبری دیتا ہے
کہ ان کے لیے بہت بڑا ثواب
ہے ﴿۹﴾
اور یہ کہ جو آخرت پر ایمان
نہیں لاتے ہم نے ان کے لیے
دردناک عذاب تیار کر رکھا
ہے ﴿۱۰﴾
اور (کبھی) آدمی برائی کی
دعا کربیٹھتا ہے جیسے وہ
بھلائی کی دعا کرتا ہے اور
آدمی بڑا جلد باز ہے ﴿۱۱﴾
اور ہم نے رات اور دن کو دو
نشانیاں بنایا پھر ہم نے رات
کی نشانی کو مٹاہو اکیا اور دن
کی نشانی کو دیکھنے والی

بنایا تا کہ تم اپنے رب کا فضل
تلاش کرو اور تا کہ تم سالوں
کی گنتی اور حساب جان لو
اور ہم نے ہر چیز کوخوب جدا
جدا تفصیل سے بیان کردیا﴿۱۲﴾
اور ہر انسان کی قسمت ہم نے
اس کے گلے میں لگادی ہے
اور ہم اس کیلئے قیامت کے
دن ایک نامۂ اعمال نکالیں گے
جسے وہ کھلا ہوا پائے گا﴿۱۳﴾
.(فرمایا جائے گا کہ) اپنا نامۂ
اعمال پڑھ، آج اپنے متعلق
حساب کرنے کیلئے تو خود ہی
کافی ہے﴿۱۴﴾

جس نے ہدایت پائی اس نے
اپنے فائدے کیلئے ہی ہدایت
پائی اور جو گمراہ ہوا تو اپنے
نقصان کوہی گمراہ ہوا اور
کوئی جان کسی دوسری جان کا
بوجھ نہیں اٹھائے گی اور ہم
کسی کو عذاب دینے والے نہیں
ہیں جب تک کوئی رسول نہ
بھیج دیں (۱۵)
اور جب ہم کسی بستی کو
ہلاک کرنا چاہتے ہیں توہم اس
کے خوشحال لوگوں کو احکام
بھیجتے ہیں پھر وہ اس بستی
میں نافرمانی کرتے ہیں تو اس
بستی پر بات پوری ہوجاتی ہے

تو ہم اسے تباہ وبرباد کردیتے
ہیں﴿۱۶﴾
اور ہم نے نوح ؑکے بعد کتنی
ہی قومیں ہلاک کردیں اور
تمہارا رب اپنے بندوں کے
گناہوں کی کافی خبر رکھنے
والا، دیکھنے والا ہے﴿۱۷﴾
جو جلدی والی (دنیا) چاہتا ہے
تو ہم جسے چاہتے ہیں اس
کیلئے دنیا میں جو چاہتے ہیں
جلد دیدیتے ہیں پھر ہم نے اس
کے لیے جہنم بنارکھی ہے
جس میں وہ مذموم، مردود
ہوکر داخل ہوگا﴿۱۸﴾

اور جو آخرت چاہتا ہے اوراس
کیلئے ایسی کوشش کرتا ہے
جیسی کرنی چاہیے اور وہ
ایمان والا بھی ہو تو یہی وہ
لوگ ہیں جن کی کوشش کی
قدر کی جائے گی﴿۱۹﴾
ہم آپ کے رب کی عطا سے
اِن (دنیا کے طلبگاروں) اور
اُن (آخرت کے طلبگاروں
)سب کی مدد کرتے ہیں اور
تمہارے رب کی عطا پر کوئی
روک نہیں ﴿۲۰﴾
دیکھو! ہم نے ان میں ایک کو
دوسرے پر کیسی بڑائی دی
اور بیشک آخرت درجات کے

اعتبار سے سب سے بڑی ہے
اور فضیلت میں سب سے بڑی
ہے ﴿۲۱﴾
اے سننے والے! اللہ کے ساتھ
دوسرامعبود نہ ٹھہرا ،ورنہ تُو
مذموم ، بے یارو مددگار ہو کر
بیٹھا رہے گا ﴿۲۲﴾
اور تمہارے رب نے حکم
فرمایا کہ اس کے سوا کسی کی
عبادت نہ کرو اور ماں باپ
کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر
تیرے سامنے ان میں سے
کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کو
پہنچ جائیں تو ان سے اُف تک
نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور

ان سے خوبصورت ، نرم بات
کہنا ﴿۲۳﴾
اور ان کے لیے نرم دلی سے
عاجزی کا بازو جھکا کر رکھ
اور دعا کر کہ اے میرے رب!
تو ان دونوں پر رحم فرما جیسا
ان دونوں نے مجھے بچپن میں
پالا ﴿۲۴﴾
تمہارا رب خوب جانتا ہے جو
تمہارے دلوں میں ہے۔ اگر تم
لائق ہوئے تو بیشک وہ توبہ
کرنے والوں کو بخشنے والا
ہے ﴿۲۵﴾
اور رشتہ داروں کو ان کا حق
دو اور مسکین اور مسافر کو

(بھی دو) اور فضول خرچی نہ
کرو ﴿۲۶﴾
بیشک فضول خرچی کرنے
والے شیطانوں کے بھائی ہیں
اور شیطان اپنے رب کا بڑا
ناشکرا ہے ﴿۲۷﴾
اور اگر تم اپنے رب کی
رحمت کے انتظار میں جس
کی تجھے امید ہے ان سے منہ
پھیرو تو ان سے آسان بات
کہو ﴿۲۸﴾
اور اپنا ہاتھ اپنی گردن سے
بندھا ہوا نہ رکھو اور نہ پورا

کھول دو کہ پھر ملامت میں ،
حسرت میں بیٹھے رہ جاؤ ﴿۲۹﴾
بیشک تمہارا رب جس کیلئے
چاہتا ہے رزق کھول دیتا ہے
اور تنگ کردیتا ہے بیشک وہ
اپنے بندوں کی خوب خبر
رکھنے والا، دیکھنے والا
ہے ﴿۳۰﴾
اور غربت کے ڈر سے اپنی
اولاد کو قتل نہ کرو، ہم انہیں
بھی رزق دیں گے اور تمہیں
بھی، بیشک انہیں قتل کرناکبیرہ
گناہ ہے ﴿۳۱﴾

اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ
بیشک وہ بے حیائی ہے اور
بہت ہی برا راستہ ہے ﴿۳۲﴾
اور جس جان کی اللہ نے
حرمت رکھی ہے اسے ناحق
قتل نہ کرو اور جو مظلوم
ہوکر مارا جائے تو ہم نے اس
کے وارث کو قابو دیا ہے تووہ
وارث قتل کا بدلہ لینے میں حد
سے نہ بڑھے۔ بیشک اس کی
مدد ہونی ہے ﴿۳۳﴾
اور یتیم کے مال کے پاس نہ
جاؤ مگر اسی طریقے سے جو
سب سے اچھا ہے یہاں تک کہ
وہ اپنی پکی عمر کو پہنچ

جائے اور عہد پورا کرو بیشک
عہد کے بارے میں سوال کیا
جائے گا ﴿۳۴﴾
اور جب ناپ کرو تو پورا ناپ
کرو اور بالکل صحیح ترازو
سے وزن کرو ۔یہ بہتر ہے اور
انجام کے اعتبار سے اچھا
ہے ﴿۳۵﴾
اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ
جس کا تجھے علم نہیں بیشک
کان اور آنکھ اور دل ان سب
کے بارے میں سوال کیا جائے
گا ﴿۳۶﴾
اور زمین میں اتراتے ہوئے نہ
چل بیشک توہر گز نہ زمین کو

پھاڑ دے گا اور نہ ہرگز بلندی
میں پہاڑوں کو پہنچ جائے
گا ﴿۳۷﴾
ان تمام کاموں میں سے جو
برے کام ہیں وہ تمہارے رب
کے نزدیک ناپسندیدہ ہیں ﴿۳۸﴾
یہ وحی کی اُن حکمت والی
باتوں میں سے ہیں جو تمہارے
رب نے تمہاری طرف بھیجی
ہیں اور اے سننے والے! تو اللہ
کے ساتھ دوسرا معبود نہ ٹھہرا
،ورنہ تجھے ملامت زدہ ،
مردود کر کے جہنم میں ڈال دیا
جائے گا ﴿۳۹﴾

کیا تمہارے رب نے تمہارے
لئے بیٹے چن لئے اور اپنے
لیے فرشتوں سے بیٹیاں بنالیں ۔
بیشک تم بہت بڑی بات بول
رہے ہو ﴿۴۰﴾
اور بیشک ہم نے اس قرآن میں
طرح طرح سے بیان فرمایا
تاکہ وہ سمجھیں اور یہ
سمجھانا ان کے دور ہونے کو
ہی بڑھا رہا ہے ﴿۴۱﴾
تم فرماؤ:جیسا کافر کہہ رہے
ہیں اس طرح اگر اللہ کے ساتھ
اور معبود ہوتے جب تو وہ
عرش کے مالک کی طرف
کوئی راہ ڈھونڈ نکالتے ﴿۴۲﴾

وہ ظالموں کی بات سے پاک
اوربہت ہی بلندوبالا ہے﴿۴۳﴾
ساتوں آسمان اور زمین اور جو
مخلوق ان میں ہے سب اسی
کی پاکی بیان کرتے ہیں اور
کوئی بھی شے ایسی نہیں جو
اس کی حمد بیان کرنے کے
ساتھ اس کی پاکی بیان نہ کرتی
ہو لیکن تم لوگ ان چیزوں کی
تسبیح کو سمجھتے نہیں ۔
بیشک وہ حلم والا، بخشنے والا
ہے﴿۴۴﴾
اور اے حبیبﷺ! جب تم نے
قرآن پڑھا تو ہم نے تمہارے
اور آخرت پر ایمان نہ لانے

والوں کے درمیان ایک چھپا
ہوا پردہ کردیا﴿۴۵﴾
اور ہم نے ان کے دلوں پر
غلاف ڈال دئیے ہیں تا کہ اس
قران کو نہ سمجھیں اور ان
کے کانوں میں بوجھ ڈال دیا
اور جب تم قرآن میں اپنے
اکیلے رب کا ذکر کرتے ہو تو
وہ کافرنفرت کرتے ہوئے پیٹھ
پھیر کر بھاگتے ہیں﴿۴۶﴾
ہم خوب جانتے ہیں کہ جب وہ
آپ کی طرف کان لگا کر
سنتے ہیں تو وہ اسے کیوں
سنتے ہیں اور جب وہ آپس میں
مشورہ کرتے ہیں جب ظالم

کہتے ہیں : تم تو صرف ایک
ایسے مرد کی پیروی کررہے
ہو جس پر جادو ہوا ہے ﴿۴۷﴾
دیکھو! انہوں نے تمہارے لئے
کیسی مثالیں بیان کی ہیں تو یہ
گمراہ ہوئے پس یہ راستہ پانے
کی طاقت نہیں رکھتے ﴿۴۸﴾
اور انہوں نے کہا: کیا جب ہم
ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہوجائیں
گے توکیا واقعی ہمیں نئے
سرے سے پیدا کر کے اٹھایا
جائے گا؟ ﴿۴۹﴾
تم فرماؤ کہ پتھر بن جاؤیا لوہا
﴿۵۰﴾

یا اور کوئی مخلوق جو
تمہارے خیال میں بہت بڑی
ہے تو اب کہیں گے :ہمیں
دوبارہ کون پیدا کرے گا؟ تم
فرماؤ: وہی جس نے تمہیں
پہلی بار پیدا کیا تو اب آپ کی
طرف تعجب سے اپنے سر
ہلاکر کہیں گے: یہ کب ہوگا؟
تم فرماؤ: ہوسکتا ہے کہ یہ
نزدیک ہی ہو ﴿۵۱﴾
جس دن وہ تمہیں بلائے گا تو
تم اس کی حمد کرتے ہوئے
جواب دو گے اور تم سمجھو
گے کہ تم بہت تھوڑا عرصہ
رہے ہو ﴿۵۲﴾

اور اے حبیبﷺ! آپ میرے
بندوں سے فرما دیں کہ وہ
ایسی بات کہیں جو سب سے
اچھی ہو ۔ بیشک شیطان لوگوں
کے درمیان فساد ڈال دیتا ہے ۔
بیشک شیطان انسان کا کھلا
دشمن ہے ﴿۵۳﴾
تمہارا رب تمہیں خوب جانتا
ہے، وہ اگر چاہے تو تم پر
رحم کرے یا اگر چاہے تو
تمہیں عذاب دے اور ہم نے آپ
کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں
بھیجا ﴿۵۴﴾
اور تمہارا رب خوب جانتا ہے
جو آسمانوں اور زمین میں ہیں

اور بیشک ہم نے نبیوں میں
ایک کو دوسرے پر فضیلت
عطا فرمائی اور ہم نے داؤدؑ کو
زبور عطا فرمائی﴿۵۵﴾
تم فرماؤ: پکارو انہیں جن کو
تم اللہ کے سوا (معبود)
سمجھتے ہو تووہ تم سے
تکلیف ہٹانے کا اختیار نہیں
رکھتے اور نہ اسے پھیر دینے
کا﴿۵۶﴾
وہ مقبول بندے جن کی یہ کافر
عبادت کرتے ہیں وہ خود اپنے
رب کی طرف وسیلہ تلاش
کرتے ہیں کہ ان میں کون
زیادہ مقرب ہے ۔وہ اللہ کی

رحمت کی امید رکھتے ہیں اور
اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں
بیشک تمہارے رب کا عذاب
ڈرنے کی چیز ہے ﴿۵۷﴾
اور کوئی بستی نہیں مگر یہ
کہ ہم اسے روزِ قیامت سے
پہلے ختم کردیں گے یا اسے
سخت عذاب دیں گے۔ یہ کتاب
میں لکھا ہوا ہے ﴿۵۸﴾
اور ہمیں نشانیاں بھیجنے سے
صرف اس چیز نے باز رکھا
کہ ان نشانیوں کو پہلے لوگوں
نے جھٹلایا اور ہم نے قومِ ثمود
کواونٹنی کی واضح نشانی دی
تو انہوں نے اس پر ظلم کیا

اور ہم نشانیاں ڈرانے کے لئے
ہی بھیجتے ہیں ﴿۵۹﴾
اور جب ہم نے تم سے فرمایا:
بیشک سب لوگ تمہارے رب
کے قابو میں ہیں اور ہم نے آپ
کو جو مشاہدہ کرایا اسے
لوگوں کیلئے آزمائش بنادیااور
اس درخت کو بھی جس پرقرآن
میں لعنت کی گئی ہے اور ہم
انہیں ڈراتے ہیں تو یہ ڈرانا ان
کی بڑی سرکشی میں اضافہ
کردیتاہے ﴿۶۰﴾
اور یاد کرو جب ہم نے
فرشتوں کو حکم دیا کہ آدمؑ
کو سجدہ کرو تو ابلیس کے

سوا سب نے سجدہ کیا ۔اس نے
کہا:کیا میں اسے سجدہ کروں
جسے تو نے مٹی سے بنایا
؟(۶۱)
کہنے لگا: بھلا دیکھ تو جسے
تو نے میرے اوپر معزز بنایا
،اگر تو نے مجھے قیامت تک
مہلت دی تو ضرورمیں تھوڑے
سے لوگوں کے علاوہ اس کی
اولاد کو پیس ڈالوں گا(۶۲)
اللہ نے فرمایا:چلا جا تو ان میں
جو تیری پیروی کرے گا تو
بیشک جہنم تم سب کی بھرپور
سزا ہے(۶۳)

اور تو اپنی آواز کے ذریعے
جسے پھسلا سکتا ہے پھسلا
دے اور ان پر اپنے سواروں
اور پیادوں کے ذریعے
چڑھائی کردے اور مالوں اور
اولاد میں توان کا شریک ہوجا
اور ان سے وعدے کر تا رہ
اور شیطان ان سے دھوکے ہی
کے وعدے کرتا ہے ﴿۶۴﴾
بیشک جو میرے بندے ہیں ان
پر تیرا کچھ قابو نہیں ، اور
تیرا رب کافی کارساز ہے
﴿۶۵﴾
تمہارا رب وہ ہے کہ تمہارے
لیے دریا میں کشتیاں جاری

کرتا ہے تاکہ تم اس کا فضل
تلاش کرو، بیشک وہ تم پر
مہربان ہے ﴿۶۶﴾
اور جب تمہیں دریا میں
مصیبت پہنچتی ہے تو اللہ کے
سوا جن کی تم عبادت کرتے ہو
وہ سب گم ہوجاتے ہیں پھر
جب تمہیں خشکی کی طرف
نجات دیتا ہے توتم منہ پھیر
لیتے ہو اور انسان بڑا
نا شکرا ہے ﴿۶۷﴾
کیا تم اس بات سے بے خوف
ہوگئے کہ اللہ تمہارے ساتھ
خشکی کا کنارہ زمین میں
دھنسا دے یا تم پر پتھر بھیجے

پھر تم اپنے لئے کوئی حمایتی
نہ پاؤ ﴿۶۸﴾
یاتم اس بات سے بے خوف
ہوگئے کہ وہ تمہیں دوبارہ دریا
میں لے جائے پھر تم پر جہاز
توڑنے والی آندھی بھیج دے تو
وہ تمہیں تمہارے کفر کے سبب
غرق کردے پھر تم اپنے لئے
کوئی ایسا نہ پاؤ جواس پر ہم
سے کوئی مطالبہ کر سکے
﴿۶۹﴾
اور بیشک ہم نے اولادِ آدمؑ
کو عزت دی اور انہیں خشکی
اور تری میں سوار کیا اور ان
کو ستھری چیزوں سے رزق

دیا اور انہیں اپنی بہت سی
مخلوق پر بہت سی برتری
دی ﴿۷۰﴾
یاد کروجس دن ہم ہر جماعت
کو اس کے امام کے ساتھ
بلائیں گے تو جسے اس کا نامہ
اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں
دیا جائے گا تو وہ لوگ اپنا
نامہ اعمال پڑھیں گے اور ان
پر ایک دھاگے کے برابر بھی
ظلم نہیں کیا جائے گا ﴿۷۱﴾
اور جو اس زندگی میں اندھا
ہوگا وہ آخرت میں بھی اندھا
ہوگا اور وہ زیادہ گمراہ
ہوگا ﴿۷۲﴾

اور کفار تو چاہتے تھے کہ
تمہیں اس وحی سے ہٹا دیں
جوہم نے تمہاری طرف بھیجی
ہے کہ تم ہمارے اوپر وحی
سے ہٹ کر کوئی بات منسوب
کر دو اور اس وقت وہ آپ کو
گہرا دوست بنالیں ﴿۷۳﴾
اور اگر ہم تمہیں ثابت قدم نہ
رکھتے تو قریب تھا کہ تم ان
کی طرف کچھ تھوڑا سا مائل
ہوجاتے ﴿۷۴﴾
اور اگرایسا ہوتا تو ہم تمہیں
دنیوی زندگی میں دگنی سزا
اور موت کے بعد دگنی سزا کا
مزہ چکھاتے پھر تم ہمارے

مقابل اپنا کوئی مددگار نہ
پاتے ﴿۷۵﴾
اور بیشک قریب تھا کہ وہ
تمہیں اس سر زمین سے پھسلا
دیں تاکہ تمہیں اس سے نکال
دیں اور اگر ایسا ہوتا تو وہ
تمہارے پیچھے تھوڑی ہی
مدت ٹھہرتے ﴿۷۶﴾
جیسے ہمارے ان رسولوں کا
طریقہ رہا جنہیں ہم نے آپ
سے پہلے بھیجا اور تم ہمارے
قانون میں کوئی تبدیلی نہ پاؤ
گے ﴿۷۷﴾
نماز قائم رکھو سورج ڈھلنے
سے رات کے اندھیرے تک

اور صبح کا قرآن ،بیشک صبح
کے قرآن میں فرشتے حاضر
ہوتے ہیں ﴿۷۸﴾
اور رات کے کچھ حصے میں
تہجد پڑھو یہ خاص تمہارے
لیے زیادہ ہے ۔قریب ہے کہ
آپ کا رب آپ کو ایسے مقام پر
فائز فرمائے گا کہ جہاں سب
تمہاری حمد کریں ﴿۷۹﴾
اور اے حبیبﷺ! یوں عرض
کرو کہ اے میرے رب مجھے
پسندیدہ طریقے سے داخل فرما
اور مجھے پسندیدہ طریقے
سے نکال دے اور میرے لئے

اپنی طرف سے مددگار قوت
بنادے ﴿۸۰﴾
اور تم فرماؤ کہ حق آیا اور
باطل مٹ گیا بیشک باطل کو
مٹنا ہی تھا ﴿۸۱﴾
اور ہم قرآن میں وہ چیز
اتارتے ہیں جو ایمان والوں کے
لیے شفا اور رحمت ہے اور
اس سے ظالموں کو خسارہ ہی
بڑھتا ہے ﴿۸۲﴾
اور جب ہم انسان پر احسان
کرتے ہیں تووہ منہ پھیرلیتا ہے
اور اپنی طرف سے دور ہٹ
جاتا ہے اور جب اسے برائی

پہنچتی ہے تو مایوس ہوجاتا
ہے﴿۸۳﴾
تم فرماؤ: سب اپنے اپنے انداز
پر کام کرتے ہیں تو تمہارا رب
اسے خوب جانتا ہے جو زیادہ
ہدایت کے راستے پر ہے﴿۸۴﴾
اور تم سے روح کے متعلق
پوچھتے ہیں ۔ تم فرماؤ : روح
میرے رب کے حکم سے ایک
چیز ہے اور (اے لوگو!) تمہیں
بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے﴿۸۵﴾
اور اگر ہم چاہتے توہم جو آپ
کی طرف وحی بھیجتے ہیں
اسے لے جاتے پھر تم اپنے

لئے اس پر ہمارے حضور
کوئی وکیل نہ پاتے ﴿۸۶﴾
مگر تمہارے رب کی رحمت
ہی ہے۔ بیشک تمہارے او پر
اس کا بڑا فضل ہے ﴿۸۷﴾
تم فرماؤ: اگر آدمی اور جن
سب اس بات پر متفق ہوجائیں
کہ اس قرآن کی مانند لے آئیں
تو اس کا مثل نہ لاسکیں گے
اگرچہ ان میں ایک دوسرے کا
مددگار ہو ﴿۸۸﴾
اور بیشک ہم نے لوگوں کے
لیے اس قرآن میں ہر طرح کی
مثال بار بار بیان کی ہے تو

اکثر لوگوں نے ناشکری کرنے
کے علاوہ نہ مانا ﴿۸۹﴾
اور انہوں نے کہا: ہم تم پر
ہرگز ایمان نہ لائیں گے یہاں
تک کہ تم ہمارے لیے زمین
سے کوئی چشمہ بہا دو ﴿۹۰﴾
یا تمہارے لیے کھجوروں اور
انگوروں کا کوئی باغ ہو پھر تم
ان کے درمیان خوب نہریں
جاری کردو ﴿۹۱﴾
یا تم ہم پر آسمان ٹکڑے ٹکڑے
کر کے گرا دو جیسا تم نے کہا
ہے یااللہ اور فرشتوں کو
ہمارے سامنے لے آؤ ﴿۹۲﴾

یا تمہارے لئے کوئی سونے کا
گھر ہو یا تم آسمان پر چڑھ
جاؤ اور ہم تمہارے چڑھ جانے
پر بھی ہرگز ایمان نہ لائیں
گے جب تک ہم پر ایک کتاب
نہ اتارو جو ہم پڑھیں ۔تم
فرماؤ:میرا رب پاک ہے میں تو
صرف اللہ کا بھیجا ہوا ایک
آدمی ہوں ﴿۹۳﴾
اور لوگوں کو ایمان لانے سے
ان کے پاس ہدایت آجانے کے
بعد اسی بات نے منع کررکھا
ہے کہ وہ کہتے ہیں : کیا اللہ
نے ایک آدمی کو رسول بنا کر
بھیجا؟﴿۹۴﴾

تم فرماؤ: اگر زمین میں
فرشتے ہوتے جو اطمینا ن سے
چلتے پھرتے تو ہم ان پر
آسمان سے کسی فرشتے کو ہی
رسول بنا کر بھیجتے ﴿۹۵﴾
تم فرماؤ : میرے اور تمہارے
درمیان اللہ کافی گواہ ہے
،بیشک وہ اپنے بندوں کی خبر
رکھنے والا، دیکھنے والا
ہے﴿۹۶﴾
اور جسے اللہ ہدایت دے تو
وہی ہدایت پانے والا ہوتا ہے
اور جنہیں وہ گمراہ کردے تو
تم ہرگز ان کیلئے اس کے سوا
کسی کو مددگار نہ پاؤ گے اور

ہم انہیں قیامت کے دن ان کے
منہ کے بل اٹھائیں گے اس
حال میں کہ وہ اندھے اور
گونگے اور بہرے ہوں گے۔ان
کا ٹھکانا جہنم ہے جب کبھی
بجھنے لگے گی تو ہم ان کے
لئے اور بھڑکادیں گے﴿۹۷﴾
یہ ان کی سزا ہے اس سبب
سے کہ انہوں نے ہماری آیتوں
کا انکار کیا اور کہنے لگے:
کیا جب ہم ہڈیاں اور ریزہ ریزہ
ہوجائیں گے تو کیا ہمیں نئے
سرے سے پیدا کرکے اٹھایا
جائے گا؟﴿۹۸﴾

اور کیا انہوں نے نہیں دیکھا
کہ وہ اللہ جس نے آسمان اور
زمین پیدا کئے ہیں وہ اس پر
قادر ہے کہ ان لوگوں کی مثل
اور پیدا کردے اور اس نے ان
کے لیے ایک مدت مقرر
کررکھی ہے جس میں کچھ شبہ
نہیں تو ظالموں نے کفر کے
علاوہ کچھ ماننے سے انکار
کردیا﴿۹۹﴾
تم فرماؤ: اگر تم لوگ میرے
رب کی رحمت کے خزانوں
کے مالک ہوتے تو خرچ
ہوجانے کے ڈر سے تم(انہیں

) روک رکھتے اور آدمی بڑا
کنجوس ہے﴿۱۰۰﴾
اور بیشک ہم نے موسیٰؑ
کو نو روشن نشانیاں دیں تو
بنی اسرائیل سے پوچھو، جب
وہ موسیٰؑ ان کے پاس
تشریف لائے تو فرعون نے ان
سے کہا : اے موسیٰؑ ! بیشک
میں تو یہ خیال کرتا ہوں کہ تم
پر جادو کیا ہوا ہے﴿۱۰۱﴾
فرمایا: یقیناتو جان چکا ہے کہ
ان نشانیوں کوعبرتیں کرکے
آسمانوں اور زمین کے رب ہی
نے نازل فرمایا ہے اوراے
فرعون! میں یہ گمان کرتاہوں

کہ تو ضرور ہلاک ہونے والا
ہے ﴿۱۰۲﴾
توفرعون نے چاہا کہ ان (بنی
اسرائیل) کو زمین سے نکال
دے تو ہم نے اسے اور اس
کے ساتھیوں کو غرق کر
دیا ﴿۱۰۳﴾
اور اس کے بعد ہم نے بنی
اسرائیل سے فرمایا: اس سر
زمین میں سکونت اختیار
کروپھر جب آخرت کا وعدہ
آئے گا توہم تم سب کوجمع کر
لائیں گے ﴿۱۰۴﴾
اور ہم نے قرآن کو حق ہی کے
ساتھ اتارا اور حق کے ساتھ ہی

یہ اترا اور ہم نے تمہیں نہ
بھیجا مگر خوشخبری دینے
والا اور ڈر سنانے والا﴿۱۰۵﴾
اور قرآن کوہم نے جدا جدا
کرکے نازل کیاتاکہ تم اسے
لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھو
اور ہم نے اسے تھوڑا تھوڑا
کر کے نازل کیا﴿۱۰۶﴾
تم فرماؤ: (اے لوگو!) تم اس
قرآن پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ
بیشک جن لوگوں کو اس سے
پہلے علم دیا گیا جب ان کے
سامنے اس کی تلاوت کی جاتی
ہے تو وہ ٹھوڑی کے بل سجدہ
میں گر پڑتے ہیں﴿۱۰۷﴾

اور کہتے ہیں ہمارا رب پاک
ہے ،بیشک ہمارے رب کا
وعدہ پوراہونے والا تھا﴿۱۰۸﴾
اور وہ روتے ہوئے ٹھوڑی
کے بل گرتے ہیں اور یہ قرآن
ان کے دلوں کے جھکنے کو
اور بڑھادیتا ہے﴿۱۰۹﴾
آپ فرماؤ: اللہ کہہ کر پکارو یا
رحمٰن کہہ کر پکارو، تم جو
کہہ کر پکارو سب اسی کے
اچھے نام ہیں اور اپنی نماز
میں نہ آواز زیادہ بلند کرو اور
نہ اسے بالکل آہستہ کردواور
دونوں کے درمیان کاراستہ
تلاش کرو﴿۱۱۰﴾

اور تم کہو: سب خوبیاں اللہ
کیلئے ہیں جس نے اپنے لیے
بچہ اختیار نہ فرمایا اور
بادشاہی میں اس کا کوئی
شریک نہیں اور کمزوری کی
وجہ سے اس کا کوئی مدد گار
نہیں اور اس کی اچھی طرح
بڑائی بیان کرو ﴿۱۱۱﴾

سورۃ

اَلْکَهْف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ

الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو
نہایت مہربان ، رحم والاہے ۔
تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں
جس نے اپنے بندے پر کتاب
نازل فرمائی اور اس میں کوئی
کجی اورپیچیدگی نہیں
رکھی ﴿١﴾
لوگوں کی مصلحتوں کو قائم
رکھنے والی نہایت معتدل کتاب
تاکہ اللہ کی طرف سے سخت

عذاب سےڈرائے اوراچھے
اعمال کرنے والے مومنوں کو
خوشخبری دے کہ ان کے لیے
عُمدہ اجر ہے﴿۲﴾

جس میں ہمیشہ رہیں گے﴿۳﴾
اور ان لوگوں کو ڈرائے جو
کہتے ہیں کہ اللہ نے اپنا کوئی
بیٹا بنالیا ہے﴿۴﴾

اس بارے میں نہ تووہ کچھ علم
رکھتے ہیں اورنہ ان کے باپ
دادا۔کتنا بڑا بول ہے جو ان کے
منہ سے نکلتا ہے۔ وہ بالکل
جھوٹ کہہ رہے ہیں﴿۵﴾

اگر وہ اس بات پر ایمان نہ
لائیں تو ہوسکتا ہے کہ تم ان
کے پیچھے غم کے مارے اپنی
جان کو ختم کردو ﴿۶﴾
بیشک ہم نے زمین پر موجود
چیزوں کوزمین کیلئے زینت
بنایا تاکہ ہم انہیں آزمائیں کہ ان
میں عمل کے اعتبار سے کون
اچھا ہے ﴿۷﴾
اور بیشک جو کچھ زمین پر
ہے ہم اسے خشک میدان بنا
دیں گے ﴿۸﴾
کیا تمہیں معلوم ہوا کہ پہاڑ ی
غار اور جنگل کے کنارے

والے وہ ہماری نشانیوں میں
سے ایک عجیب نشانی
تھے ﴿٩﴾
جب ان نوجوانوں نے ایک غار
میں پناہ لی، پھرکہنے لگے:
اے ہمارے رب! ہمیں اپنے
پاس سے رحمت عطا فرما اور
ہمارے لئے ہمارے معاملے
میں ہدایت کے اسباب مہیا
فرما ﴿١٠﴾
تو ہم نے اس غار میں ان کے
کانوں پر گنتی کے کئی سال
پردہ لگا رکھا ﴿١١﴾

پھر ہم نے انہیں جگایا
تاکہ دیکھیں کہ دو گروہوں میں
سے کون ان کے ٹھہرنے کی
مدت زیادہ درست بتاتا ہے﴿۱۲﴾
ہم آپ کے سامنے ان کا ٹھیک
ٹھیک حال بیان کرتے ہیں ۔
بیشک وہ کچھ جوان تھے جو
اپنے رب پر ایمان لائے اور ہم
نے ان کی ہدایت میں اضافہ
کردیا﴿۱۳﴾
اور ہم نے ان کے دلوں کو
قوت عطا فرمائی جب وہ
کھڑے ہوگئے تو کہنے لگے:
ہمارا رب وہ ہے جو آسمانوں

اور زمین کا رب ہے ،ہم اس
کے سوا کسی معبود کی عبادت
ہرگز نہیں کریں گے۔ اگر ہم
ایسا کریں تو اس وقت ہم
ضرور حد سے بڑھی ہوئی
بات کہنے والے ہوں گے﴿۱۴﴾
یہ ہماری قوم ہے انہوں نے اللہ
کے سوا اور معبود بنا رکھے
ہیں ، یہ ان پر کوئی روشن
دلیل کیوں نہیں لاتے؟ تو اس
سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ
پر جھوٹ باندھے؟﴿۱۵﴾
اور (آپس میں کہا:) جب تم ان
لوگوں سے اور اللہ کے سوا

جن کو یہ پوجتے ہیں ان سے
جدا ہوجاؤ تو غار میں پناہ لو،
تمہارا رب تمہارے لیے اپنی
رحمت پھیلا دے گا اور
تمہارے کام میں تمہارے لئے
آسانی مہیا کردے گا﴿۱۶﴾

اور اے حبیبﷺ! تم سورج کو
دیکھو گے کہ جب نکلتا ہے تو
ان کے غار کے دائیں جانب
مائل ہوکر نکل جاتا ہے اور
جب غروب ہوتا ہے تو ان سے
بائیں طرف کتراکر گزر جاتا
ہے حالانکہ وہ اس غار کے
کھلے حصے میں ہیں ۔ یہ اللہ
کی نشانیوں میں سے ہے ۔

جسے اللہ ہدایت دیتا ہے تو وہی
ہدایت پانے والا ہے اور جسے
وہ گمراہ کرے تو تم ہرگز اس
کیلئے کوئی راہ دکھانے والا
مددگار نہ پاؤ گے ﴿۱۷﴾
اور تم انہیں جاگتے ہوئے خیال
کرو گے حالانکہ وہ سو رہے
ہیں اور ہم ان کی دائیں اور
بائیں کروٹ بدلتے رہتے ہیں
اور ان کا کتا غار کی چوکھٹ
پر اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے
ہے ۔ اے سننے والے ! اگر تو
انہیں جھانک کر دیکھ لے تو
ان سے پیٹھ پھیر کر بھاگ

جائے اور ان کی ہیبت سے
بھر جائے ﴿۱۸﴾
اور ویسا ہی ہم نے انہیں جگایا
تاکہ آپس میں ایک دوسرے
سے حالات پوچھیں ۔ ان میں
سے ایک کہنے والے نے کہا:
تم یہاں کتنی دیر رہے ہو؟ چند
افراد نے کہا: کہ ہم ایک دن
رہے ہیں یا ایک دن سے کچھ
کم وقت۔ دوسروں نے کہا:
تمہارا رب خوب جانتا ہے جتنا
تم ٹھہرے ہوتو اپنے میں سے
ایک کو یہ چاندی دے کرشہر
کی طرف بھیجو تاکہ وہ
دیکھے کہ وہاں کون سا کھانا

زیادہ عمدہ ہے پھر تمہارے
پاس اسی میں سے کوئی کھانا
لے آئے اور اسے چاہیے کہ
نرمی سے کام لے اور ہرگز
کسی کو تمہاری اطلاع نہ
دے ﴿١٩﴾
بیشک اگر انہوں نے تمہیں
جان لیا تو تمہیں پتھر ماریں
گے یا تمہیں اپنے دین میں
پھیر لیں گے اور اگر ایسا ہوا
تو پھر تم کبھی بھی فلاح نہ
پاؤگے ﴿٢٠﴾
اور اسی طرح ہم نے ان پر
مطلع کردیا تاکہ لوگ جان لیں

کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور یہ
کہ قیامت میں کچھ شبہ نہیں ،
جب وہ لوگ ان کے معاملے
میں باہم جھگڑنے لگے تو
کہنے لگے : ان کے غار پر
کوئی عمارت بنادو ، ان کا رب
انہیں خوب جانتا ہے، جو لوگ
اپنے اس کام میں غالب رہے
تھے انہوں نے کہا: ہم ضرور
ان کے قریب ایک مسجد بنائیں
گے ﴿۲۱﴾
اب لوگ کہیں گے کہ وہ تین
ہیں (جبکہ) چوتھا ان کا کتا ہے
اور کچھ کہیں گے : وہ پانچ
ہیں (اور) چھٹا ان کا کتا ہے

(یہ سب) بغیر دیکھے اندازے
ہیں اور کچھ کہیں گے: وہ
سات ہیں اور آٹھواں ان کا کتا
ہے ۔ تم فرماؤ! میرا رب ان کی
تعداد خوب جانتا ہے۔ انہیں بہت
تھوڑے لوگ جانتے ہیں ۔ تو ان
کے بارے میں بحث نہ کرو
مگر اتنی ہی جتنی ظاہر
ہوچکی ہے اور ان کے بارے
میں ان میں سے کسی سے
کچھ نہ پوچھو ﴿۲۲﴾
اور ہر گز کسی چیز کے
متعلق نہ کہنا کہ میں کل یہ
کرنے والا ہوں ﴿۲۳﴾

مگر یہ کہ اللہ چاہے اور جب
تم بھول جاؤ تو اپنے رب کو
یاد کرلواور یوں کہو کہ قریب
ہے کہ میرا رب مجھے اس
واقعے سے زیادہ قریب ہدایت
کا کوئی راستہ دکھائے﴿۲۴﴾
اور وہ اپنے غار میں تین سو
سال ٹھہرے اورنو سال
زیادہ﴿۲۵﴾
تم فرماؤ: اللہ خوب جانتا ہے وہ
جتنا ٹھہرے۔ آسمانوں اور زمین
کے سب غیب اسی کے لیے
ہیں ، وہ کتنا دیکھنے والا اور
سننے والا ہے۔ ان کیلئے اس

کے سوا کوئی مددگار نہیں اور
وہ اپنے حکم میں کسی کو
شریک نہیں کرتا ﴿۲۶﴾
اور اپنے رب کی کتاب سے
اس وحی کی تلاوت کرو جو
آپ کی طرف بھیجی گئی ہے
۔اس کی باتوں کو کوئی بدلنے
والا نہیں اور تم ہرگز اس کے
سوا کوئی پناہ نہ پاؤ گے ﴿۲۷﴾
اور اپنی جان کو ان لوگوں کے
ساتھ مانوس رکھ جو صبح و
شام اپنے رب کو پکارتے ہیں
اس کی رضا چاہتے ہیں اور
تیری آنکھیں دنیوی زندگی کی

زینت چاہتے ہوئے انہیں چھوڑ
کر اوروں پر نہ پڑیں اور اس
کی بات نہ مان جس کا دل ہم
نے اپنی یاد سے غافل کردیا
اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے
چلا اور اس کا کام حد سے
گزر گیا﴿۲۸﴾
اورتم فرما دو کہ حق تمہارے
رب کی طرف سے ہے تو جو
چاہے ایمان لائے اور جو
چاہے کفر کرے بیشک ہم نے
ظالموں کے لیے وہ آگ تیار
کر رکھی ہے جس کی دیواریں
انہیں گھیر لیں گی اور اگروہ
پانی کے لیے فریاد کریں تو ان

کی فریاد اس پانی سے پوری
کی جائے گی جو پگھلائے
ہوئے تانبے کی طرح ہوگا جو
اُن کے منہ کوبھون دے گا۔ کیا
ہی برا پینا اور دوزخ کیا ہی
بری ٹھہرنے کی جگہ ہے ﴿۲۹﴾
بیشک جو لوگ ایمان لائے اور
نیک اعمال کئے ہم ان کا اجر
ضائع نہیں کرتے جو اچھے
عمل کرنے والے ہوں ﴿۳۰﴾
ان کے لیے ہمیشگی کے
باغات ہیں ان کے نیچے نہریں
بہتی ہیں ، انہیں ان باغوں میں
سونے کے کنگن پہنائے جائیں

گے اور وہ سبز رنگ کے
باریک اور موٹے ریشم کے
کپڑے پہنیں گے وہاں تختوں
پر تکیے لگائے ہوئے ہوں
گے۔ یہ کیا ہی اچھا ثواب ہے
اور جنت کی کیا ہی اچھی آرام
کی جگہ ہے ﴿۳۱﴾
اور ان کے سامنے دو آدمیوں
کا حال بیان کروکہ ان میں سے
ایک آدمی کیلئے ہم نے
انگوروں کے دو باغ بنائے اور
ان دونوں باغوں کو کھجوروں
سے ڈھانپ دیا اور ان کے

درمیان میں کھیتی بھی
بنادی ﴿۳۲﴾
دونوں باغوں نے اپنے اپنے
پھل دیدئیے اور اس میں کچھ
کمی نہ کی اور دونوں کے بیچ
میں ہم نے ایک نہر جاری
کردی ﴿۳۳﴾
اور اس آدمی کے پاس پھل
تھے تو اس نے اپنے ساتھی
سے کہا اور وہ اس سے
فخروغرور کی باتیں کرتا رہتا
تھا۔ (اس سے کہا)میں تجھ سے
زیادہ مالدار ہوں اور افراد کے

اعتبار سے زیادہ طاقتور
ہوں﴿۳۴﴾
اوروہ اپنے باغ میں گیا
حالانکہ وہ اپنی جان پر ظلم
کرنے والا تھا ، کہنے لگا: میں
گمان نہیں کرتا کہ یہ (باغ)
کبھی فنا ہوگا﴿۳۵﴾
اور میں گمان نہیں کرتا کہ
قیامت قائم ہونے والی ہے اور
اگر مجھے میرے رب کی
طرف لوٹایا بھی گیا تو میں
ضرور اس باغ سے بہتر پلٹنے
کی جگہ پالو ں گا﴿۳۶﴾

اس کے ساتھی نے اس کی
فخروغرور کی باتوں کا جواب
دیتے ہوئے کہا: کیا تو اس کے
ساتھ کفر کرتا ہے جس نے
تجھے مٹی سے بنایا پھر نطفہ
سے پھر تجھے بالکل صحیح
مرد بنادیا﴿۳۷﴾
لیکن (میں تو یہی کہتا ہوں
کہ) وہ اللہ ہی میرا رب ہے او
ر میں کسی کو اپنے رب کا
شریک نہیں کرتا ﴿۳۸﴾
اور ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب تو
اپنے باغ میں گیا تو کہتا: (یہ
سب وہ ہے) جو اللہ نے چاہا،

ساری قوت اللہ کی مدد سے ہی
ہے۔ اگر تو مجھے اپنے
مقابلے میں مال اور اولاد میں
کم دیکھ رہا ہے ﴿۳۹﴾
تو قریب ہے کہ میرا رب
مجھے تیرے باغ سے بہتر
عطا فرمادے اور تیرے باغ پر
آسمان سے بجلیاں گرادے تو
وہ چٹیل میدان ہوکر رہ
جائے ﴿۴۰﴾
یا اس باغ کا پانی زمین میں
دھنس جائے پھر تو اسے ہرگز
تلاش نہ کرسکے ﴿۴۱﴾

اور اس کے پھل گھیر لیے
گئے تو وہ ان اخراجات پر
اپنے ہاتھ ملتا رہ گیا جو اس
باغ میں خرچ کئے تھے اور وہ
باغ اپنی چھتوں کے بل
اوندھے منہ گرا ہواتھااوروہ
مالک کہہ رہا ہے، اے
کاش!میں نے اپنے رب کے
ساتھ کسی کو شریک نہ کیا
ہوتا﴿۴۲﴾
اور اس کے پاس کوئی جماعت
نہ تھی جو اللہ کے سامنے اس
کی مدد کرتی اور نہ ہی وہ

خود بدلہ لینے کے قابل
تھا ﴿۴۳﴾
یہاں پتہ چلتا ہے کہ تمام اختیار
سچے اللہ کا ہے، وہ سب سے
بہتر ثواب دینے والا اور سب
سے اچھا انجام عطا فرمانے
والا ہے ﴿۴۴﴾
اور ان کے سامنے بیان کرو
کہ دنیا کی زندگی کی مثال
ایسی ہے جیسے ایک پانی ہو
جسے ہم نے آسمان سے اتارا
تو اس کے سبب زمین کا سبزہ
گھنا ہوکر نکلا پھروہ سوکھی
گھاس بن گیا جسے ہوائیں

اڑاتی پھرتی ہیں اور اللہ ہر
چیز پر قدرت رکھنے والا
ہے ﴿۴۵﴾
مال اور بیٹے دنیا کی زندگی
کی رونق ہیں اور باقی رہنے
والی اچھی باتیں تیرے رب
کے نزدیک ثواب کے اعتبار
سے زیادہ بہتر اور امید کے
اعتبار سے زیادہ اچھی
ہیں ﴿۴۶﴾
اور یاد کرو جس دن ہم پہاڑوں
کو چلائیں گے اور تم زمین کو
صاف کھلی ہوئی دیکھو گے
(جس پر پہاڑ وغیرہ کچھ بھی

نہ ہوگا)اور ہم لوگوں کواٹھائیں
گے تو ان میں سے کسی کو نہ
چھوڑیں گے﴿۴۷﴾
اور سب تمہارے رب کی
بارگاہ میں صفیں باندھے پیش
کئے جائیں گے ، بیشک تم
ہمارے پاس ویسے ہی آئے
جیسے ہم نے تمہیں پہلی
بارپیدا کیا تھا ،بلکہ تمہارا
گمان تھا کہ ہم ہر گز تمہارے
لیے کوئی وعدے کا وقت نہ
رکھیں گے﴿۴۸﴾
اور نامہ اعمال رکھا جائے گا
تو تم مجرموں کو دیکھو گے

کہ اس میں جو(لکھا ہوا) ہوگا
اس سے ڈر رہے ہوں گے اور
کہیں گے: ہائے ہماری خرابی!
اس نامہ اعمال کو کیا ہے کہ
اس نے ہر چھوٹے اور بڑے
گناہ کو گھیرا ہوا ہے اور لوگ
اپنے تمام اعمال کو اپنے
سامنے موجود پائیں گے اور
تمہارا رب کسی پر ظلم نہیں
کرے گا﴿۴۹﴾
اور یاد کرو جب ہم نے
فرشتوں سے فرمایا: آدمؑ کو
سجدہ کروتو سب نے سجدہ کیا
سوائے ابلیس کے ، وہ جنوں
میں سے تھا تو وہ اپنے رب

کے حکم سے نکل گیا تو (اے
لوگو!) کیا تم اسے اور اس کی
اولاد کو میرے سوا دوست
بناتے ہو حالانکہ وہ تمہارے
دشمن ہیں ، ظالموں کیلئے کیا
ہی برا بدلہ ہے ﴿۵۰﴾
نہ میں نے انہیں آسمانوں اور
زمین کو بناتے وقت حاضر
رکھاتھااور نہ خود ان کے
بناتے وقت اور نہ میں گمراہ
کرنے والوں کو مددگار بنانے
والا ہوں ﴿۵۱﴾
اور یاد کرو جس دن اللہ
فرمائے گا :میرے ان شریکوں

کو پکارو جنہیں تم (میرا
شریک) گمان کرتےتھے تو وہ
انہیں پکاریں گے تو وہ شریک
انہیں جواب نہ دیں گے اور ہم
ان کے درمیان ایک ہلاکت کا
میدان بنا دیں گے ﴿۵۲﴾
اور مجرم دوزخ کو دیکھیں
گے تو یقین کرلیں گے کہ وہ
اس میں گرنے والے ہیں اور
اس سے پھرنے کی کوئی جگہ
نہ پائیں گے ﴿۵۳﴾
اور بیشک ہم نے لوگوں کے
لیے اس قرآن میں ہر قسم کی
مثال طرح طرح سے بیان

فرمائی اور انسان ہرچیز سے
بڑھ کر جھگڑا لو ہے ﴿۵۴﴾
اور جب لوگوں کے پاس ہدایت
آگئی تو انہیں ایمان لانے اور
اپنے رب سے مغفرت مانگنے
سے کس چیز نے روکا سوائے
اس کے کہ ان پر بھی پہلے
لوگوں کا طریقہ آجائے یا ان
پر بہت سی قسموں کا عذاب
آجائے ﴿۵۵﴾
اور ہم رسولوں کوخوشخبری
دینے والے اور ڈر کی خبریں
سنانے والے بنا کر ہی بھیجتے
ہیں اور کافر باطل باتوں کے

ذریعے جھگڑا کرتے ہیں تاکہ
اس کے ذریعے سے حق بات
کومٹادیں اور انہوں نے میری
نشانیوں کو اور جس سے انہیں
ڈرایا جاتا تھا اسے مذاق
بنالیا ﴿۵۶﴾
اور اس سے بڑھ کر ظالم کون
جسے اس کے رب کی آیتوں
کے ذریعے نصیحت کی جائے
تو وہ ان سے منہ پھیرلے اور
ان اعمال کو بھول جائے جو
اس کے ہاتھوں نے آگے
بھیجے ہیں ۔ بیشک ہم نے ان
کے دلوں پر غلاف کردئیے
ہیں تاکہ قرآن کو نہ سمجھیں

اور ان کے کانوں میں بوجھ
رکھ دئیے ہیں اور اگر تم انہیں
ہدایت کی طرف بلاؤ تو جب
بھی ہرگز کبھی ہدایت نہ پائیں
گے ﴿۵۷﴾
اور تمہارا رب بڑا بخشنے
والا،رحمت وا لا ہے۔ اگر وہ
لوگوں کو ان کے اعمال کی بنا
پر پکڑ لیتا تو جلد ان پر عذاب
بھیج دیتا بلکہ ان کے لیے ایک
وعدے کا وقت ہے جس کے
سامنے کوئی پناہ نہ پائیں
گے ﴿۵۸﴾

اور یہ بستیاں ہم نے تباہ کردیں
جب انہوں نے ظلم کیا اور ہم
نے ان کی بربادی کیلئے ایک
وعدہ کررکھا تھا ﴿۵۹﴾
اور یاد کرو جب موسیٰ نے
اپنے خادم سے فرمایا: میں
مسلسل سفر میں رہوں گا جب
تک دوسمندروں کے ملنے کی
جگہ نہ پہنچ جاؤں یا مدتوں
چلتا رہوں گا ﴿۶۰﴾
پھر جب وہ دونوں دو سمندروں
کے ملنے کی جگہ پہنچے
تواپنی مچھلی بھول گئے اور
اس مچھلی نے سمندر میں

سرنگ کی طرح اپنا راستہ
بنالیا﴿۶۱﴾
پھر جب وہ وہاں سے گزر
گئے تو موسیٰ ؑنے اپنے خادم
سے فرمایا: ہمارا صبح کا کھانا
لاؤ بیشک ہمیں اپنے اس سفر
سے بڑی مشقت کا سامنا
ہوا ہے﴿۶۲﴾
خادم نے عرض کی: سنئے !
جب ہم نے اس چٹان کے پاس
(آرام کیلئے) ٹھکانہ بنایا تھا تو
بیشک میں مچھلی (کے متعلق
بتانا) بھول گیا تھا اور مجھے
شیطان ہی نے اس کا ذکر کرنا

بھلادیا اور (ہوا یہ ہے کہ)
مچھلی نے سمندر میں اپنا
راستہ بڑا عجیب بنایا﴿۶۳﴾
موسیٰ نے فرمایا: یہی تو ہم
چاہتے تھے پھر وہ دونوں
اپنے قدموں کے نشانات
دیکھتے واپس لوٹ گئے﴿۶۴﴾
تو انہوں نے ہمارے بندوں میں
سے ایک بندہ پایاجسے ہم نے
اپنے پاس سے خاص رحمت
دی تھی اور اسے اپنا علم لدنی
عطا فرمایا﴿۶۵﴾
اس سے موسیٰ نے کہا: کیااس
شرط پر میں تمہارے ساتھ

رہوں کہ تم مجھے وہ درست
بات سکھادو جو تمہیں سکھائی
گئی ہے ﴿۶۶﴾
جواب دیا: آپ میرے ساتھ
ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے ﴿۶۷﴾
اور آپ اس بات پر کس طرح
صبر کریں گے جسے آپ کا
علم محیط نہیں ﴿۶۸﴾
موسیٰ نے کہا :اگر اللہ چاہے
گاتو عنقریب آپ مجھے صبر
کرنے والاپاؤ گے اور میں آپ
کے کسی حکم کی خلاف
ورزی نہ کروں گا ﴿۶۹﴾

کہا ،تو اگر آپ کو میرے ساتھ
رہنا ہے تو مجھ سے کسی شے
کے بارے میں سوال نہ کرنا
جب تک میں خودآپ کے
سامنے اس کا ذکر نہ کردوں
﴿۷۰﴾
پھروہ دونوں چلے یہاں تک کہ
جب کشتی میں سوار ہوئے
تواس نے کشتی کو چیر ڈالا۔
موسیٰؑ نے کہا: کیا تم نے اسے
اس لیے چیردیا تاکہ کشتی
والوں کو غرق کردو، بیشک یہ
تم نے بہت برا کام کیا﴿۷۱﴾

کہا: کیا میں نہ کہتا تھا کہ آپ
میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر
سکیں گے ﴿۷۲﴾
موسیٰ نے کہا: میری بھول پر
میرا مواخذہ نہ کرواور مجھے
میرے کام کی طرف سے
مشکل میں نہ ڈالو ﴿۷۳﴾
پھر دونوں چلے یہاں تک کہ
جب انہیں ایک لڑکا ملا تو اس
نے اسے قتل کردیا۔ موسیٰ نے
کہا: کیا تم نے کسی جان کے
بدلے کے بغیر ایک پاکیزہ جان
کوقتل کردیا۔ بیشک تم نے بہت
ناپسندیدہ کام کیا ہے ﴿۷۴﴾